حاصلِ مطالعہ

1/4

فکرِ سلطان

سیریز ہشتم: طنز و مزاح

ڈاکٹر سلطان محمود

کتاب کا سٹیٹس

نمبر شمار	عنوان	کمنٹس
1	کور پیجیز	شامل ہے
2	فہرست مضامین	شامل ہے
3	مضامین کی درجہ بندی	ابھی کرنی ہے
4	مواد کی درستگی	فائنل ریویو باقی ہے
5	گرامر اور زبان	غلطیاں ہائی لائٹ کی گئی ہیں
6	گمشدہ مواد	30 فی صد تک مضامین گمشدہ ہیں
7	غلطیوں کی اصلاح	فائنل ریویو باقی ہے
8	سرخیاں (مستقل سطح اور ترتیب)	بہتر کی جاسکتی ہیں
9	خطوط (فونٹس - مستقل مزاجی اور درست استعمال)	تقریباً ٹھیک ہیں
10	حروف کا سائز (عنوانات، سرخیاں، متن)	بہتر کی جاسکتی ہیں
15	رنگ (متن اور ڈیزائن عناصر)	ضرورت نہیں
16	صفحہ نمبر نگ	شامل ہے
17	حاشیے (مستقل اور ترتیب کے مطابق)	ضرورت نہیں
18	سرخی اور پانوشت (ہیڈر اور فوٹر)	شامل ہیں
19	ساخت اور ترتیب	تقریباً ٹھیک ہے
20	حوالہ جات	فائنل ریویو کی ضرورت ہے

حاصلِ مطالعہ 1

(مصنف: ڈاکٹر سلطان محمود)

HASIL-E-MUTALA 1

BY: DR. SULTAN MAHMOOD

ڈاکٹر سلطان محمود، مینیجنگ ڈائریکٹر
ایکوکیئر کنسلٹنسی سروسز (ای سی سی ایس) پرائیویٹ لمیٹیڈ

Managing Director

ECOCARE CONSULTANCY SERVICES (ECCS) PVT. LTD.

www.ecocare.pk

فکرِ سلطان

(مصنف: ڈاکٹر سلطان محمود)

FIKAR-E-SULTAN

BY: DR. SULTAN MAHMOOD

ڈاکٹر سلطان محمود، مینیجنگ ڈائریکٹر
ایکوکیئر کنسلٹنسی سروسز (ای سی سی ایس) پرائیویٹ لمیٹیڈ

Managing Director

ECOCARE CONSULTANCY SERVICES (ECCS) PVT. LTD.

www.ecocare.pk

سیریز ہشتم: طنز و مزاح

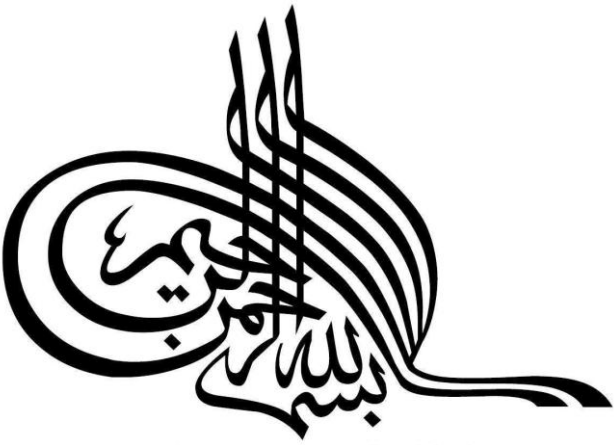

In the name of Allah,
the Most Beneficent,
the Most Merciful

انتساب

Dedicated to the one I love in the Quest of truth.

میری فکر اس کے نام جس سے میں سچ کی تلاش میں آج بھی پیار کرتا ہوں۔

فکرِ سلطان: جملہ حقوق

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سیریز	فکرِ سلطان (10 سیریز)
مصنف	ڈاکٹر سلطان محمود
ناشر	ایکوکیئر کنسلٹنسی سروسز (ای سی ایس) پرائیویٹ لمیٹیڈ
پبلیشر	ماروِل سسٹم
نظرِ ثانی	انعم عروج
اشاعت	2024

فکرِ سلطان : فہرست سیریز

نمبر شمار	عنوان	کل کُتب
1	سیریز اول: ہڈ بیتی	12
2	سیریز دوم: غذا اور صحت	30
3	سیریز سوم: حیوانات برائے انسانی غذا	13
4	سیریز چہارم: ماحول و موسمی تبدیلی	31
5	سیریز پنجم: غذائی تحفظ	06
6	سیریز ششم: دیہی ترقی	01
7	سیریز ہفتم: سماجی رویئے	04
8	سیریز ہشتم: طنز و مزاح	10
9	سیریز نہم: شعر و شاعری	02
10	سیریز دہم: تصویری مسافت	01
--	کل کُتب	110

تعارف: فکرِ سلطان سیریز

ڈاکٹر سلطان محمود نے اپنی نصف صدی کی کاوش کو سائنسی انداز میں تحریکی کارکن بن کر چلایا نیز غذائی تحفظ ایک کی عالمی خود مختار تحریک کو مقامی رہنما کے طور پر پاکستان میں ایک غیر معمولی موڑ دیا ہے جس کے نتیجے میں ان کے افکار اور عملی جدوجہد نے 'فکر سلطان' جیسی ایک طاقتور دستاویزی سیریز جنم دی ہے۔ اس میں وہ اپنی آدھی صدی کی شبانہ روز کی ہمہ جہت کوشش کو شاندار کہانی کے طور پر بیان کرتے ہوئے اہم معلومات سے بھری وہ تاریخ بھی بیان کر رہے ہیں جو ملک عزیز کے غیر مستحکم حالات کے باوجود مقامی اور نچلی سطح کے مسائل کو قومی اور عالمی سطح پر کچھ اس انداز سے اٹھالے جاتے ہیں کہ جہاں وہ حیاتیاتی تنوع یا بائیو ڈائیورسٹی کی ہئیت تبدیل کئے بغیر کارپوریٹ تسلط کے ساتھ جنگ کرتے نظر آتے ہیں۔ یہاں یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ ڈویلپمنٹ مافیا کے خلاف کس طرح نچلی سطح کی لڑائی کو اٹھا کر قومی اور عالمی سطح پر لے جایا جاتا ہے۔ ان کی یہ سوچ بھی قابل داد ہے کہ دنیا بھر میں مقامی سطح کی کمیونٹی ہمیشہ مقدس اور خود مختار ہونی چاہئے تاکہ وہ اپنے علم اور حقوق کو حاصل کر کے مستقبل کی دنیا کی حقیقی کہانی کا نقشہ ترتیب دے سکے۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ سفر مندرجہ ذیل دس سیریز پر مشتمل ہے۔

سیریز اول: ہڈ بیتی

ایک شاندار اور سمجھدار دماغ، شفاف کردار، شاعرانہ روح اور نچلی سطح کی تنظیموں میں مہارت حاصل کرنے کی صلاحیت رکھنے والے ڈاکٹر سلطان محمود نے ملکی ترقی کے مسائل اور تحریکوں کے سب سے زیادہ موثر اور محبوب لیڈروں کے جھرمٹ میں اپنا مقام حاصل کیا ہے۔ ان کو ملے غیر معمولی قدرتی تحائف میں ایشیا، یورپ، امریکہ، تین براعظموں کی سات جامعات سے حاصل شدہ اعلیٰ ترین تعلیم و تربیت کی بنیاد پر انسان کی غذائی ضروریات اور قدرتی ماحول کے درمیان گہرے تعلق کا ادراک ہے۔ غذائے انسانی میں استعمال ہونے مویشیوں، ماحولیات اور انسانی صحت کے بارے میں وہ آزادانہ گہری تفہیم بھی شامل ہے جو ملکی رویوں کی زبوں حالی کے باعث ہمیشہ زوال پذیر رہی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ مطلق العنان سیاسی اور پدرسری نظام سے کس طرح کی حکمت سے جنگ لڑ کر جیتی جاتی ہے اور کیسے انسانیت اور تخلیق دونوں کو یکجا کیا جاسکتا ہے۔ نیز اپنے مخصوص مقاصد کے حصول کے لیے ایک عام سے متوسط گھرانے سے اُٹھ کر 17 سے زائید ممالک میں اپنی صلاحیتوں کا کیسے لوہا منوایا۔ یہ قاری کو ان کی زندگی کے سفر کو پڑھ کر ہی اندازہ ہو گا کہ محدود مالی وسائل سے کوئی بھی لمحہ فروغ گذاشت نہ کرتے ہوئے کیسے، "تبدیلی کا ڈھانچہ بنایا جاسکتا ہے"۔

سیریز دوم: غذا اور صحت

غذائی علاج جیسی اپنی پچھلی مشہور کتابوں کی طرح، مصنف ماحولیاتی حکمت، پر جوش سرگرمی اور بے عیب پیشہ ورانہ سوچ کے ساتھ پھر سے چمک رہا ہے۔ اس سیریز میں مصنف کی نگارشات اس بات کا ثبوت دیتے دکھائی دیتی ہیں جو انسانی خوراک و غذا پر موسمیاتی تبدیلی کے برے اثرات کو کم کرنے کے لیے مقامی اور بین الاقوامی کارپوریٹ سطح کی کوششوں کے لیے کیے جانے ضروری ہیں۔ یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ مصنف نے کس طرح حیاتیاتی تنوع کے تحفظ اور کسان برادریوں کے حقوق کے لیے اپنی کوششوں کو حوصلے کے ساتھ جاری رکھا۔ مصنف نے 1997 میں غذا و صحت کے میدان میں چھلانگ لگائی اور پھر اسے اس وقت تک اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا جب تک کہ ورلڈ بنک کے راشد القیوم مرحوم کے مشورے کے پیش نظر ڈاکٹریٹ کے بارہ برس بعد پنجاب یونیورسٹی سے ماحولیات کی ڈگری نہیں لے لی۔ اور پھر انسانی غذا کی پیداوار پر ماحول کے اثرات کا تفصیل سے جائزہ لینا نہیں شروع کر دیا۔

سیریز سوم: حیوانات برائے انسانی غذا

غذائی تحفظ کی تخفیفی سائنس تقاضہ کرتی ہے کہ پیچیدہ سائنسی و معاشی معاملات کو ان کی سادہ ترین اشکال میں ڈھال کر انسانی مسائل کو آسان تر بنایا جاسکے۔ تخفیفی سائنس کے تنقیدی اظہاریے جیسا شدید پس منظر رکھنے والا ڈاکٹر سلطان محمود نچلی سطح کی متعدد انجمنوں اور تحریکوں کا ایک سنسنی خیز موجد، شریک موجد اور کٹڑ حمایتی بھی رہا ہے۔ نیز افزائشِ حیوانات، جنگلات، پانی اور کسان تنظیموں کے تحفظ کی ان تمام ضروری تحریکوں کا روحِ رواں بھی ہے جو زندہ زرعی معاشرے کا تانا بانا ہیں۔ اور یقین رکھتا ہے کہ اس تانے بانے سے انسانی دنیا کا اہم ترین مسئلہ یعنی بھوک سے نجات والا کپڑا بنا جاسکتا ہے۔ اس مقصد کو حصول میں اس کی جس مضمون نے سب سے زیادہ رہنمائی کی وہ ان کے گریجوایشن کے مضامین تھے۔ جنہوں نے انسانی غذا میں شامل چالیس فی صد جزو جو حیوانات سے حاصل ہوتا ہے، اس کا ادراک گہرا کیا۔ گوشت، دودھ اور انڈے کی پیداوار اور پھر متناسب پیداوار انسان کو بھوک کے المیے سے دوچار نہیں ہونے دیتی۔

سیریز چہارم: ماحول و موسمی تبدیلی

ڈاکٹر سلطان محمود کی زندگی کی کہانی ماحولیات، سماجی سیٹ اپ اور گورننگ سنٹی کو بچانے کی جدوجہد کی وہ زندہ مثال ہے جس میں نصابی اور زمینی حقائق دونوں کام آئے۔ وہ اپنے سیارے کے ماحولیاتی نظام کے کام اور ضرر رساں کارٹیل اور اس کے حامیوں کے تباہ کن اثرات کو گہرائی سے سمجھتا ہے۔ اس کتاب کو پڑھنا ان گہرے مسائل کے اسباب کے بارے میں قاری کے ذہن کو کھولے گا جس میں چند لوگ اپنے برے اعمال کی وجہ سے اکثریت کو دھکیل رہے ہیں نیز اس کے مطالعے سے قاری کو حکومت کے طاقتور تکبر سے نکل کر کسان کی طرف پلٹنے کی امید اور حوصلہ ملے گا۔ یہ خوبصورتی سے لکھی گئی یادداشت ایک زبردست داستان ہے جو زمین، زندگی اور ہمارے قیمتی سیارے کی سالمیت کی خواہش رکھنے والے ہر فرد کو پتا ہونی چاہیے۔ مغربی کارپوریٹ سیکٹر کے ESG کی جانب کاروباری جھکاؤ سے مصنف نے جو کچھ امریکہ، یورپ اور خلیجی ممالک سے سمجھا، وہ اس نے اپنے ایکوکیئر بزنس اور سوشل میڈیا آگاہی والے گروپس اور چینل کے ذریعے آنے والی نسل کو پوری طرح سے آگاہ کر دیا ہے۔ اس سیریز کا 30 کُتب کی شکل میں مخطوطہ بڑی تفصیل سے واضع کرتا ہے کہ جونہی ملک کو کارپوریٹ کلچر کے ذریعے ترقی کی جانب غیر متوازن انداز میں دھکیلا جاتا ہے تو وہ کس طرح ہمارے مجموعی سماجی ڈھانچے کو متاثر کرتا ہے۔ اس سے ملک میں ایک غیر متوازن ماحولیات اور سماجی جنگ چھڑ جاتی ہے۔ جو بالآخر وسائل کی نامنصفانہ تقسیم پر منتنج

ہوتی ہے۔ڈاکٹر صاحب نے اپنے تئیں تمام ماحولیاتی پراجیکٹس میں قابل کاشت زمین، انسانی روز گار اور گرم ہوتے ہوئے کرہءزمین کے باعث گلیشیر پگھل کر طوفانی انداز اختیار کرنے جیسے مضامین کو کافی گہرائی سے دیکھا ہے۔ نیز اس سیکٹر میں پورا جذب ہونے کے لیے اپنی سرکاری نوکری سے قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے کر نیسپاک جیسی قومی وعالمی ایجنسیوں کے ماحولیاتی پروگرا م کا جارحانہ حصہ بن کر انسانی غذا کی تخفیفی سائنس سے بھرپور کام لیا ہے اور چار سو سے زائید ماحولیات پر اجیکٹس کو کامیابی سے ہمکنار کر کے ملک کے عوام اور حکومت کے کام کو نہائیت آسان بنادیا ہے۔

سیریز پنجم: غذائی تحفظ

ڈاکٹر سلطان محمود کی ذاتی کاوشوں کا سارا نچوڑ صرف "غذائی تحفظ" کے ارد گرد ہی گھومتا ہے۔ جسے اصولی طور پر اولین سیریز میں جگہ ملنی چاہیے تھی، لیکن تخفیفی سائنس کا خوگر ہونے کے باعث انہوں نے مناسب جانا کہ پہلے ان اوامر کا ذکر کیا جائے جو غذائی تحفظ یا عدم تحفظ کا باعث بنتے ہیں۔ تبھی انہیں نے اپنے فکری سفر کا آغاز اپنے پسندیدہ مضمون (سیریز دوم غذا و صحت) سے شروع کرنا مناسب جانا اور انسانی صحت پر غذا کی ضروریات اور اثرات کا شروع میں جائزہ پیش کر دیا۔ یعنی باالفاظ دیگر اپنی فکر کی بنیاد انسانی جِبلَّت بھوک پر رکھی۔ پھر مناسب انسانی صحت بر قرار رکھنے کے

لیے مناسب غذا کی پیداوار، سپلائی چین، قوتِ خرید اور جسمانی ضروریات پر رکھی۔ دھیرے دھیرے اس تخیل کو راسخ کر لینے کے بعد وہ اپنے بنیادی مضمون یعنی ان حیوانات کی جانب پلٹے جو انسانی خوراک میں دودھ، گوشت اور انڈے کی شکل میں روزانہ کی ضرورت کا چالیس فی صد پر مشتمل ہے۔ اس منطقی تعلق سے ان کی فکری گہرائی کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ اگر بہترین اور مناسب ماحولیاتی انتظامات کر کے پانی کے ذرائع پر بحث مکمل کر لی جائے تو یہ غذائی تحفظ کی ایک ایسی گارنٹی ہے جو افزائشِ حیوانات کے ذریعے انسانی صحت کی ضامن ہے۔ یہاں یہ بھی واضع ہو جاتا ہے کہ شدید سیلاب ہر سال جو حیوانات کی تباہی لاتے ہیں ان پر موئثر قابو پا کر انسان کم سے کم چالیس فی صد غذائی ضروریات کو تو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ ان کی یہ منطقی سوچ یورپ اور امریکن جامعات کی فلاحی سائنسیز پر کام کر کے پیدا ہوئی۔ گو کہ ڈاکٹر سلطان محمود کے تیکنیکی کام میں سب سے کم کتب اسی غذائی تحفظ سیریز کا حصہ بنیں لیکن حقیقت بھی یہی ہے کہ عظیم تحقیقات اور کاوشوں کا خلاصہ ہمیشہ مختصر ہوتا ہے۔

سیریز ششم: دیہی ترقی

ویسے تو حیوانات کی افزائش ایک دیہی موضوع ہے جہاں ہمارا 70 فی صد کسان اپنا خون جلا کر صبح شام انسانی غذائیں پیدا کرتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں کے غیر متوازن دیہی ترقی کے میدان کی بجائے

ہمیشہ شہری ترقی و سہولیات کو اولیت حاصل رہتی ہے۔ جس نے ایک جانب اگر غذائی عدم تحفظ کا خطرہ مول لے لیا ہے تو دوسری جانب شہر کی طرف نقل مقانی کی عفریت کو بھی جنم دیا ہے۔ ایسے غیر دانشمندانہ حکومتی اقدامات کا نتیجہ ایک ایسی بے ہنگم معاشرتی زندگی کی شکل میں رونما ہوا ہے کہ جس میں حکومت گاؤں چھوڑ کر شہر میں بسنے والوں کے مسائل کو شہری ترقی کی ناکامی کی شکل میں سہہ رہی ہے اور نہ وہ ان کو خدا ہی مل پا رہا ہے اور نہ وصالِ صنم ہو رہا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کو تو خیر چھوڑیں اگر کل کے غریب چین اور بھارت ہی کی مثال لے لیں تو ان کے ہاں غذائی تحفظ شہر و دیہاتی زندگی میں توازن لانے سے ممکن ہوا ہے۔ اور محض بیس برس میں ان دو ممالک کے دو ارب لوگ دن میں ایک کھانے سے دو کھانوں کے قابل ہو گئے ہیں۔ ان دونوں ممالک نے اپنے آبی ذخائر پر ہزاروں ڈیم بنا دیئے ہیں جن سے وہ نہ صرف غذائی تحفظ یقنی بنا رہے ہیں بلکہ اپنی توانائی کی ضروریات بھی پوری کر رہے ہیں۔ حالانکہ عالمی موسمی تبدیلیاں ان پر بھی ویسے ہی اثر انداز ہو رہی ہیں جیسے باقی کرہء ارض پر رونما ہوتی ہیں۔

سیریز ہفتم: سماجی رویئے

ڈاکٹر سلطان محمود اپنے عالمی ایکسپوژر کے باعث خلیجی ممالک میں رواج پا جانے والے حالیہ شعبہ جات میں ماحولیات سے متصلہ کارپوریٹ سیکٹر کی نئی جہت ای ایس جی سے کافی متاثر ہوئے لہذا

انہوں نے ملک عزیز کی اس شعبہ میں لاعلمی کو نشانہ بنانے کا فیصلہ کرتے ہوئے اپنی کل نگارشات میں سے سوشل اور گورننس کے شعبہ جات کو ماحولیات کی کتب کے علاوہ خود مختار کتابی درجہ دے دیا اور اس کے لئے انہوں نے سیاست، مذہب، تعلیم، آبادی، تکنیکی تربیت، شہری و دیہی ترقی وغیرہ جیسے اہم موضوعات پر جو کچھ تجربات حاصل کئے تھے اسے اکٹھا کر کے اس سیریز کا حصہ بنا دیا ہے۔ سابقہ اعتبار سے وہ اپنی نگارشات کو حاصل مطالعہ بھی کہتے ہیں، اس مطالعے کا حاصل جو انہوں نے مغرب سے حاصل کیا اور سنجیدہ عملی و علمی سفر کو اپنے وطن میں بھی لاگو کر سکتے ہیں۔ گو کہ وہ اس بات پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ "کامن سینس" اتنی بھی کامن نہیں ہوتی "لیکن امیدؑ واثق رکھنے ہیں کہ جونہی عوام خصوصاً کسان میں تعلمی کمی دور ہو گی، سماج میں لازمی بہتری آئے گی۔

سیریز ہشتم: طنز و مزاح

اس جہت پر ڈاکٹر صاحب ایک اتھارٹی ہیں اور خود اپنے اوپر تنقید کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں کہ میں نے اگر طنز و مزاح کے گڑھ لائلپور یا فیصل آباد میں چوتھائی صدی نہ گزاری ہوتی تو میرے اندر کا اصلاحی جذبہ طنز اور شگفتگی کی شکل میں باہر نہ آتا۔ اس لحاظ سے دیکھیں تو اس سیریز میں نہ صرف سب سے زیادہ کتب ہیں جو ایک منفرد انداز میں مقامی و عالمی سیاست، مذاہب، نیز دیگر سماجی موضوعات پر طنزیہ و فکاہیہ انداز میں تخلیق شدہ تاریخ کا شاندار اور متاثر کن عالمی منظر نامہ

پیش کرتی ہیں جسے ڈاکٹر صاحب نے اپنی طنزیہ و فکاہیہ ندرت اظہار کے باعث اسے میٹھا سچ سیریز کا نام دے دیا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ مصنف مقامی طور پر قلیل مدتی طاقتوں کی سماجی خرابیوں کے ساتھ ساتھ عالمی سیاست کی خود غرضی کا بھی سامنا کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے۔ یہ سیریز ایک شان اور روشنی کے ساتھ بیشمار سیاسی، سماجی اور منطقی حل بھی فکاہیہ انداز ہی میں پیش کرتی ہے۔ مصنف نے ملک کے نمایاں مزاح نگار کرنل محمد خان اور ظفر اقبال کی طرز سے متاثر ہو کر مزاح لکھنے کا آغاز گو کہ کالج لائف سے شروع کر دیا تھا مگر اس انداز کو مہمیز تب ملی جب وہ نیویارک میں ممتاز صحافی محسن ظہیر کی ادارت میں شائع ہونے والے ہفت روزہ "صدائے پاکستان" سے بحیثیت سب ایڈیٹر منسلک ہوئے۔ نیز انہوں نے لاہور کے چند اخبارات میں اپنے فکاہیہ کالم میٹھا سچ کے نام سے ہی لکھنے شروع کر دیے۔ بقول ڈاکٹر صاحب جگت بازی اور فکاہیہ اندازِ بیان میراثی کو حکومت سے جدا کرتا ہے۔ اور طنزیہ ادب کو سنجیدہ کرتا ہے۔

سیریز نہم: شعر و شاعری

ڈاکٹر سلطان محمود کا بچپن ہی سے شاعرانہ مزاج ہے جسے اظہار کا موقعہ کالج لائف میں کسی ناکام محبت کے جھٹکے سے ملا۔ وہ اپنی جبلت کی افتادِ طبع سے خود ہی نالاں بھی تھے جس کی ایک وجہ یہ تھی کہ انہوں نے نہ صرف کبھی کل وقتی شاعر بننا گوارا نہیں کیا بلکہ شاعر کہلوانے سے بھی صاف انکار

کرتے ہوئے یہ دلیل اختیار کی کہ میں نے کاغذی شیر بننا کبھی بھی پسند نہیں کیا اور دوسری رکاوٹ ان کی سائنس میں اعلیٰ تعلیم بن گئی جو پاکستان کے علاوہ یورپ اور امریکہ سے حاصل شدہ تھی جہاں شاعروں کو کارآمد اور قابل استعمال وقت کا دشمن سمجھ کر تنقیدی چھلنیوں سے گزارا جاتا تھا۔ اس کے باوجود تین چار برس میں عروض سمجھے بغیر سینکڑوں غزلیات کہہ دینا شاید ساحر لدھیانوی کی کتاب "تلخیاں" بنی جو عین ناکام عشق کے دوران ان کے ہاتھ لگ گئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب چونکہ اپنی ہر نگارش کو بچوں کا سا پیار دیتے ہیں اس لئے انہیں بعض دوستوں نے کلام شائع کرنے پر قائل کر لیا جن میں عروض کی استاد محترمہ کنیز بتول کھوکھر کا بڑا ہاتھ ہے جنہوں نے ڈاکٹر صاحب کی لگ بھگ ایک کتاب کے مواد کو عروض پر بھی ڈھال دیا اور جہلم کے ایک استاد شاعر کاشف بٹ نے بھی ناقابل تردید مدد کی۔ ڈاکٹر سلطان محمود جب اپنی فکر کو تحریری شکل دینے لگے تو انہیں معاصرین نے بے حد مشکل سے راضی کیا کہ وہ اپنے چالیس برس پرانے کلام کو بھی اپنی تحریر میں شامل کریں۔ یہ شاید ڈاکٹر صاحب کی غلطی یا صرف نظر ہی سمجھا جائے گا کہ وہ بہترین کلام غیر ممالک میں تو اردو کمیونیٹی کو توسناتے رہے لیکن ملک عزیز کے اندرونی حلقوں میں قدم تک نہ رکھا۔ البتہ وہ ہمیشہ اپنے برادر بزرگ ڈاکٹر حسن اختر مرحوم، استاد پروفیسر عظمت اللہ خان مرحوم اور دیگر ادبی مقربین کا ذکر بہت شوق اور محبت سے کرتے ہیں۔

سیریز دہم: تصویری مسافت

بھلا ہو ورلڈ بنک کا جس نے ڈاکٹر سلطان محمود کو تصویری بنک بنانے کی عادت ڈال دی۔ حالانکہ انہوں نے محض دس برس کی عمر میں جیب خرچ بچا کر کوڈک کا دس روپے کا کیمرہ 1967 میں ہی خرید لیا تھا اور اپنے بھائی ہمایوں شوکت کے واحد جس تحفے کی وہ قدر کرتے تھے وہ اس کا امریکہ سے لایا ہوا کیمرہ یاشیکا 124 تھا۔ ایسے ہی ان کے استعمال میں وارسا پولینڈ میں روسی کیمرے "زینتھ"، جرمن "ییٹنس" اور جاپانی "نیکن" کیمرے بھی رہے لیکن پھر ڈیجٹل کیمروں اور موبائل کیمروں نے تو انہیں نہال ہی کر دیا۔ ان کے پاس بزرگوں کے علاوہ مشاہیر زمانہ کی بیشمار تصاویر بھی موجود ہیں جو ہر وقت ان کے لیپ ٹاپ اور سیل فونز کی سپیس کھاتی نظر آتی ہیں۔ اس مشکل کے ہاتھوں انہوں نے مجبور ہو کر اور میاں وقار الاسلام کی صلاح لے کر فیصلہ کیا ہے کہ اپنی زندگی کی کہانی کی تصویری دسویں سیریز کیس شکل میں بنائیں گے۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان	سیٹ
1	حاصل مطالعہ	1
2	حاصل مطالعہ	2
3	حاصل مطالعہ	3
4	حاصل مطالعہ	4
5	حاصل مطالعہ	5
6	حاصل مطالعہ	6
7	حاصل مطالعہ	7
8	حاصل مطالعہ	8
9	حاصل مطالعہ	9
10	حاصل مطالعہ	10
11	حاصل مطالعہ	11
12	حاصل مطالعہ	12
13	حاصل مطالعہ	13
14	حاصل مطالعہ	14
15	حاصل مطالعہ	15
16	حاصل مطالعہ	16
17	حاصل مطالعہ	17
18	حاصل مطالعہ	18
19	حاصل مطالعہ	19
20	حاصل مطالعہ	20

21	حاصل مطالعہ	21
22	حاصل مطالعہ	22
23	حاصل مطالعہ	23
24	حاصل مطالعہ	24
25	حاصل مطالعہ	25
26	حاصل مطالعہ	26
27	حاصل مطالعہ	27
28	حاصل مطالعہ	28
29	حاصل مطالعہ	29
30	حاصل مطالعہ	30
31	حاصل مطالعہ	31
32	حاصل مطالعہ	32
33	حاصل مطالعہ	33
34	حاصل مطالعہ	34
35	حاصل مطالعہ	35
36	حاصل مطالعہ	36
37	حاصل مطالعہ	37
38	حاصل مطالعہ	38
39	حاصل مطالعہ	39
40	حاصل مطالعہ	40

41	حاصل مطالعہ	41
42	حاصل مطالعہ	42
43	حاصل مطالعہ	43
44	حاصل مطالعہ	44
45	حاصل مطالعہ	45
46	حاصل مطالعہ	46
47	حاصل مطالعہ	47
48	حاصل مطالعہ	48
49	حاصل مطالعہ	49
50	حاصل مطالعہ	50

0000حاصل مطالعہ

28 جنوری تا22 فروری2021ء

حاصل مطالعہ۔1

پچھلے برس نہ تو کسی قسم کی خشک سالی ہوئی اور نہ ہی گندم اور گنے کی قلت کا سامنا کرنا پڑا تو پھر انکے نرخ سمگلنگ سے ہی بڑھے ہوں گے ؟

بہترین منتظم وہ ہے جس کی ایک آنکھ میں چیونٹی جیسی باریکی اور دوسری میں عقاب جیسی وسعت ہو۔ لیکن یہ کامن سینس کے بغیر ممکن نہیں۔

حاصلِ مطالعہ۔2

امجد حسین وڑائچ

سرپورا سچا لکھا کریں۔ کاش کوئی ان مکروہ چہروں کو بھی بے نقاب کرتا جو اس المیے کے ذمہ دار ہیں ۔ سر ہمارے لکھاریوں اور دانشوروں کے لئے سیاستدان سافٹ ٹارگٹ ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

وڑائچ صاحب بھٹو کے کردار نے ثابت کیا کہ انہیں اقتدار کا بے حد لالچ تھا۔

ضیاء بھٹو پر پاکستان توڑنے کا کیس چلا نہیں سکتا تھا کیونکہ کئی پردہ پوشوں کا پردہ چاک ہو جاتا لیکن بھٹو کو جان سے مارنے پر امریکہ سمیت تمام مقتدرہ قوتیں متفق تھیں۔ یہ اکیلا شخص تمام اندرونی بیرونی قوتوں کے اتنے راز جان گیا تھا کہ اس کا زندہ رہنا ان سب کے لئے بے حد نقصان دہ تھا۔

دوم کمزور یا مضبوط کیس کیا ہوتے ہیں؟ فرض کریں اگر بھٹو پر ملک توڑنے کا مضبوط ترین کیس بنا کر اسے پھانسی دے دی جاتی تو پھر آپکو بھٹو کی موت قبول ہوتی؟ یا اگر نواز شریف پر اقامہ کا کمزور کیس بنا کر ملک بدر کیا گیا ہے تو کیا یہ عدالتی فیصلہ اس کے حواریوں کو قبول ہے؟ آپ کی ہماری قبولیت کی پرواہ کس کو ہے؟

حاصلِ مطالعہ۔3

ماشاءاللہ یہ نمک بھی پاکستان کا خزانہ ہے جو پچھلے ادوار میں بھارت کو مفت میں لٹایا جاتا تھا۔ اب پاکستان خود اسی منڈی میں پاکستانی نمک کے طور پر بیچ رہا ہے جہاں یہ بھارتی نمک کے نام سے پہنچتا تھا۔

حاصلِ مطالعہ۔4

جوں جوں سائنس و ٹیکنالوجی کا علم بڑھے گا یہ بھوت پریت خود بخود تحلیل ہوتے جائیں گے۔

حاصلِ مطالعہ۔5

میں ظفر اقبال صاحب کا قائل ہوں اور نیویارک کے اردو اخبار "صدائے پاکستان" میں ان کے سٹائل میں لکھتا بھی رہا ہوں محسن ظہیر صاحب کے ساتھ۔ آفتاب کی ذہانت اور علم کا بھی قائل ہوں۔ لیکن دو باتیں میری سمجھ سے باہر ہیں۔ پہلی یہ کہ یہ ساری دولت جائز ذرائع کی لگتی نہیں اور دوسری یہ کہ میڈیا کو میراثیوں اور بھانڈوں سے بھر دینے کا سہرا جو ان کے سر ہے ایسا انہوں نے کیوں کیا؟

حاصلِ مطالعہ۔6

ایکو کیئر کنسلٹنسی سروسز (ECCS) پاکستان اور میگا جاتی ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ ملائشیا کے درمیان معاہدہ رفاقت کی یادداشت کی منظوری کے بعد پاکستان کی طرف سے تربیتی سہولیات کی فراہمی کے سلسلہ میں PIM کو تربیتی ادارہ قرار دے دیا گیا ہے جو کہ فیصل مسجد میں واقع ہے۔ اس موقع پر وہاں موجود سہولیات کے نشاندہی کے سلسلے میں PIM کے ڈائریکٹر جناب عابد صابری اور سٹاف کے ساتھ چند تصاویر ہماری پیشہ ورانہ رفاقت کی خوبصورت داستان ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔7

جب سے افتخار چودہری بارے سوشل میڈیا پر لکھا ہے اس کے الفاظ کا تو پتہ نہیں کیا تھے مگر اتنا پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس دو نمبر جج کی ایک لمحے کے لئے بھی تعریف نہیں کی ہو گی کیونکہ میں اسے کوئٹہ سے جانتا تھا۔

8 حاصلِ مطالعہ۔

یہ ایک دلچسپ داستان ہے جہاں مختلف طریقے سے زلزلے سے توجہ مرکوز کرنے کے لئے متعدد حقائق کے ساتھ مماثل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سوال پیدا ہو سکتا ہے: مغرب میں ٹیکنالوجی تیار کی جاتی ہے اللہ کی ملکیت نہیں ہے جو ماضی اور مستقبل کے تمام علم کے محافظ ہیں؟ یہ ایک اور غلط سوچ ہے کہ ٹیکنالوجی (سائنس) اور دین (مذہب) متضاد مضامین ہیں۔

9 حاصلِ مطالعہ۔

ہم نے رینچو کو کامانگا کیلیفورنیا میں اپنے پاکستانی دوست نسیم صاحب کے بڑے سے گھر میں بیس برس قبل ان میں سے چند چیزیں دیکھیں تو حیرانگی ہوئی کہ ملک چھوڑ دیا مگر روایات کو بھلا کیوں سینے سے لگائے بیٹھے ہیں؟ مگر انسان بہر حال اپنے بچپن و نو عمری کا وقت کبھی نہیں بھولتا۔

10 حاصلِ مطالعہ۔

شریف مافیا کو پاکستانیوں کی قسمت لوٹنے کا موقع دینے کے اصل گنہگار جنرل جیلانی اور جنرل ضیاء تھے۔

11 حاصلِ مطالعہ۔

جیو جوان عدنان بچے۔ شادی تیس سال والی بات چھوڑ کر باقی سب سونے کے حروف سے لکھنے والی نصیحتیں ہیں۔ میں عدنان کے دیئے گئے اسباق کی نوے فیصد تصدیق کرتا ہوں کیونکہ دایاں پاؤں بڑھاپے کی دہلیز پر رکھ چکا ہوں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ جن مالی غلطیوں کی جانب عدنان نے اشارہ کیا ہے اگر ان میں سے چند میں نے کی بھی تھیں تو ان کا نتیجہ وہی نکلا جیسے ہمارے شیر جوان نے بتایا ہے۔

اگر عدنان کی اجازت ہو تو اپنے تجربات کے مطابق عدنان کی دی گئی ہدایات کے علاوہ میں بھی دس ہدایات کا اضافہ کر دوں:

1. اپنی آمدن کے لحاظ سے ایک وفادار ملازم پال کر رکھیں اگر بیوی وقت پر کھانا دینے سے انکاری ہو، چمپی یا پاؤں دبانے کو عار سمجھے یا آپکے بار بار کے کہے گئے کاموں سے منہ چڑھائے تو سسکنے اور ترلے منتوں کی بجائے نواب بن کر رہیں۔ یہی ہدایت عورت کے لئے بھی ہے کہ اپنے خاوند کے بدلتے مزاج پر کڑھنے کی بجائے اپنی دیکھ بھال کا خود بندوبست کر لے۔

- روپے کو گھمائیں ضرور مگر ایک مناسب سا گھر، گاڑی اور متبادل رہائش کا مستقل بندوبست رکھیں۔

- اتنے متحرک ضرور رہیں کہ اپنی عادات کے مطابق معذوری کا خطرہ مول نہ لینا پڑے۔ یعنی اپنی صحت کا خود خیال رکھیں بلکہ آئیڈیل یہ ہے کہ اپنے لائف پارٹنر کی صحت برقرار رکھنے میں بھی مدد کریں۔

- بچے دو سے زائد نہ ہوں۔ انہیں اگلے پچاس برس والے زمانے کے مطابق اچھی تعلیم دلائیں لیکن ان کی خاطر اپنی صحت برباد نہ کریں۔ اور نہ اپنی ذات کی خوشیوں والا پیسہ ان پر لگائیں۔ اگر آپ بچوں کی تربیت اچھی کر گئے تو تنخواہ کا چالیس فیصد نہ بھی جمع کر پائے تو مضائقہ نہیں۔ البتہ 20 فیصد ضرور بچائیں۔

- بچوں کی شادیاں انکی مرضی سے کریں تاکہ کسی بدتر صورتحال میں موردالزام نہ ٹھہرائے جائیں۔

- اپنی زندگی کی ہر بات، راز، پیسہ اور دوستی کے فیصلے ضروری نہیں کہ لائف پارٹنر کی مرضی ہی سے کریں۔ جھگڑا بھی نہ کریں مگر اپنی زندگی اپنی مرضی سے جئیں۔ اپنے آپ کو پر سکون رکھنے کے لئے آپ جو بھی قدم اٹھا سکتے ہیں ضرور اٹھائیں۔ اور دوسروں کی پرواہ ضرور کریں مگر کم سے کم۔

- اپنی فیملی کو روزانہ کافی سارا وقت دیں۔ اگر گھومنے کے شوقین ہیں تو انہیں بھی ساتھ رکھیں۔ دونوں لائف پارٹنر بچوں کو اپنے دونوں خاندانوں سے نفرت کبھی نہ سکھائیں۔ محبت میں بھی اپنے اپنے خاندانوں کو برابری کے درجے پر رکھیں۔ بلکہ آئیڈیل یہ ہے کہ اپنے اپنے سسرال کی تعریفیں کریں نہ کہ محض اپنے والدین کی۔ دونوں پارٹنرز ایک دوسرے کے دوستوں کی بھی عزت کریں۔

- ہر ہفتے میں ایک دن، مہینے میں دو دن، سال میں ایک مہینہ اور ہر دھائی میں ایک برس اپنی فیملی سے جدا رہیں خصوصاً مرد۔ اس سے محبت اور تڑپ برقرار رہتی ہے اور مسلسل ساتھ والی سڑاند بھی پیدا نہیں ہوتی۔ عورت مناسب وقفوں سے میکے ضرور جائے مگر دو ہفتے سے زائد نہیں۔

- کوشش کریں کہ دونوں لائف پارٹنرز کو ایک دوسرے سے کسی بھی کام کے مطالبے یا یاددہانی کی ضرورت نہ پڑے۔ خود سے احساس اجاگر رکھیں۔

- اور گولڈن رول۔ کبھی آپس میں جھوٹ نہ بولیں۔ حتیٰ کہ اگر آپ سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے جو دوسرے کی ناپسندیدہ ہو تو تب بھی سچ کا دامن نہ چھوڑیں۔

12 حاصلِ مطالعہ۔

زبیر حسین۔

احباب سے گزارش ہے کہ رائے دینے یا تبصرہ کرنے سے پہلے تحریر کا مطالعہ کر لیا کریں۔ دنیا بھر میں صرف امریکہ اور یورپ کے چند ہسپتالوں کے پاس ایسے آلات اور ٹیکنالوجی ہے جس سے حرکت قلب بند ہونے یا دل کا دورہ پڑنے سے مرنے والوں کو دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں ایسا کوئی ہسپتال نہیں ہے۔ پاکستان میں تو ہر اس بندے کو جس کی سانس کی آمدورفت رک جائے یا حرکت قلب بند ہو جائے فوراً مردہ قرار دے کر قبرستان لے جاتے ہیں۔ میرے بچپن میں گاؤں کے بزرگ بیمار بندے کی ناک پر روئی رکھ کر اس کی موت یا حیات کا فیصلہ کر دیتے تھے۔ روئی کا نہ ہلنا اعلان تھا کہ بندہ یا بچہ مر چکا ہے۔ اسی طرح کوئی بچہ پانی میں ڈوب جائے اور سانس بند تو اس کی موت کا اعلان کر دیتے تھے۔ امریکہ میں جو بچے پندرہ، بیس، پچیس بلکہ تیس منٹ پانی میں ڈوبے رہے تھے انھیں بھی دوبارہ زندہ کیا جا چکا ہے۔ ان میں ایک بچہ ایسا بھی تھا جو کم از کم تیس منٹ ٹھنڈے پانی میں ڈوبا رہا تھا۔ ڈاکٹر ایک گھنٹے اور چالیس منٹ کی کوشش کے بعد اسے موت کے جبڑوں سے چھڑانے میں کامیاب ہو گئے۔ ایسے واقعات سے ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کو ٹھنڈک یا سردی کی اہمیت کا پتہ چل گیا۔ اسی لئے اب وہ سانس رکنے یا حرکت قلب بند ہونے سے مرنے والوں کے جسموں کو فوراً

سرد کر دیتے ہیں تا کہ ان کے دماغ اور دیگر اعضائے رئیسہ کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔

خیال رہے ڈاکٹر سام پارنیا اس فیلڈ یعنی حرکت قلب بند ہونے یا دل کا دورہ پڑنے سے مرنے والوں کو دوبارہ زندہ کرنے والی سائنس اور ٹیکنالوجی پر دنیا بھر میں اتھارٹی تسلیم کئے جاتے ہیں۔ ان کو

یقین ہے کہ ایک دن انسان موت پر قابو پالے گا۔ اسی لئے انہوں نے اپنی کتاب کا عنوان "موت کا خاتمہ"

رکھا ہے۔ گارجین اخبار کے بقول سام پارنیا آپ کو موت کے منہ سے نکال سکتا ہے۔ Erasing Death

عارف سلیم

یہ ایک بہترین کوشش ہے۔

سب جانتے ہیں کہ سانس اور دل کی دھڑکن بند ہونے پر انسان کی موت ہو جاتی ہے، لیکن اب جدید میڈیکل سائنس مختلف ٹیکنیکس کی مدد سے ایسے بیشتر افراد کو دوبارہ زندہ کرنے کے قابل ہو گئی ہے۔ شروع میں یہ مسلہ آڑے آتا تھا کہ چونکہ موت کے چند منٹوں بعد ہی جسم کے دو اہم آرگنز دل اور دماغ کے خلیئے آکسیجن کی سپلائی بند ہونے کی وجہ سے بہت تیزی سے تباہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں تو ایسے مُردوں کو ایک محدود وقت میں زندہ کرنا ضروری تھا تاکہ دوبارہ ایک صحت مند زندگی کی شروعات کر سکیں، ورنہ ناکارہ دل و دماغ کے ساتھ زندگی طفیلی اور بے معنی بن جائے گی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ میڈیکل سائنس صحتمند جسم کے مردوں کو زندہ کرنے کے قابل ہو چکی ہے، مردہ جسم کو اصل حالت میں طویل یا لامتناہی مدت تک محفوظ رکھنے کا چیلنج درپیش ہے۔

اب جدید ترین تحقیقات سے موت کے بعد مردہ دل و دماغ سمیت باقی جسم کی ڈی کمپوزیشن کے عمل کو سست یا روکنے کے بہتر سے بہتر طریقے معلوم کیئے جارہے ہیں تاکہ موت کے بعد زیادہ سے زیادہ عرصے تک جسم کی شکست وریخت کو موخر یا بالکل ختم کیا جاسکے۔

یہ ایک بہت اہم پیش رفت ہے۔

ایجنگ پراسس کو سست کرنے یا روکنے سمیت قدرتی اور مصنوعی آرگنز کے ٹرانسپلاٹ اور ریپلیسمنٹ آرگنز کی پروڈکشن پر بھی کام جاری ہے،

ان فیلڈز میں ترقی کے بعد اوسط انسانی زندگی کی مدت بڑھتی جائے گی، آنے والے وقت میں انسان انتہائی طویل فعال زندگی گزارنے کے قابل ہوتا جائے گا۔ موجودہ میڈیکل سائنس موت کو ضمنی شکست سے دوچار کرچکی ہے اور قوی امید ہے کہ مستقبل کا انسان بالآخر موت پر قابو پالے گا۔

13 حاصلِ مطالعہ۔

یہ رپورٹ توجہ سے دیکھیں۔ اگر پنجاب کے سرکاری افسران کے اللے تللے یورپی افسران جیسے کر دیئے جائیں اور بجٹ واپڈا کو دیدیں تو چار سال تک بجلی کی قیمت نہ بڑھانی پڑے، واسا کو دیدیں تو سمندری پانی صاف کرنے کے 12 پلانٹ لگ سکتے ہیں، محکمہ صحت کو دیدیں تو پمز جیسے ستر ہسپتال بن سکتے ہیں، موٹروے کو دیں تو کراچی تا پشاور دو مزید موٹروے بن سکتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

حاصلِ مطالعہ۔14

میاں صاحب اب ایک فیس بک وڈیو پر میرا تبصرہ بھی ملاحظہ کریں:

1۔ شیخ وقاص کی ساری کی ساری بات ٹھیک ہے۔

2۔ اس سارے پروگرام میں شور وغل تو وقاص نے جی بھر کر مچایا ہے لیکن اصل حقائق گول کر گیا ہے کیونکہ اگر ان پر یہ وقاص تفصیلی روشنی ڈالتا تو اسی شیخ وقاص کی اپنی سیاسی جماعت قصوروار نکلتی ہے۔ اب تو یہ کہتا ہے کہ سبھی حکومتیں نالائق تھیں مگر یہ ان کا چیچہ بنا رہا دس پندرہ برس۔

3۔ تھوڑا سا اس کا پس منظر بھی ہو جائے۔ یہ حسنین کو ٹیکس کے مالک شیخ یوسف کا بھتیجا ہے۔ وہی شیخ یوسف جس کا بیٹا شیخ رمضان ایشور یا رائے کو ایک رات کے لئے جنرل مشرف کے لئے لے کر آیا اور جنرل کی مہربانی سے ریلوے کی زمین پر قابض رائل پام کا مالک بنا بیٹھا رہا۔ نواز شریف نے اسی جرم میں اس سے رائل پام چھین لیا تھا۔ شیخ یوسف کے بیک وقت جنرل مشرف اور نواز شریف سے برابر تعلقات تھے۔ جنرل مشرف پر ایشوریہ کا ایک طرف اگر اس نے تیس لاکھ کا خرچہ اٹھایا تو دوسری جانب نواز شریف کے جنرل ضیاء الدین بٹ کو اپنی کمپنی میں ملازمت بھی دیئے رکھی۔ اگر یہ کہا جائے کی اپنی جگہ چیف آف آرمی سٹاف بننے والے جنرل بٹ کی جنرل مشرف سے شیخ یوسف نے گلو خلاصی کرائی تو شاید غلط نہ ہو۔

4۔ یہی شیخ وقاص شیخ یوسف کے تینوں بیٹوں اور اپنے کزنز شیخ رمضان، شیخ یونس اور شیخ حسنین کا جھنگ کے ناظم کے طور پر سخت ترین مخالف رہا اور نون لیگ اور پیپلز پارٹی کے چمچے کے طور پر جو ان کے خلاف کر سکتا تھا وہ کیا۔

5۔ اب آتے ہیں پی آئی اے کی تباہی کی جانب۔ اس ادارے کو حقیقی نقصان پہنچانے والوں میں نواز شریف، خاقان عباسی، ایم کیو ایم اور زرداری سر فہرست ہیں۔ اور ان کے بعد پی آئی اے کے موجودہ نقصان کا در پردہ ذمے دار افتخار چوہدری ہے۔

6۔ افتخار چوہدری نواز شریف کا ٹٹو ہے اور ریکوڈک میں جو بین الاقوامی سازش پاکستان کے خلاف بنی گئی اس کو مضبوط بنانے کا سزاوار ہے۔ اس خطرناک گروہ کا اصل مقصد بھارت کی ایماء پر پاکستان کو عالمی اداروں سے ڈیفالٹ کرانا تھا۔ بلکہ ابھی تک ہے اور ان سب نے پاکستان کی جڑوں میں ریکوڈک کی طرز کے ڈائنامائٹ لگا رکھے ہیں وہ یہ لوگ باری باری چلا رہے ہیں تا کہ پاکستان مضبوطی کی جانب سفر نہ کر سکے۔

7۔ عمران کی حکومت گو کہ نواز شریف کی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کر رہی ہے لیکن اپنی بے حد نالائق ٹیم کی وجہ سے پی آئی اے کو بچا نہیں پا رہی۔

8۔ شیخ وقاص بھی ایک ناصرف کرپٹ سیاستدان ہے بلکہ اسی کی حمایت یافتہ سیاسی جماعتوں کا گماشتہ ہے۔

لہٰذا اگر یہ کہا جائے کہ پاکستان کی تباہی میں اگر نواز شریف اور زرداری نے چالاکی اور کرپشن سے بیڑہ غرق کیا ہے تو عمران بھی نالائقی کے باعث ویسا کام ہی کر رہا ہے۔

9۔ سوشل میڈیا پر چینل بنا کر بک بک کرنا چونکہ آسان ہو چکا ہے اس لئے ایسے لوگ بھی اب پاکستان کے ہمدرد بنے بیٹھے ہیں جنہوں نے خود بھی اس ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا۔

10۔ نواز شریف آہستہ آہستہ پاکستان کی جڑوں میں نصب جو ڈائنامائٹ پھوڑ رہا ہے وہ آنے والے دنوں میں مزید سامنے آئیں گے مگر افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ عمران حکومت ان کو سنبھال نہیں پا رہی۔

15 حاصلِ مطالعہ۔

ہمارے ملک کے ڈاکٹروں کو پیسے کی ہوس کہاں لے جا کے ڈبوئے گی جو پچاس کی بجائے پانچ سو کے چکر میں الجھے ہوئے ہیں۔

حاصلِ مطالعہ۔16

ہمارے میڈیا کو وہ کونسی بیماری لگی ہے جو فلمی ستاروں سے باہر نکل کر سماج کے اچھے لوگوں تک پہنچ ہی نہیں پاتا۔

حاصلِ مطالعہ۔17

ہمارے ہاں سبھی مارشل لاءوں کے فیصلے سی آئی اے اور آئی ایس آئی نے ریجنل سیاست کو مد نظر رکھ کر مل کر کئے۔ مگر ہماری فوج کا حالیہ فیصلہ غالباً سب سے بہترین ہے کی جس میں اسنے تزویراتی حالات کے مطابق پڑوسی ملک چین کو فوکس کر کے اپنی ریجنل پالیسی ترتیب دی ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔18

ابھی تک تو ان خیالات کو سازشی تھیوری کے طور پر ہی دیکھا جارہا ہے لیکن سبھی کچھ ممکن ہے۔ دیگرے کیا ہم اس وقت سوشل میڈیا کے ذریعے یہودی کے غلام نہیں بن چکے؟ اور تیسری بات، پوری دنیا کے مسلمان تو خیر اس قابل ہیں ہی نہیں کہ ان کے پاس کوئی بیش قیمت راز ہونگے اور یقیناً یہ آپس ہی میں دین کو سمجھے بغیر لڑ لڑ کے مرتے رہیں گے اور بالآخر یہودی ہمیں تسخیر کر لے گا۔ ہمارے دینی رہنماء تو مولوی رضوی، حافظ سعید، طارق جمیل اور فضل الرحمان جیسے ہیں۔ جس دن ان سبھی کے بے مغز مریدان آپس میں اکٹھے نماز پڑھ لیں گے اس دن یہودی گھبرائے گا اور فی الحال یہودی کے گھبرانے کا وقت نہیں ہوا۔ ہم تو چار نمازیں پڑھ کر آپس میں اپنے آپ کو نیک اور نماز نہ پڑھنے والے کو بد سمجھ کر اپنی چار نمازیں بھی ضائع کرنے والی قوم ہیں۔ کہاں کے راز اور کہاں کی حکمتیں؟

حاصلِ مطالعہ۔19

پہلے نائٹرک آکسائیڈ شوگر، بلڈ پریشر اور پٹھوں کے اکڑاؤ میں افاقے نیز جنسی عمل میں طوالت کے لئے مشہور تھا مگر اب اس کو ناک میں ڈالنے سے کورونا وائرس سے بھی چھٹکارے کا دعویٰ کر دیا گیا ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔20

میرے سری لنکن دوست نے بھی عمران کی ایک وڈیو بھیجی ہے۔اس پر میرا تبصرہ یہ تھا۔

18۔2013proved to be a “Decade Of Darkness” where nation is buried under PKR 30k billion foreign debt. Only 20% was visible on ground، 30% wasted in horse trading and rest of 50% embezzled by Nawaz. & Zardari.

IK government added PKR 11k billion. Its breakup shows that PKR 6K billion is spent on interest on the loans taken during the decade of darkness، PKR 3K billion spent due to dollar hike and rest of PKR 2k billion spent on Covid.

2013-18 "تاریکی کی دہائی" ثابت ہوا جہاں قوم 30 ہزار بلین روپے کے غیر ملکی قرضوں کے نیچے دب گئی۔ صرف 20 فیصد بظاہر موجود رہا، 30 فیصد ہارس ٹریڈنگ میں ضائع ہوا اور باقی 50 فیصد نواز اور زرداری نے غبن کیا۔

عمران خان حکومت نے 11 ہزار بلین روپے کا اضافہ کیا۔ اس کے ٹوٹنے سے پتہ چلتا ہے کہ 6 ہزار بلین روپے "اندھیرے کی دہائی" کے دوران لیے گئے قرضوں پر سود پر خرچ کیے جاتے ہیں، 3 ہزار بلین روپے ڈالر میں اضافے کی وجہ سے خرچ ہوئے اور 2 ہزار بلین روپے باقی کووڈ پر خرچ ہوئے۔

حاصلِ مطالعہ-21

دنیا میں سائنسی ترقی کے فائدے ہی فائدے ہیں سوائے آبادی میں اضافے کے۔ اب دنیا میں ہر بارہ برس میں ایک ارب افراد بڑھ رہے ہیں۔ پاکستان دنیا میں آبادی کے لحاظ سے پانچویں مگر سالانہ بچے پیدا کرنے میں چوتھے نمبر پر ہے۔ ہماری بڑھوتری 2 فیصد سالانہ مگر بنگلہ دیش کی 1.1 فیصد ہے۔

حاصلِ مطالعہ-22

حبیب اکرم کے تجزیے کو میں پہلی دفعہ سن کر ہی قائل ہو گیا ہوں اور وجہ سادہ سی ہے۔ اس نے بہت لمبے عرصے بعد بھٹو کی صنعتیں قومیا لینے کے قدم کو موجودہ معاشی تنزلی کی وجہ ٹھہرایا ہے۔ گو کہ یہ صاحب موجودہ قومی سطح کی نالائقی کو بھی بھٹو کے تعلیم کو قومیانے والے قدم سے جوڑنا بھول گئے لیکن پھر بھی ان کا جنرل ضیاء کے باس جنرل فیض علی چشتی کے تجزیے کا حوالہ دینا اس لئے درست اور اہم ہے کہ یہ بات آج ثابت ہو چکی ہے کہ تین فوجی حکمرانوں نے مل کر پاکستان کو جہاں امریکی مقاصد کے لئے استعمال کر کے ملک کو نا قابل یقین نقصان پہنچایا اتنا اکیلے ذوالفقار علی بھٹو نے صنعت اور تعلیم کو قومیا کر پہنچا دیا۔ شاید یوں کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ بھٹو نے قوم کی ترقی کی جڑوں میں وہ ڈائنامائٹ رکھ دیا تھا جو شاید اس قوم کو کبھی بھی ترقی نہ کرنے دے۔

حاصلِ مطالعہ۔23

یہ زبردست تاریخ بڑے دھیان سے سنیں کہ کیسے چین نے ساری دنیا کو معاشی چنگل میں پھنسا لیا ہے۔ امریکہ ملٹری بیس بنا کر کسی ملک کی سیاست میں دخل دیتا ہے جسے ان ممالک کی حکومتیں اور عوام نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں جبکہ چین دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اپنے چائناٹاؤنز کو ان ممالک کے لئے آسان اور سستی منڈی بنا کر پوری قوم کو معاشی پنجے میں جکڑ لیتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد چینی تائیوانیوں کے روپ میں دنیا میں پھیلے مگر اب انہوں نے اپنی چینی شناخت کھول دی ہے

اور آپس میں بے مثال تعاون کے ذریعے بھرپور اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوری دنیا کو اپنے معاشی چنگل میں پھنسالیا ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔24

آج کے دور میں سوشل میڈیا کے توسط سے علم کا سفر کچھ تیز تو ہوا ہے لیکن ابھی بھی کافی سست ہے۔ ہم نے بایالوجیکل سائنسز میں ایف ایس سی میں جو پڑھا وہ آج عمومی شکل میں سامنے آرہا ہے۔ تب ہم جب کلوننگ، وائرس، میسنجر آر این اے، میوٹیشن، امیونٹی بریک ڈاون، مردہ زندہ ویکسین وغیرہ کا نجی محفلوں میں ذکر کرتے تھے تو لوگ ہماری قابلیت کے معترف ہو جایا کرتے تھے۔ لیکن ہم مایوس رہتے تھے کہ یہ محض کتابی باتیں ہیں مگر آج وہی علمی معلومات حقیقی شکل میں سامنے آرہی ہیں۔ سائنس زندہ باد۔

25۔ حاصلِ مطالعہ

صاحبان مفاد پرست بلاول کے بڑا ہونے کا انتظار کرنے لگ گئے کہ یہ جب اپنے نانا کی بنائی پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی یعنی پی پی کو سنبھالے گا تو پھر اس کے سامنے جھک کر عوام کو مزید لوٹنے کا اجازت نامہ بمعہ کمیشن فارم حاصل کریں گے۔

حاصلِ مطالعہ۔26

جو مذہبی عناصر انسانیت کے لئے محنت کرنے کی بجائے عوام کو صبر شکر کا دین سکھا کر خود دولت لوٹتے رہتے ہیں انکی کوشش ہے کہ عوام اپنے رہنماؤں کا محاسبہ نہ کرے۔

27حاصلِ مطالعہ۔

کسی کے غصے کو اخلاق سے ہنس کر برداشت کرنے سے اس کے ذہن کا گند ادھر ادھر پھیلنے کی بجائے کسی مناسب انداز میں خارج ہو جاتا ہے اور معاشرہ مزید گندگی سے بچ جاتا ہے۔ اس لئے برداشت اور خندہ پیشانی بھی ایک سینیٹائزر ہے۔

28۔حاصل مطالعہ

ہمیں ہر اس موضوع پر بات کرنے کی اجازت ہے جس کے ہم ماہر نہیں کیونکہ لینڈ مافیا اور سیاست مافیا کی طرح میڈیا بھی ایک مافیا کے پنجوں میں پھنسا ہوا ہے اور ٹیکنیکل و سوشل مضامین کے ماہرین عوام سے براہ راست میڈیا کے ذریعے مخاطب نہیں ہو سکتے۔

29حاصلِ مطالعہ۔

جب تک شیر لکھنا نہیں سیکھ لیتا اس وقت تک ہر داستان شکاری کی شان و شوکت بڑھاتی رہتی ہے۔
افریقی ضرب المثل

30حاصلِ مطالعہ۔

مغرب کا میڈیا اپنے ممالک کا بہت مخلص مورخ ہے۔ غور کریں امریکہ و یورپ کے معالجین کووڈ19 کے مقابلے میں ناکام ہو چکے ہیں اور مظلوم غلام قوموں کی لوٹی دولت سے تعمیر شدہ شاپنگ مال اجڑے پڑے ہیں مگر ان کا میڈیا انکی پسپائی اور بے بسی کو نشر نہیں کر رہا۔

31حاصلِ مطالعہ۔

حکومت کی کامیابی ایک حکمت ہے جبکہ سیاست ایک فن ہے۔ پیارے کپتان کے پاس دونوں چیزیں نہیں۔ مگر کپتان کی خوش قسمتی یہ ہے کہ حزب اختلاف بھی کرپٹ اور فارغ رہنماؤں پر مشتمل ہے لہٰذا کپتان کی گڈی چڑھتی چلی جارہی ہے۔

32حاصلِ مطالعہ۔

امریکہ کے ابتدائی دور میں دنیا بھر خصوصاً یورپ کے بدمعاش ذہن وہاں جا بسے مگر مدبر قیادت نے کمال کر دیا اور روزویلٹ نے امریکہ بدل دیا تو چرچل نے ہٹلر گردی سے برطانیہ بچایا، مہاتیر نے بھی بدعنوانوں سے ملائیشیا بچایا، اردگان نے فوجیوں سے نجات حاصل کی اور خمینی نے سبھی غدار مروادیئے۔ ہم بھی ہمت باندھ لیں تو نواز وزرداری کے برے نشان مٹاسکتے ہیں۔

حاصلِ مطالعہ۔33

عقل نرم ونازک پری ہے مگر جب انسان کے دیو ہیکل جذبات اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو وہ سہم کر بیٹھ جاتی ہے۔

34حاصلِ مطالعہ۔

کبھی غور کریں تو پتہ چلے کہ دنیا میں دولت محض روپے پیسے کا نام نہیں بلکہ جن چیزوں سے ہم اپنی زندگی آرام دہ بناتے ہیں اس کا نام ہے مثلاً

آکسیجن، سورج، پانی، تیل، سونا، لکڑی، کوئلہ، لوہا وغیرہ اور یہ ہماری کرہ ارض پر آمد سے قبل ہی یہاں رکھ دیئے گئے تھے۔ اصل دولت صحت اور سکون ہے لہٰذا ہمیں روپے پیسے کی بجائے اس کے پیچھے بھاگنا چاہئیے۔

35حاصلِ مطالعہ۔

چالیس برس قبل سوویت یونین کے ٹوٹتے ہی بھارت نے امریکی سیاست میں گھسنے کی پلاننگ کر لی اور آج 20 بھارتی جو بائیڈن کی ٹیم کا بااختیار حصہ ہیں اور پھر انکے ماتحت سینکڑوں مزید بھارتی۔ اور ایک ہم کہ وہاں بیٹھ کر بھی اپنی اندرون ملکی سیاسی چاندماری سے باز نہیں آتے۔

36حاصلِ مطالعہ۔

لاکھوں سائنسدان بشمول ہمارے اس نوحے کا حصہ ہیں۔ پی ایچ ڈی میں یورپ سے 52 ممالک کے طلباء میں سے پہلی پوزیشن لینے والے کو ایک تھرڈ ڈویژنر میٹرک پاس وائس چانسلر سے شکست کھانی پڑی، سیاسی جوڑ توڑ والے ایک نالائق سے ڈائریکٹر جنرل سے ہزیمت اٹھانی پڑی، خوشامد پسند چیف انجینئر کے ہاتھوں ملک کی سب بڑی کنسلٹنگ کمپنی کی نوکری سے ہاتھ دھونے پڑے، کرپٹ افسران کے گینگ کا حصہ نہ بننے پر دوسری جگہ سے تنخواہ اور دیگر رقم چھوڑ کر بھاگنا پڑا، ایک گھٹیا قسم کے وکیل نے حرام خور ایس ایچ او کیساتھ مل کر ایک لاکھ روپے چھین لئے۔ اور آج ایک ادنی درجے کے معالج نے پی ایچ ڈی ڈاکٹر کو عطائی کہہ ڈالا۔ ثابت ہوا یہ ملک صرف دو نمبری لوگوں کے لئے ہے ڈاکٹر عامر اقبال کی یہاں کیا قدر ہے یہ ملک تو ڈاکٹر عامر لیاقت کا ہے۔

اے چاند یہاں نہ نکلا کر۔۔۔۔۔

37 حاصلِ مطالعہ۔

"گجر دا کھڑاک" اور "میرے پاس تم ہو" بنا کر دے دیا۔ امریکہ نے دس برس قبل کرونا وائرس پر فلم بنا ماری جس کا جواب ہم نے

38 حاصلِ مطالعہ۔

کیا یہ وڈیو اصلی ہے؟ اگر ہاں تو بار بار دیکھیں کہ اسرائیلی وزیر اعظم کیا کہہ رہا ہے کہ شیعہ اور یہود ایک ہی ہیں۔ یہی بات جنرل حمید گل نے بھی کہی تھی۔ اور یہی بات جنرل قاسم کے قتل پر سامنے

آئی کہ تمام بلند بانگ دعوؤں کے برعکس ایران نے پٹاخوں جیسے میزائل اسرائیل کی طرف بھیجے جو رستے ہی میں کہیں کھو گئے۔ بلکہ لگتا تو اب ہوں ہے کہ اسرائیل جب چاہے گا ایران ظاہراً سعودی دشمنی میں خاکم بدہن مکہ اور مدینہ بھی برباد کر دے گا۔

حاصلِ مطالعہ۔39

حکومت ستر ہزار سرکاری آسامیاں اور 17 محکمے ختم کرنے جارہی ہے۔

تبصرہ۔

پہلی بات یہ ہے کہ یہ ایک سال سے خالی آسامیاں ختم ہوں گی جس سے بے روزگاری پر فرق نہیں پڑے گا۔ مگر میرا خیال یہ ہے کہ 16 گریڈ تک کی آسامیوں کے ساتھ ساتھ 22 گریڈ کی آسامیوں پر بھی یہ ضرب لگنی چاہئیے۔

دوسری بات یہ ہے کہ میرا سرکاری سروس کے دوران یہ تجربہ رہا کہ پورے ملک میں صرف 30 فیصد سرکاری ملازم کام کرتے ہیں جبکہ باقی عیاشی۔ لیکن ریٹائرمنٹ کے بعد سبھی پنشن لینے کے حقدار ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اس کے جس حل کی میں دوران ملازمت بھی حمایت کرتا رہا وہ یہی تھا کہ سرکاری ملازمت ساٹھ کی عمر تک جاری رہنے کی بجائے دس، پندرہ اور بیس سال کے لئے تین کیٹیگری میں بانٹ کر بعد میں معمولی پنشن دینی چاہیئے۔

حاصلِ مطالعہ۔40

سو برس قبل والی روایتی غلامی کا دور لد چکا لیکن موجودہ دور کی جدید غلامی زیادہ خطرناک ہے جس میں انسان اپنے آپ کو آزاد سمجھ رہا ہوتا ہے۔ جدید غلامی بیگار، جبری و لازمی ملازمت، انسانی سمگلنگ، کم عمری کی مشقت و شادی اور گھریلو تشدد وغیرہ ہے۔ ان سب میں بنیادی انسانی حقوق کافی حد تک سلب کر لئے جاتے ہیں۔

حاصلِ مطالعہ۔41

پاکستان کے دگرگوں سماجی ماحول میں اللہ کے بعد اس وقت صرف سوشل میڈیا ہے جو موجودہ کراہت آمیز عدالتی نظام کے منہ پر تھوک سکتا ہے۔ یقین کریں فائق صدیقی کی یہ بات بالکل درست ہے کہ چونکہ یہ جرم بدمعاش ایلیٹ کلاس یعنی گندی اشرافیہ سے سرزد ہوا ہے اس لئے عمران خان، شبلی فراز، فردوس عاشق، شیدا ٹلی، مریم نواز، بلاوجہ بھٹو، ملاں فضل، سراج الحق، قاضی فائز عیسیٰ، طارق جمیل، بڑے جنرل صاحب، حامد میر، جاوید چودہری، دیگر لفافہ صحافی اینڈ کمپنی، دشمنوں سے فنڈ لینے والی موم بتی مافیا سمیت سبھی موثر لوگ کشمالہ طارق کے قاتل بیٹے اذلان کے ساتھ کھڑے نظر آئیں گے۔ اگر اسلام آباد کے ڈی چوک میں اذلان کو سزا نہ ملی تو پھر سوشل میڈیا بھی فارغ ہی سمجھیں۔

حاصل مطالعہ۔42

اب میں یہودیوں کے اثرات کے تحت امریکہ کی طرف سے مارکیٹ کی معیشت کے زبردست دیکھ رہاہوں۔ میں چینی کنفیوشیام کے اضافہ کو بھی دیکھ رہاہوں جہاں چین نے آئی ایم ایف، ڈبلیوبی اور ڈبلیوٹی او کے طور پر اسی پالیسی کو اپنایاہے۔

حاصلِ مطالعہ۔43

مالی، سیاسی یا اخلاقی نظام پورے دنیا میں حال اور مستقبل میں کامیاب نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ وہ اللہ تعالی کی طرف سے دی گئی پالیسی پر مبنی نہیں ہے۔ قرآن اعلیٰ سطح سے کم سطح کی طرف وسائل کے بہاؤ کی حمایت کرتا ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔44

"ویران کھوپڑی" زبردست تحریر ہے پڑھ کر مزہ آ گیا۔ اگر حلال جانور کا گوشت کھانے کے بارے مذہبی اجازت نہ ہوتی تو یقین کریں میں بھی اس کے خوب لتے لیتا۔ مجھے ایک روز اپنا ایک جاننے والا بالکل آدم خور لگا جب اس نے کہا کہ ذبح کرنے سے جانور کو درد نہیں ہوتا۔ دل چاہا کہ اس کا سر پھوڑ دوں۔ یقین کریں اگر میں نے اناٹومی کی لیب اٹنڈ نہ کی ہوتی، بوچڑ خانے میں جانور ذبح ہوتے نہ دیکھے ہوتے یا برما میں انسانوں کی ہولناک نسل کشی کی وڈیوز نہ دیکھی ہوتیں تو یقیناً میں بھی اتنا ہی گوشت کھانے کا بیری ہوتا جتنا ہمارا معاشرہ ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔45

جان ہاپکنز یونیورسٹی نے ورلڈ ہیومن ہیلتھ انڈکس میں پہلے نمبر پر امریکہ کو رکھا ہے جبکہ حالیہ کورونا ہلاکتوں میں بھی اس کا پہلا نمبر ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔46

زرداری واقعی چالاک شخص ہے تبھی سب پر بھاری پڑ جاتا ہے۔ اسے سب سے پہلے سمجھ آئی ہے کہ سلیکٹرز عمران کو 2028ء تک لے کر آئے ہیں۔ اب چونکہ پی ڈی ایم کے پاس حکومت گرانے کا کوئی طریقہ نہیں لہٰذا نون لیگ نے مجبور ہو کر سینٹ، بلدیاتی بلکہ اگلے انتخابات کے بارے سوچنا شروع کر دیا ہے۔ یہی اشارہ شہباز کی بھی سمجھ میں آ گیا تھا تبھی بھائی سے محبت کے تناظر میں خود جیل جا بیٹھا ہے۔ اب راجکماری کا بھی کردار ختم نظر آ رہا ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔47

ہو سکتا ہے کہ مخالفانہ تبصرے خود امریکہ ہی اپنے خلاف کراتا ہو لیکن ہر دو صورتوں میں یہ طے ہے کہ امریکہ سے بڑی بدمعاش اور ڈاکو ریاست دنیا بھر میں کوئی نہیں۔ انہوں نے دنیا کے کروڑوں کمزور اور بے قصور لوگوں کو صرف اس لئے جان سے مارا اور بے گھر کیا کیونکہ انہوں نے ان کی دولت لوٹنی تھی۔

حاصلِ مطالعہ۔48

A thing at its improper place is the waste.

Courtesy Younas Zahid

غیر مناسب جگہ پر کوئی چیز مفت کی بیگار ہے۔بشکریہ یونس زاہد

حاصلِ مطالعہ۔49

اگر آپ میں ہر چیز کو مثبت انداز میں سمجھنے کا جذبہ ہے۔ آپ زندگی کے ہر لمحے سے لطف اندوز ہوں گے، چاہے وہ دباؤ ہو یا خوشی۔

حاصلِ مطالعہ۔50

واقعی شاعر بڑھ گئے ہیں مگر شاعری گھٹ گئی ہے اور اسی طرح سائنسدان بڑھ گئے ہیں لیکن سائنس دفن ہو گئی ہے۔ جیسے مسجدیں بڑھ گئی ہیں مگر نمازی گھٹ گئے ہیں۔

51حاصلِ مطالعہ۔

محترم مہنگائی کی تین بنیادی وجوہات ہیں جن کو قابو کرنا موجودہ حکومت کے بس میں نہیں۔ (1) آئی ایم ایف کی شرائط پوری کرنا (2) پچھلی حکومت کے قرضے نئے قرضے لے کر چکانا اور (3) مختلف مافیاز کی سینہ زوری۔

52 حاصلِ مطالعہ۔

اب عوام اس حد تک بدعنوان ہو چکی ہے کہ ان کے نزدیک "دام بنائے کام" ہی واحد کامیاب حکمت عملی ہے۔ آپ کو شاید یاد نہ ہو کہ کیا بھٹو سے قبل بھی عوام کرپٹ تھی؟ کم از کم مجھے یاد ہے کہ اس وقت رشوت لینے والے گھر کا محلے دار سوشل بائیکاٹ کیا کرتے تھے حتیٰ کہ طلباء کا ٹیوشن تک پڑھنا بھی ایک طعنہ تھا۔

حاصلِ مطالعہ۔53

کیا اسلام آباد کے ماسٹر پلانرز نے جان بوجھ کر اس شہر میں ڈسٹرکٹ کورٹس کی جگہ نہیں رکھی کیونکہ انصاف نچلی سطح تک پہنچا دینا ان کی ترجیح ہی نہیں تھی۔

حاصلِ مطالعہ۔54

دنیا کے ترقی یافتہ ممالک اپنے دور جہالت میں جو کام کرتے تھے وہی کام ہم آج بھی کر رہے ہیں۔ مثلاً سیاسی جلسے مذہبی اجتماع اور جلوس، پیری فقیری، شادی اجتماعات، عمارتیں سجانا، بیوٹی پارلرز، محلے میں ایک دوسرے کی خبریں چلانا خصوصاً مسجد سے واپسی پر، سرکاری انتظام سے میچ کرانا، اخبارات، رسالے بیچنا، دیسی علاج کرنا اور دوائیاں خود بنانا، جانور مذبح خانے سے باہر ذبح کرنا، جادو ٹونے کے توڑ، ٹیوشن سنٹرز، درزی خانے۔

حاصلِ مطالعہ۔55

پی ڈی ایم کا 26 مارچ کو لانگ مارچ کی تاریخ دینا شاید یحییٰ خان کی مشرقی پاکستان پر چڑھائی کی یاد تازہ کرنا ہے جو کہ اسی حوالے سے بنگلہ دیش کا یوم آزادی بھی ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔56

عثمان بزدار کی کارکردگی پر صرف لاہور کے لوگ خوش نہیں لیکن جنوبی پنجاب میں اس کی لائی گئی تبدیلی ستر برسوں میں پہلی دفعہ نظر آ رہی ہے۔ اب ضلع راجن پور اور رحیم یار خان آثار قدیمہ سے جدید دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ بلکہ وہاں کی کوہ مری کوہ ماڑی پر بھی توجہ ہوئی ہے۔ یہ دور رس اقدامات لاہور پر آبادی کے دباؤ میں کمی کا باعث بنیں گے۔

حاصلِ مطالعہ۔57

یہودی کی ذہانت اپناتے ہوئے بھارت نے روس کے ہارنے کے فوری بعد امریکہ پر فوکس کر لیا اور چین و فلپائن کے بعد تیسری بڑی اقلیت بن کر ابھرا ہے۔ آج بیس بھارتی نژاد جو بائیڈن انتظامیہ کا اہم حصہ ہیں جبکہ ان میں تین پاکستانی چھوٹی پوزیشن پر۔ یہ ترجیحات کا فرق ہے۔ بھارتی بیرون ممالک بھی بھارتی رہتے ہیں اور بڑی نوکریاں حاصل کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور ان کی سرکار انکے ساتھ رہتی ہے جبکہ پاکستانی وہاں پر بھی پنجابی، مسلم لیگی اور قادیانی ہوتے ہیں۔ اور ہماری سرکار ان سے جان چھڑانے کے چکر میں بے حسی دکھاتی ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔58

پاکستان کی آبادی 2017ء اور 2020ء

آبادی 233,500,636 (جولائی 2020 کا تخمینہ)

نوٹ: پاکستان کی 2017 کی قومی مردم شماری کے نتائج کے مطابق ملک کی کل آبادی 207,774,000 ہے۔

نسلی گروہ: (فیصد)

پنجابی	پشتون	سندھی	سرائیکی	مہاجر	بلوچی	دیگر
44.7	15.4	14.1	8.4	7.6	3.6	6.3

حاصلِ مطالعہ۔59

پچھلی صدی میں یہودی امریکی ویورپی کندھے استعمال کر کے ترقی کے جس زینے پر چڑھے ہیں اب وہی کندھا انہیں موجودہ صدی میں چین سے ملے گا۔

حاصلِ مطالعہ۔60

پنجاب اب تیسری بار تقسیم کے عمل سے گزر رہا ہے۔پندرہ کروڑ والے گریٹر پنجاب سے 1947ء میں چار کروڑ سکھ الگ ہوئے اور اب مزید دو کروڑ سرائیکی صوبے کی صورت میں الگ ہونگے۔ عثمان بزدار سرائیکی رہنماء کے طور پر ابھر رہا ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔61

صحت مند زندگی گزارنے کے سنہرے اصول: پیدل چلیں یا بس میں سفر کریں ذاتی گاڑی استعمال نہ کریں، گوشت نہ کھائیں سبزیاں اور دالوں کا استعمال کریں کیونکہ یہ آپ کی جسمانی اور مالی صحت کے لئے ایک اچھا قدم ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔62

پاکستان کی غیر ملکی سفارتکاری ہمیشہ کی طرح ابھی تک ناکام ہے۔ مقبوضہ کشمیر ہڑپ کرنے کے بعد چین کی مدد سے کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل تک تو پہنچ گیا مگر ہم اپنے حق میں یا بھارت کے خلاف قرارداد بھی منظور نہیں کرا سکے۔

حاصلِ مطالعہ۔63

آزادی کے وقت 5 فیصد رقبے پر ملنے والے جنگلات ہمارے ٹمبر مافیا نے کاٹ کر 1.9 فیصد تک پہنچا دیئے ہیں جس سے ہمارا درخت کاٹنے میں دنیا بھر میں آٹھواں درجہ ہو گیا ہے۔ جبکہ ہمیں جنگلات 25 فیصد تک پہنچانے چاہئیں تھے۔ پچھلے تیس برس میں ہم اپنے 45 فیصد جنگل کاٹ کر 200 ممالک میں 114 ویں نمبر پر ہیں۔

حاصلِ مطالعہ۔64

ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے اوسط انسانی زندگی میں دو سے چار سال تک کمی آسکتی ہے۔ کوئلے سے بجلی پیدا کرنے کے کارخانے دنیا بھر میں جب 2012ء میں بند کئے جارہے تھے تب کمیشن کھانے کے باعث ہمارے ہاں دھڑا دھڑ لگ رہے تھے۔ اب حکومت نے ایسے پلانٹس پر پابندی لگا دی ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔65

شجر کاری شغل یا آپشن نہیں بلکہ اپنے بچوں کی صحت مند زندگی کی ناگزیر ضرورت ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔66

پاکستان میں 2030ء تک مجموعی توانائی کی پیداوار کا 60 فیصد ماحول دوست اور قابل تجدید توانائی (پانی، شمسی، ہوائی اور کچرا) پر منتقل کرنے کا ہدف ہے۔ 30 فیصد گاڑیاں بجلی پر بھی منتقل کر دی جائیں گی جس پر صنعت کاروں کو 50 فیصد سبسڈی بھی ملے گی۔

حاصلِ مطالعہ۔67

خوش قسمتی سے پاکستان دنیا کے ان تین ممالک میں شامل ہے جہاں ڈھائی ہزار چھوٹے بڑے گلیشیئر پائے جاتے ہیں۔ جب ہم اے سی چلا کر سکون کا سانس لیتے ہیں، گاڑی میں اکڑ کر بیٹھتے ہیں یا فرج فریزر سے کھانے نکال کر کھاتے ہیں تو کبھی ایک لمحے کے لئے بھی سوچتے ہیں کہ ہماری یہ آسائش دنیا میں کاربن وغیرہ سے حدت بڑھا کر گلیشئرز پگھلا دیگی اور ہمارے پیارے بچوں کا مستقبل برباد کر دے گی۔ مجھے یقین ہے کہ ہم ایسا نہیں سوچتے اس لمحے۔ ہم ایک درخت لگا کر تین اے سی چلانے کا لائسنس لے سکتے ہیں، کم فاصلوں کے لئے بائیسکل پر سفر کر کے کئی ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا ہونے سے بچا سکتے ہیں نیز گھروں کو پرانے طرز تعمیر کے مطابق ہوادار بنا کر فریج سے نکلنے والی HCFC گیس کم کر سکتے ہیں۔

حاصلِ مطالعہ۔68

عمران کے بارے تمام تر اندرونی سیاسی بغض کے باوجود عالمی بون چیلنج خود مختار ادارے نے کے پی میں 6.5 فیصد جنگلات میں اضافے کی تصدیق کی ہے جسے 2013ء کے بلین ٹری سونامی کا نتیجہ قرار دیا جا رہا ہے۔

حاصلِ مطالعہ۔69

کیا پچھلے دس برسوں میں زلزلوں سے ہونے والی تباہی بھی ہمیں مجبور نہیں کر سکی کہ ہم کثیر منزلہ عمارات بناتے وقت زلزلہ پروف عمارتیں بنائیں؟

حاصلِ مطالعہ۔70

زلزلے، شدید سیلاب یا دیگر انسانی و قدرتی آفات سے بچنے کے لئے نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (NDMA) کی وضع کردہ احتیاطی تدابیر کم سے کم نقصان میں مدد دے سکتی ہیں۔ بلکہ ہماری تجویز ہے کہ انہیں سکول کے سلیبس میں شامل کر دیا جائے۔

حاصلِ مطالعہ۔71

بھارت کی بد قسمتی کہ یہودی طرز پر امریکہ کے ذریعے ایشیا کا ٹھیکیدار بننے ہی والا تھا کہ اگلی صدی کی عالمی طاقت اپنے پڑوسی چین کے ساتھ دشمنی مول لے بیٹھا۔

حاصلِ مطالعہ۔72

ابراہام لنکن کے دور میں مطالعہ ہوا کہ امریکہ کو دنیا کی دولت اکٹھی کرنے کی خاطر غلبے کے لئے انسانوں کے دل جیتنے والا نبیوں کا طریقہ اختیار کرنا چاہئیے یعنی دل جیت کر محبت سے لوٹنا چاہئیے یا وحشیوں کی طرح تشدد کر کے خوف و ہراس پیدا کر کے جسم مغلوب کرنے والا۔ پھر یہی طے ہوا کہ دیرپا اور کامیاب طریقہ تو پہلا ہی ہے مگر امریکہ اتنے لمبے انتظار کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ پھر اس فیصلے کے بعد اس نے پانچوں براعظموں کے 37 امیر ممالک ہڑپ کئے، سوویت یونین کی مزاحمت توڑی، 8 مسلم ممالک برباد کئے بلکہ مسلمان ممالک برباد کرنے میں اس کی سب سے زیادہ مدد سعودیہ اور ایران نے کی۔ بالآخر اسی زعم میں بم کو لات مار بیٹھا اور چین سے پنگا اسے مہنگا پڑ گیا۔

حاصلِ مطالعہ۔73

اگر نئی امریکی انتظامیہ ایشیا میں امن کی خاطر سلامتی کونسل کی کشمیر قراردادوں پر عمل کرانے پر راضی ہو گیا تو اس خطے کو امن کا گہوارا بنانے میں دیگر ویٹو پاور کی حامل ریاستیں چین، برطانیہ، فرانس اور روس بھی اس کی مدد کرینگی۔ امریکہ اور یورپ نے دھونس دھاندلی سے دو سو برس تک امیر قوموں کو لوٹا لہٰذا اگلے دو سو برس اب چین کی سربراہی میں پیار سے لوٹا جائے گا۔

حاصلِ مطالعہ۔74

اگر ایشیا میں چین، پاکستان، روس، ایران اور ترکی کا اتحاد بن گیا تو بھارت کو یا تو اس میں شامل ہونا پڑے گا یا پھر وہ کئی ٹکڑوں میں بٹ جائے گا مگر ہر دو صورتوں میں اس کی بڑی منڈی کی اہمیت ختم ہو کر رہ جائے گی۔

حاصلِ مطالعہ۔75

مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبد اللہ نے بھارت کے سابق وزیر اعظم کو پاکستان کا دورہ کرنے سے قبل سمجھاتے ہوئے کہا تھا کہ آپ نہ تو پاکستان سے آزاد کشمیر چھین سکتے ہیں اور نہ اپنا کشمیر پاکستان کو دے سکتے ہیں تو پھر کیوں نہ دونوں طرف کے کشمیریوں کی زندگی آسان کرنے کے لئے سرحدوں کو نرم کر دیا جائے۔ یہی بات بھٹو نے شملہ معاہدے کے وقت اندرا گاندھی سے کہی تھی۔ لیکن اس بہترین آپشن کی بجائے مودی نے اپنا حصہ مکمل ہڑپ کر کے پاکستان کو بھی اپنا حصہ ہڑپ کرنے کی ترغیب دی ہے۔ کاش یہی کام جنگ و جدل کی بجائے متذکرہ طریقے سے دونوں طرف کی سیاسی قیادت 1975ء میں ہی کر لیتی تو بے شمار انسانی المیے وجود میں نہ آتے۔

حاصلِ مطالعہ002

22-فروری2021ء

Forwarded as received by Khurshid Alam

Kashtkar Times 23Feb21.

A GLIMPSE FROM THE PAST- 1961

Ayub Khan was travelling back from USA after five day official visit by PIA's commercial flight.

Our ambassador in UK asked the president through the pilot، where he would like to stay in London on route to Pakistan when the plane is to be refuelled for six hours.

Ayub Khan said "IN THE PLANE"

The ambassador said، Sir won't you like to shop around London while the plane is refuelled? Ayub Khan replied "AS AYUB، I

may love it but not as the president of Pakistan. I will stay in the plane"

When the plane landed at Heathrow، and it came to the knowledge of the British government that Ayub Khan، president of Pakistan is in the plane، they ordered to bring the plane to the Royal terminal at city airport، where Prince Phillip personally received him، took him to VIP lounge، plane was refuelled in two hours and Ayub Khan was seen off by him.

This was the respect of Pakistan & President of Pakistan. A patriot، an honest and visionary person. Ayub Khan.

AND now، our all leaders wander around London streets like stray dogs and in USA they are stripped naked without any respect. A disgrace for the country.

سفیر نے کہا، سر کیا آپ لندن کے ارد گرد خریداری کرنا پسند نہیں کریں گے جب جہاز میں ایندھن بھرا ہوا ہو؟ ایوب خان نے جواب دیا "بطور ایوب، میں اسے پسند کر سکتا ہوں لیکن پاکستان کے صدر کے طور پر نہیں۔ میں جہاز میں ہی رہوں گا"۔

جب طیارہ ہیتھرو پر اترا، اور برطانوی حکومت کے علم میں آیا کہ پاکستان کے صدر ایوب خان طیارے میں موجود ہیں، تو انہوں نے جہاز کو شہر کے ہوائی اڈے کے رائل ٹرمینل پر لانے کا حکم دیا، جہاں پرنس فلپ نے ذاتی طور پر ان کا استقبال کیا۔ اسے وی آئی پی لاؤنج میں لے گئے، دو گھنٹے میں جہاز میں ایندھن بھر گیا اور ایوب خان نے اسے دیکھا۔

یہ پاکستان اور صدر پاکستان کی عزت تھی۔ ایک محب وطن، ایک ایماندار اور بصیرت والا انسان۔ ایوب خان۔

اور اب، ہمارے تمام لیڈر آوارہ کتوں کی طرح لندن کی سڑکوں پر گھومتے ہیں اور امریکہ میں انہیں بغیر کسی عزت کے برہنہ کر دیا جاتا ہے۔ ملک کی بدنامی ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

سر جی جان کی امان پاؤں تو دو عرضداشتیں ہیں:

1۔1947 ء میں ایوب خان کو بحیثیت کرنل انچارج ڈھاکہ ائیر پورٹ پر بابائے قوم کو بحیثیت گورنر جنرل سلیوٹ نہ کرنے اوراس کے نتیجے میں بطورِ سزا قائد سے اپنی وردی کا ایک سٹار نوچواتے ہوئے اس وقت شرم نہ محسوس نہ ہوئی جب یہ واقعہ بی بی سی پر رپورٹ ہوا؟

2۔ اور1967 ء میں اس وقت بھی شرم نہ آئی جب بخار کی حالت میں پانچ روز لندن کے فائیو سٹار ہوٹل میں فرانس سے طیاروں کی ڈیل ائیر چیف کی بجائے خود ایوب خان کرنے چلے گئے اور جب فرنچ سفیر نے آرام کا مشورہ دیا تو فرمایا کہ جلدی بتا دیں گوہر کی کمیشن کتنی ہے تا کہ میں جاؤں؟

اس طرح کے 26 واقعات تاریخ کی کتب میں محفوظ ہیں۔

3۔ یہ شیخ وقاص تو دوٹکے کا جھنگ کا بدمعاش اور ناظم کے دورانیے کا سرٹیفائیڈ چور ہے شیخ یوسف کا بھتیجا۔ اس سے بہت بہتر اور غیر جانبدارانہ تجزیہ میں خود پیش کر سکتا ہوں کم از کم سینٹ کے بارے میں۔

ایسے گھامڑ اگر سابقہ اتفاقیہ پوزیشنوں اور یوٹیوب کے مفت کے چینلز سے فائدہ اٹھا کر اینالسٹ بن سکتے ہیں تو میں سوچ رہا ہوں کہ میں بھی اپنا چینل بنا کر سب سے پہلے تو ایسے مفاد پرستوں کی قابلیت سے پردہ سرکاؤں جسے اگر اپنے کزن شیخ رمضان نے مشرف کے قریب نہیں ہونے دیا تو بیچارہ

بغض معاویہ میں نواز شریف کی دم اٹھا کر منہ میں لے کے اسمبلی میں بیٹھا رہا۔ اور بد قسمتی سے اس گامڑا اسمبلی میں چلا گیا جس میں ہر طبقے کا چور پہلے سے براجمان تھا۔

یوٹیوب بھی ایک ایسی ماچس ہے کہ جس کے استعمال سے بسا اوقات لگڑ بگڑ قسم کا دانشور بھی اپنے ہی جنگل کو آگ لگا سکتا ہے۔

4۔ ہم عجیب سے مسلمان ہیں جو قرآنی ورق جلانے پر بندہ مار دیتے ہیں لیکن ایم پی اے صاحب کے جھوٹا قران اٹھانے پر مذمت تک نہیں کرتے۔ اور ان عدالتوں پر کم از کم لعنت بھی نہیں بھیج سکتے جہاں وکلاء روزانہ جھوٹے گواہ قرآن اٹھائے جج کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اللہ کو حاضر ناظر جان کر حلف توڑنا، شراب زناء یا ملاوٹ پر فیصلے صادر کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔

سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے بنیادی اور نظریاتی کارکن ایک لحاظ سے صدقے کے بکرے ہوتے ہیں جنہیں اقتدار کی عید منانے کے لئے قربان کرنا بے حد ضروری سمجھا جاتا ہے۔

5۔ اگر مذبح خانے سے باہر جانور ذبح کرنے پر پکڑ نہیں تو ہمیں جعلی کرنسی کی مشین بھی گھر ہر لگانے کی اجازت ہونی چاہئیے۔

6۔ اگر اسمبلی میں رائے شماری کے لئے اوپن بیلٹ یا واضح طور پر ہاتھ کھڑا کرنے کی اجازت ہو جائے تو پھر خفیہ طاقتیں اپنا کھیل کیسے کھیلیں گی؟

7۔ حیرت ہے کہ96 فیصد مسلمانوں کے ملک عزیز میں کسی مذہبی رہنماء کی جیت جمہوری رائے شماری سے ممکن نہیں۔ خیر کے نمائندے عمران اور باجوہ صاحب نیز شیر کی نمائندگی زرداری اور مفتی قوی کر رہے ہیں لیکن عوام اور حکومت کرنسی کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔

8۔ ایک عام بدمعاش، ذخیرہ اندوز، جواء کرانے والا یا ایفیڈرین بیچنے والا تو اسمبلی تک پہنچ ہی جاتا ہے لیکن کمزور مگر مثبت طبقے کا کوئی اعلیٰ درجے کا ٹیکنوکریٹ اسمبلی کے سامنے سے گزر بھی جائے تو پولیس کی چھلڑیں اس کی چھترول کر سکتی ہیں۔

9۔ جی درست ہے کیونکہ ہم ناپ تول اور تجارت میں ہی بے ایمان نہیں بلکہ تخیل میں بھی بد عنوان ہیں۔

10۔ ایف اے ٹی ایف نے پاکستان کو گرے لسٹ میں رکھتے ہوئے جون تک مزید تین پوائنٹ مکمل کرنے کا ٹائم دیا ہے جبکہ گرے اور بلیک لسٹ میں صرف وہی ملک ہیں جن سے امریکہ اور اسکے اتحادی تکلیف میں ہیں ورنہ منی لانڈرنگ کے سب سے بڑے گڑھ لندن دبئ اور سوئٹز لینڈ ہیں جبکہ دنیا کا سب سے بڑا ٹیرر اسپانسر امریکہ اور اسکی بیگم بھارت ہے۔ اشمل

11۔ گیارہ صدی پرانا دریائی شہر لاہور جن صفات کے باعث شہرہ آفاق ہوا وہ اس کی تاریخ، سیاست، ثقافت، صحافت، علم و ادب، شاعری اور سرسبز باغبانی تھی۔ کنکریٹ کا جنگل بنتے ہی اسکے گرد و نواح میں پھلوں اور پھولوں، زراعت کو تاخت و تاراج کیا گیا اور اوپر سے بری حکمرانی دیکھنے میں آئی اور احمق و بدعنوان منصوبہ سازوں نے 27 کلومیٹر لمبا جنگلا لگا کر شہر دو حصوں میں تقسیم کر دیا نیز بلا ضرورت اورنج ٹرین کے سینکڑوں ستونوں کا ایک ایسا بدترین ماڈل آنے والی نسلوں کی عبرت کے لئے بھی چھوڑا گیا جسے محض اربوں کی رشوت حاصل کرنا مقصود تھا۔

12۔ اگر سینٹ کی تمام سیٹیں حکومت یا پھر اپوزیشن حاصل کر لے تو ایسا کونسا عوامی بہبود والا انقلاب برپا ہو جائے گا ہمارے ملک میں جبکہ یہاں اکثریت ضمیر کے قیدی بیٹھے ہوں۔

13۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شروع میں بھٹو جمہوریت کا چیمپئین بعد میں سویلین آمر کہلایا، ضیاء اسلام کا محافظ مگر پھر منافق، بینظیر مزاحمت کی علامت پھر زرداری کی بیوی، زرداری پہلے وزیراعظم کا خاوند مگر پھر قاتل و چور، نوازشریف پہلے معیشت کا محافظ مگر پھر بھارت کا یار، مشرف جدید پاکستان کا معمار لیکن پھر بھگوڑا کہلایا۔ اب معلوم نہیں مدینہ کی ریاست کا امین عمران بعد میں یہودی ایجنٹ نکل آیا تو ہم کیا کرینگے؟ ان سبھوں کو لانے یا رخصت کرنے میں کیا عوام کا بھی کوئی ہاتھ ہے یا عوام محض ٹوائلٹ پیپر ہی بنے رہیں گے؟

14۔ یہ خط جعلی ہے اور احمقانہ مندرجات کے باعث نون لیگ کا ڈرافٹ کردہ لگتا ہے۔ عقلمند اور محب وطن لوگ ہوشیار رہیں کیونکہ پی ڈی ایم کا روزاولین سے مقصد ہی اداروں کو لڑانا ہے۔ کیونکہ ڈرافٹ کرنے والے گدھے کو یہ بھی معلوم نہیں کہ پاکستان کا کوئی بھی ادارہ ایسی آزادی کا دعویٰ نہیں کر سکتا جو آئین پاکستان سے بھی اوپر محسوس ہو۔ کوئی بھی سرکاری محکمہ ایسی پریس ریلیز کا مجاز نہیں اور اگر کوئی سرکاری محکمہ آئین پاکستان کے خلاف ایسی جاہلانہ زبان اختیار کرتے ہوئے پریس ریلیز دے تو اس کے سربراہ کے خلاف قانونی طور پر غداری کا مقدمہ دائر کیا جا سکتا ہے۔

جاوید اقبال ملتان

شاھین صاحب آپ کا تجزیہ سو فی صد درسے ہے۔ اپوزیشن نے نیب، الیکشن کمشن حتی کہ سپریم کورٹ اور دفاعی اداروں تک کے خلاف وہ زبان استعمال کی ہے جس کی مثال نہیں ملتی مگر آج تک کسی نے ایسا سیاسی پریس ریلیز جاری نہیں کیا ہے۔ آگے سب سمجھ دار ہیں عوام بیوقوف تو نہیں ہے ۔ سپریم کورٹ اور دفاعی اداروں تک کے خلاف وہ زبان استعمال کی ہے جس کی مثال نہیں ملتی مگر آج تک کسی نے ایسا سیاسی پریس ریلیز جاری نہیں کیا ہے۔ آگے سب سمجھ دار ہیں عوام بیوقوف تو نہیں ہے۔

15۔ عمران کی ٹائیگر فورس بھٹو کی پیپلز گارڈ کی نقل ہے۔ پیپلز گارڈ عوام، بیوروکریسی، اپوزیشن، میڈیا اور تعلیمی اداروں میں بے حد بدمعاشی کرنے کی وجہ سے ناکام ہو گئی تھی۔ یہ ٹائیگر فورس کون ہے، کہاں ہے، کیا کرتی ہے یا آئندہ کیا کرے گی کچھ واضح نہیں۔ اگر انہیں منظم کیا گیا تو یہ پیپلز گارڈ کی طرح بدمعاشی پر اتر سکتی ہے لیکن اگر بے مہار چھوڑا گیا تو کہیں اس کے اندر سے جنگلی ٹائیگر نکل آئے تو کیا کرینگے؟

16۔ خواتین کی عصمت ریزی میں بدنامی میں سرفہرست پانچوں ممالک مسلمان ہیں مثلاً یمن، افغانستان، شام، پاکستان اور جنوبی سوڈان۔ جبکہ محفوظ ترین پانچوں ممالک غیر مسلم ہیں یعنی ناروے، سوئٹزرلینڈ، ڈنمارک، فن لینڈ اور آئس لینڈ۔

17۔ جب سبھی فرشتے مل کر رب کی تسبیح کرتے تھے تو انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان کے اندر ہی شیطان مردود بھی موجود ہے۔

18۔ پاکستان کے بدعنوان سیاستدانوں اور گمراہ عوام کو ایسا شخص مل گیا ہے جسے دنیا پوجتی ہے اور ہم کفران نعمت ہر تلے بیٹھے ہیں۔ مجھے تو خوف ہے کہ ہماری آئندہ نسلوں کو اس کفران نعمت کی سزا نہ مل جائے کہیں اور دوبارہ بدعنوان طاقت نہ پکڑ لیں۔

ڈاکٹر سلطان محمود

19۔ پاکستانی فوج کے خفیہ ادارے انٹر سروسز انٹیلیجنس) آئی ایس آئی (کے سابق سربراہ لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ اسد درانی کا کہنا ہے کہ لوگ فوج کے سیاسی معاملات میں مداخلت پر خفا ہیں۔ بی بی سی کو دیے گئے خصوصی انٹرویو کے دوران انھوں نے کہا کہ عمران خان کا سب سے بڑا مسئلہ) ان کے بارے میں (یہ تاثر ہے کہ یہ خود نہیں آئے، یہ تو خاکی بوجھ لے کر آئے ہیں۔تفصیل بی بی سی کی سحر بلوچ اور نعمان مسرور کی اس ویڈیو میں)۔

20. DSM

Physical equality of woman is never possible but yes، we must struggle for women rights in intellectual equality.

AK Choudhry

Islam has given some rights to women but not equality. Modern feminism seeks equality. That's how religion and feminism contradicts each other.

عورت کی جسمانی مساوات کبھی ممکن نہیں لیکن ہاں، ہمیں فکری مساوات میں خواتین کے حقوق کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے۔

اے کے چوہدری

اسلام نے عورت کو کچھ حقوق دیے ہیں لیکن برابری نہیں۔ جدید حقوق نسواں مساوات کا خواہاں ہے۔ اس طرح مذہب اور حقوق نسواں ایک دوسرے سے متصادم ہیں۔

AKC

Why do physical equality is not possible?

DSM

Very simple. Woman in pregnancy، periods، parturition and milking stages has quite different feelings than a male and naturally looses a courage for at least one third time of a man. Here she can never be equal to a male.

بہت سادہ۔ حمل، ماہواری، ولادت اور دودھ پلانے کے مراحل میں عورت کے احساسات مرد سے بالکل مختلف ہوتے ہیں اور قدرتی طور پر مرد کی کم از کم ایک تہائی مرتبہ ہمت ہار جاتی ہے۔ یہاں وہ کبھی بھی مرد کے برابر نہیں ہو سکتی۔

AKC

This is difference of gender. How can we translate it to difference as unequal is still debatable.

If women can be a country head، warrior، labor and everything else while having some more physical complexities، it translates her to a more courageous and strong gender.

Feminist theory tells us that women's physical weakness is also cultural not biological. What is your intake on it?

یہ جنس کا فرق ہے۔ ہم اسے فرق میں کیسے ترجمہ کر سکتے ہیں کیونکہ غیر مساوی ابھی بھی قابل بحث ہے۔

اگر خواتین کچھ زیادہ جسمانی پیچیدگیوں کے ساتھ ملک کی سربراہ، جنگجو، محنت کش اور باقی سب کچھ بن سکتی ہیں، تو یہ اسے زیادہ بہادر اور مضبوط صنف میں تبدیل کرتی ہے۔

حقوق نسواں کا نظریہ ہمیں بتاتا ہے کہ خواتین کی جسمانی کمزوری بھی ثقافتی نہیں حیاتیاتی ہے۔ اس پر آپ کی رائے کیا ہے؟

DSM

A K Choudhary

Feminist theory has number of biases and absurdities rather more theoretical and lesser logical. Woman's biological structure hampers her independent or unprotected movements and non of the single culture in history supported her as equal gender rather every culture exploited women attraction in a negative sexual form. In other words، every culture misused her biological weaknesses.

Secondly، feminist theory was presented by males with the hidden objective of grabbing more and more females to be used for men's sexual satisfaction. Even women rights movements were practically embarked on woman body to satisfy man's lust.

Yes a woman must receive more respect by the men if she decides herself to give a shoulder to her contemporary society.

حقوق نسواں کے نظریہ میں متعدد تعصبات اور مضحکہ خیزیاں زیادہ نظریاتی اور کم منطقی ہیں۔ عورت کا حیاتیاتی ڈھانچہ اس کی آزادانہ یا غیر محفوظ حرکات کو روکتا ہے اور تاریخ میں کسی ایک ثقافت نے اسے مساوی جنس کے طور پر اس کی حمایت نہیں کی بلکہ ہر ثقافت نے منفی جنسی شکل میں خواتین کی کشش کا استحصال کیا۔ دوسرے لفظوں میں، ہر ثقافت نے اپنی حیاتیاتی کمزوریوں کا غلط استعمال کیا۔

دوم، حقوق نسواں کا نظریہ مردوں کی طرف سے پیش کیا گیا تھا جس کا پوشیدہ مقصد زیادہ سے زیادہ خواتین کو مردوں کی جنسی تسکین کے لیے استعمال کرنا تھا۔ حتیٰ کہ عورت کے حقوق کی تحریکیں بھی عملی طور پر مرد کی ہوس کی تسکین کے لیے عورت کے جسم پر شروع کی گئیں۔

ہاں اگر عورت اپنے عصری معاشرے کو کندھا دینے کا فیصلہ کرتی ہے تو اسے مردوں کی طرف سے زیادہ عزت ملنی چاہیے۔

21۔ DSM to Iqbal Abbasi

Due to wrong education. We need technical education and skill development more than formal higher degrees.

ڈاکٹر سلطان محمود کا اقبال عباسی کو جواب:

غلط تعلیم کی وجہ سے۔ ہمیں رسمی اعلیٰ ڈگریوں سے زیادہ فنی تعلیم اور ہنر مندی کی ضرورت ہے۔

Courtesy Ali Husnain

"ڈگری نہیں، ہُنر دیجئیے"

ٹیوٹا، ڈاٹسو، ڈاٹسن، ہینو، ہونڈا، سوزوکی، کاواساکی، لیکسس، مزدا، مٹسوبشی، نسان، اسوزو اور یاماہا یہ تمام برانڈز جاپان کی ہیں جبکہ شیورلیٹ، ہونڈائی اور ڈائیوو جنوبی کوریا بناتا ہے۔ آپ اندازہ کریں اس کے بعد دنیا میں آٹو موبائلز رہ کیا جاتی ہیں؟ آئی–ٹی اور الیکٹرونکس مارکیٹ کا حال یہ ہے کہ سونی سے لے کر کینن کیمرے تک سب کچھ جاپان کے پاس سے آتا ہے۔ ایل–جی اور سام سنگ جنوبی کوریا سپلائی کرتا ہے۔ 2014 میں سام سنگ کا ریونیو 305 بلین ڈالرز تھا۔ "ایسر" لیپ ٹاپ تائیوان بنا کر بھیجتا ہے جبکہ ویتنام جیسا ملک بھی "ویتنام ہیلی کاپٹرز کارپوریشن" کے نام سے اپنے ہیلی کاپٹرز اور جہاز بنا رہا ہے۔ محض ہوا، دھوپ اور پانی رکھنے والا سنگاپور ساری دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر رہا ہے۔ اور کیلیفورنیا میں تعمیر ہونے والا اسپتال بھی چین سے اپنے آلات منگوا رہا ہے۔ خدا کو یاد کرنے کے لئیے تسبیح اور جائے نماز تک ہم خدا کو نہ ماننے والوں سے خریدنے پر مجبور ہیں۔

دنیا کے تعلیمی نظاموں میں پہلے نمبر پر فن لینڈ جبکہ دوسرے نمبر پر جاپان اور تیسرے نمبر پر جنوبی کوریا ہے۔ انھوں نے اپنی نئی نسل کو "ڈگریوں" کے پیچھے بھگانے کے بجائے انھیں "ٹیکنیکل" کرنا شروع کر دیا ہے۔ آپ کو سب سے زیادہ ایلیمنٹری اسکولز ان ہی تمام ممالک میں نظر آئینگے۔ وہ

اپنے بچوں کا وقت کلاس رومز میں بورڈز کے سامنے ضائع کرنے کے بجائے حقائق کی دنیا میں لے جاتے ہیں۔ ایک بہت بڑا اوو کیشنل انسٹیٹیوٹ اسوقت سنگاپور میں ہے اور وہاں بچوں کا صرف بیس فیصد وقت کلاس میں گذرتا ہے باقی اسی فیصد وقت بچے اپنے اپنے شعبوں میں آٹو موبائلز اور آئی ٹی کی چیزوں سے کھیلتے گذارتے ہیں۔

دوسری طرف آپ ہمارے تعلیمی نظام اور ہمارے بچوں کا حال ملاحظہ کریں۔ آپ دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں۔ بی-ای، بی-کام، ایم-کام، بی-بی-اے، ایم-بی-اے، انجینئرنگ کے سینکڑوں شعبہ جات میں بے تحاشہ ڈگریاں اور اس کے علاوہ چار چار سال تک کلاس رومز میں جی-پی کے لیئے خوار ہوتے لڑکے لڑکیاں کونسا تیر مار رہے ہیں؟ آپ یقین کریں ہم صرف دھرتی پر "ڈگری شدہ" انسانوں کے بوجھ میں اضافہ کر رہے ہیں۔ یہ تمام ڈگری شدہ نوجوان ملک کو ایک روپے تک کی پروڈکٹ دینے کے قابل نہیں ہیں۔ ان کی ساری تگ و دو اور ڈگری کا حاصل محض ایک معصوم سی نوکری ہے اور بس۔

ہم اسقدر "وژنری" ہیں کہ ہم لیپ ٹاپ اسکیم پر ہر سال 200 ارب روپے خرچ کر رہے ہیں لیکن لیپ ٹاپ کی انڈسٹری لگانے کو تیار نہیں ہیں۔ آپ ہمارے "وژنری پن" کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ پوری قوم سی-پیک کے انتظار میں صرف اسلیئے ہے کہ ہمیں چائنا سے گوادر تک جاتے 2000 کلو میٹر کے راستوں میں ڈھابے کے ہوٹل اور پنکچر کی دوکانیں کھولنے کو مل جائینگی اور ہم

ٹول ٹیکس لے لے کر بل گیٹس بن جائینگے۔ اوپر سے لے کر نیچے تک کوئی بھی ٹیکنالوجی ٹرانسفر کروانے میں دلچسپی نہیں رکھتا ہے۔

آپ فلپائن کی مثال لے لیں۔ فلپائن نے پورے ملک میں "ہوٹل مینجمنٹ اینڈ ہاسپٹلٹی" کے شعبے کو ترقی دی ہے۔ اپنے نوجوانوں کو ڈپلومہ کورسسز کروائے ہیں۔ اور دنیا میں اسوقت سب سے زیادہ ڈیمانڈ فلپائن کے سیلز مینز / گرلز، ویٹرز اور ویٹرسسز کی ہے۔ حتیٰ کے ہمارا دشمن بھارت تک ان تمام شعبوں میں بہت آگے جاچکا ہے۔ آئی-ٹی انڈسٹری میں سب سے زیادہ نوجوان ساری دنیا میں بھارت سے جاتے ہیں۔ جبکہ آپ کو دنیا کے تقریباً ہر ملک میں بڑی تعداد میں بھارتی لڑکے لڑکیاں سیلز مینز، گرلز، ویٹرز اور ویٹریسسز نظر آتے ہیں۔ پروفیشنل ہونے کی وجہ سے ان کی تنخواہیں بھی پاکستانیوں کے مقابلے میں دس دس گنا زیادہ ہوتی ہیں۔ اور دوسری طرف لے دے کر ایک "مری" ہی ہمارے لیئے ناسور بن چکا ہے۔ جہاں کے لوگوں کو سیاحوں کی عزت تک کرنا نہیں آتی ہے۔

چینی کہاوت ہے کہ "اگر تم کسی کی مدد کرنا چاہتے ہو تو اس کو مچھلی دینے کے بجائے مچھلی پکڑنا سکھادو"۔ چینیوں کے تو یہ بات سمجھ آگئی ہے۔ کاش ہمارے بھی سمجھ آجائے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا تھا کہ "ہنر مند آدمی کبھی بھوکا نہیں رہتا ہے"۔ خدارا! ملک میں "ڈگری زدہ" لوگوں کی تعداد بڑھانے کے بجائے ہنر مند پیدا کیجیئے۔ دنیا کے اتنے بڑے "ہیومن ریسورس" کی اسطرح بے قدری کا جو انجام ہونا تھا وہ ہمارے سامنے ہی ہے۔

22 ۔ روحیل خان

خان نے تو پہلی بار اپنا چورن پیش کیا ہے لہٰذا اگلی بار ہمیں بھی سوچنے کا موقع مل سکتا ہے۔ تف ہے ان حمایتیوں بلکہ ساون کے اندھوں پر جنہوں نے بار بار زرداری اور نواز کا چورن خریدا۔

23۔ یونیسکو کی حالیہ جاری کردہ رپورٹ کے اعداد و شمار کے مطابق ہماری شرح خواندگی 55 فیصد ہے اور پاکستان کا دنیا بھر کے ممالک میں آخری یعنی 160 واں نمبر ہے جبکہ اس 55 فیصد کا حال یہ ہے کہ باوجود تمام تر کوششوں اور دعوؤں کے ہمارے بمشکل 13 فیصد بچے پرائمری تک تعلیم حاصل کر پاتے ہیں، جبکہ مڈل اور میٹرک تک یہ شرح 8 فیصد تک رہ جاتی ہے، جو اسکول سے کالج تک مزید سمٹ کر انٹر میڈیٹ 3 فیصد اور بیچلرز 0.3 فیصد پر آجاتی ہے۔ جبکہ جامعات کی سطح پر اعلیٰ تعلیم کی شرح تو اذیت ناک حد تک کم ہے، جو ایم فل اور پی ایچ ڈی بالترتیب 0.01 فیصد اور 0.005 فیصد ہے۔ اسی لئے پاکستان اعلیٰ تعلیم و تربیت کے میدان میں تیسری دنیا کے پسماندہ ترین ممالک ایتھوپیا، یوگینڈا اور نائجیریا سے تھوڑا آگے مگر ان کے ساتھ آخری صف میں کھڑا ہے۔ گلوبل کمپیٹیٹونس کی 2015ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کارکردگی کے لحاظ سے دنیا کے 140 ممالک میں 129 ویں نمبر پر ہے۔ اعلیٰ تعلیم کی دگرگوں حالت کے۔

24۔ یہ الماتے قازقستان کی یونیورسٹی ہے جس کی ایک پروقار تقریب میں کچھ ڈگریاں تقسیم کی جا رہی ہیں۔ یہ ہائر ایجوکیشن کمیشن HEC بہتر جانتا ہو گا کہ انکی ڈگری پاکستان میں تسلیم کی جاتی ہے کہ نہیں لیکن پچیس برس قبل میرے ایک انجان ڈاکٹر دوست نے مجھے سری لنکا سے PhD کرانے کا بلکہ ڈگری خریدنے کا لالچ دیتے ہوئے ایک ایسی ہی وڈیو دکھائی اور صرف ایک ہزار ڈالر میں بغیر گئے کولمبو سے ڈگری مل جانے کی نوید سنائی۔ میں چونکہ اس وقت بھی الحمدللہ اس اصلی یوروپین PhD کا حامل تھا جسے دنیا بھر کی تمام حکومتیں تسلیم کرتی ہیں، ان سے کہیں سوال کر بیٹھا کہ کیا سری لنکا والی ڈگری (UGC) HECکا پرانا نام تسلیم کرتی ہے؟۔ اس پر انہوں نے جو جواب دیا اسی طرح کا ایک بیان وزیراعلیٰ بلوچستان کا بھی دو برس قبل سامنے آیا کہ" ڈگری ڈگری ہوتی ہے چاہے اصلی ہو یا جعلی"۔ تو یاران قدردان !آس پاس نظر رکھیں کیونکہ اب تو جعلی ڈگریاں سو سو ڈالر میں بک رہی ہیں۔ بلہڑ یونیورسٹی مردہ باد۔

25۔ ہمارے گھروں کی عورتیں اور ان جیسی باقی سب انتہائی قابل احترام حد تک ملک کا باون فیصد طبقہ ہیں جو اپنے سے بھی زیادہ اپنے گھر کے مردوں کا خیال رکھتی ہیں اور اپنا آپ نظر انداز کر کے ان کے کاموں میں لگی رہتی ہیں۔ "میرا جسم میری مرضی" جیسے ذو معنی الفاظ و کردار والی عورتیں گھروں کی حیثیت لیٹرین جیسی ہیں جن کی بروقت صفائی کرنی ضروری ہے ورنہ تو گھر کی ساری صفائی ستھرائی کو متعفن کر کے رکھ دینگی۔ معاشرے کی ایسی احمق اور بدکردار عورتوں کو معاشرتی غدار

کہا جانا زیادہ مناسب کیونکہ ان کو زندگی کی عیاشیوں کے لئے پیسہ چاہئیے اور ہمارا تجربہ بتاتا ہے کہ ایسی خواتین کا تعلق کسی نہ کسی حوالے سے "اس بازار" سے جا نکلتا ہے۔ ایسی عاقبت نااندیش عورتیں ہیں تو ہمارے ملک کا آدھے فیصد سے بھی کم لیکن شوبز کا اسی فیصد تک ہیں۔ سوشل میڈیا کا استعمال زیادہ تر نوجوان لڑکیاں کرتی ہیں جو ابھی زندگی کی اونچ نیچ کی پوری سمجھ نہیں رکھتیں اور بے دھیانی یا ذو معنی الفاظ سے دھوکا کھا جاتی ہیں لہٰذا ایسا اوقات فاحشاؤں کے وضع کردہ الفاظ کے مثبت پہلو کو ہی لے کر ان کے نعروں کا دفاع کرتی نظر آتی ہیں۔ اپنی اسی ناواقفیت کے باعث ایسی ہی اچھی لڑکیاں سوشل میڈیا پر پچاس فیصد سے بھی زائد خود ساختہ لبرلز بن جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے بیمار میڈیا نے ان کے برے اثرات معاشرے میں پھیلا کر گندگی میں اضافہ کیا ہے انہی جیسی عورتوں کی سوشل میڈیا پر زیادہ رسائی معاشرے کی 99.5 فیصد باعزت عورتوں کے تاثر کو بھی تیزی سے خراب کر رہی ہے۔ لہٰذا ہماری درخواست ہے کہ تمام نوعمر اور ناتجربہ کار بہنیں بیٹیاں بے حد محتاط رہیں۔

26۔ محدث شاہین

عمران کو کبھی جناح سے ملایا جاتا ہے اور انکی تعریف میں زمین آسمان ایک کیا جاتا ہے تو ہم غریب پبلک تو بس یہ جاننا چاہ رہے ہیں کہ اس گراؤنڈ ریئلٹی میں غریب آخر کرے کیا؟

ڈاکٹر سلطان محمود

غریب بیچارے کو تو ہر حال میں صبر ہی کرنا ہوتا ہے۔ ویسے میں ذاتی طور پر نہ تو شخصیات کی پوجا کرتا ہوں اور نہ شدید نفرت۔ عمران کی خوبیاں شیئر کرتے ہوئے صرف مطمح نظر اتنا ہوتا ہے کہ نئی نسل کو حوصلہ دیا جائے کہ انشاءاللہ مملکت کی بہتری ہو گی۔ ہم نے تمام سیاستدانوں کو غدار غدار اور چور چور کہہ کر کتنے نفلوں کا ثواب حاصل کیا ہے آخر سوائے کہ ایسی دلدل میں جا گرے ہیں کہ اب ہمیں سیاستدان سے زیادہ فوج پر بھروسہ کرنا پڑ رہا ہے۔ سبھی سیاستدان فوجی ورکشاپ ہی میں ڈھالے گئے ہیں اس لئے ایک کی مدح یا دوسرے سے نفرت کی بحث ہی اس ورکشاپ کا مدعا بھی ہے اور ہمارے وقت کا ضیاع بھی۔ جب آپ ہماری عمر کو پہنچیں گی تو جان پائیں گی کہ یہ سبھی ڈرامے کس نے لکھے اور کس نے سٹیج کئے۔ ابھی بس حوصلہ رکھیں کہ انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

محدث شاہین

اور ہمارے ٹیلنٹڈ اپل صاحب اور ڈاکٹر صاحب اپنی اپنی پارٹیز کے پیچھے اپنا ٹیلنٹ ضائع کر رہے ہیں۔ چھڈو جی اور کچھ ایسا لکھے جو ہم جاہل لوگوں کے لئے بھی سود مند ہو۔ اور نہیں تو ہلکی سی مسکراہٹ ہی سہی۔ کیونکہ یہ تو طے ہے کہ عمرانیہ دور میں پریشانیاں تو ختم ہونے سے رہی اور ویسے بھی اسکے بعد بھی کونسے فرشتے اتر آنے ہیں یہ سب ایسے ہی ہیں اور ممکن نہیں کہ سدھار آئے۔

27۔ جنرل مشرف آئینی طور غدار ملت ہے۔

28۔ سلیم اسلم ٹکوچی

موٹروے سے سفر پر نواز شریف پر فخر تو کرتے ہونگے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

میں پڑھا لکھا بندہ ہوں اس لئے فخر تو دور کی بات الٹا شرمندہ ہوتا ہوں۔ نواز شریف نے کونسا جیب سے یہ موٹروے بنائی بلکہ اسے بنا کر الٹا اپنی جیب بھری اور ہمارے بچوں پر عالمی قرضہ چڑھا کر ان کا مستقبل تاریک کر دیا۔ یقین کریں موٹروے پر سفر کے دوران یہ بات مجھے اکثر شرمندہ کر دیتی ہے۔

ٹکوچی

مغل اور انگریز بھی پڑھے لکھے ہوتے تھے ہر دور میں اچھی سڑکیں اور عوام کا پیسہ عوام پر لگایا جاتا رہا اور اج بھی دنیا میں یہی کام کاج ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

آپ تاریخ سے خاصے نابلد لگتے ہیں۔ اگر انگریز نے ہند سے کوئلہ و دیگر معدنیات چرانی نہ ہوتیں تو کبھی ریلوے لائن نہ بناتا اور نہ بندرگاہیں تعمیر کرتا، برطانیہ کے لئے اناج نہ اگاتا ہوتا تو نہری نظام نہ بناتا، اپنا نظریہ نہ چلاتا ہوتا تو ایک سکول کالج نہ بنتا۔ اس کی کی گئی تمام تر ترقی بالکل ویسی ہی برصغیر کو

لوٹنے والی تھی جیسی نواز شریف کی پاکستان کو لوٹنے کے لئے تھی۔ میرا خیال ہے آپکو مزید سمجھانا وقت ضائع کرنے کے برابر ہے۔

29۔ پچھلے تیس برس سے یورپ اور امریکہ نے کسی بھی ایک لڑکے کو سوشل ورک اور مذہب میں وظیفہ نہیں دیا بلکہ مشنری پروگرام کے تحت پاکستان سے صرف لڑکیاں بلا کر انہیں اسلام اور پاکستان سے نفرت دلائی ہے، بے راہروی سکھائی ہے اور اپنے جسم کے ذریعے پاکستانی معاشرے کے اہم مردوں سے شرافت چھینی ہے۔

30۔ سیاسی مصنفین مثلاً مشرف اور ملالہ جیسے لوگوں کی کتابیں گورے لکھتے ہیں اور پھر اس کے پردے میں انہیں کروڑوں ڈالر ملتے ہیں کیونکہ انہوں نے امریکہ کی یا تو خدمت کی ہوتی ہے یا آئندہ کرنی ہوتی ہے۔ اس غریب موچی جیسے لوگوں کی ہمت کی داد دینی چاہئیے اور بڑھ چڑھ کر زیادہ قیمت دے کر کتاب خریدنی چاہئیے ۔

31 ۔ نوجوانوں کو اپنے حقوق کے ساتھ فرائض کا بھی پتہ ہونا چاہئیے۔ آج اگر سر عام پروپوزل کو حق مان لیا گیا تو پھر سر عام عملِ خاص کو کیسے روک پائیں گے جناب محترم افضل ملک صاحب۔

Nip the evil in the bud.برائی کو جڑ سے ختم کرو۔

32۔ ہم ابھی تک انگریز کے کتے نہلانے والوں کے غلام ہیں اور احمق عوام کو تو دیکھیں ذرا کہ ابھی تک انہی غداروں کی محبت میں ڈوبی پڑی ہے۔

33۔ مونا رضا

ایک بات اور بتادوں، جب انڈین اور پاکستانی امریکا میں ملتے ہیں تو جلدی سے دوست بن جاتے ہیں لیکن پتا نہیں کیا بات ہے ہندوستانی مسلم کبھی ہمارے دل سے دوست نہیں بنتے، اپنی ہر محرومی کا سبب ہم پاکستانیوں کو سمجھتے ہیں اور جب موقع ملے اپنی نفرت کا اظہار کے بغیر نہیں رہتے، جبکہ ہم کو بچپن سے ان سے محبت کرنا سکھایا جاتا ہے۔ انڈین مسلم بظاھر کتنی بھی اچھی طرح آپ سے ملیں لیکن دل میں بغض لازمی رکھتے ہیں۔

اسکے پیچھے انکا کوئی احساس کمتری ہی لگتا ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

مونا بد قسمتی سے یہ ہماری حکومتوں کے ترتیب دیئے ہوئے تعلیمی نصاب کی وجہ سے ہے جس کو پڑھ کر پچھلے ستر برس سے کئی نسلیں جوان ہوئی ہیں۔ دونوں جانب کے مسلمانوں کا المیہ یہ ہے کہ ان کو بھارت اور پاکستان کی ریاستوں کے خلاف ابھارا جاتا ہے جبکہ مذہب کی بنیاد پر بھارتی مسلمان اپنے آپ کو اقلیت سمجھ کر اس کا الزام پاکستان پر دھرتے ہیں کہ ہمیں بھی ساتھ لے کر ہندو سے

آزادی کیوں نہ دلوائی گئی۔ بہر حال اس کا حل یہ ہے کہ پاکستانی مسلم کو چاہئیے کہ پہلے خود تقسیم کے عمل کو سمجھیں اور پھر بھارتی مسلمانوں کو سمجھائیں۔

مونا رضا

پھر ہندو اس میں ہمارے دوست کیوں بن جاتے ہیں؟

ڈاکٹر سلطان محمود

مائی ڈیئر یہ آپ کی غلط فہمی ہے۔ میں اپنے تجربے کی بنیاد پر کہتا ہوں کہ ہندو ہم سے دہری مخاصمت رکھتا ہے یعنی ریاست اور مذہب کی بنیاد پر۔ بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر بتاؤں کہ بھارتی ہندو برصغیر کے تمام مسلمانوں کو شودروں کے بچے سمجھتے ہوئے ملیچھ اور پنچ ذات گردانتے ہیں۔ اگر آپ کو یقین نہ آئے تو کسی ہندو دوست کے گھر جا کر ان کے باورچی خانے میں جانے کی کوشش کر کے دیکھنا۔ کیونکہ ان کا خیال ہے جو کافی حد تک درست بھی ہے کہ ہندوستان میں اسلام کو 99 فیصدی نچلی ذات والوں نے یہ سمجھ کر قبول کیا کہ اس طرح وہ ہندو کی سماجی غلامی سے نکل کر مسلمانوں میں برابری کی سطح کے بھائی بن جائیں گے۔ ہندو اپنی جبلت میں بے حد عیار اور منافق ہے اور برسوں آپ کو فرق محسوس نہیں ہونے دیگا۔ نیز مغرب میں رہنے والے ہندو کی زیادہ توجہ اپنے مفادات اور ترقی کی طرف ہوتی ہے اور وہ تعصب وغیرہ کو نسبتاً کم وقت دیتے ہیں۔

34۔ یہ رپورٹ توجہ سے دیکھیں۔ اگر پنجاب کے سرکاری افسران کے اللے تللے یورپی افسران جیسے کر دیئے جائیں اور بچت واپڈا کو دیدیں تو چار سال تک بجلی کی قیمت نہ بڑھانی پڑے، واسا کو دیدیں تو سمندری پانی صاف کرنے کے 12 پلانٹ لگ سکتے ہیں، محکمہ صحت کو دیدیں تو پمز جیسے 70 ہسپتال بن سکتے ہیں، موٹروے کو دیں تو کراچی تا پشاور دو مزید موٹروے بن سکتی ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

35۔ سبحان اللہ۔ کیا زبردست معلومات ہیں قرآن کریم کی۔ ہماری گزارش ہے کہ یہ قاری صاحب تھوڑی سی نظم اور طویل کرتے اور چند ایک خدائی احکامات کا بھی ذکر کر دیتے جن میں ہماری روزمرہ کی زندگی کی بہتری کی نشاندہی ہوتی۔

36۔ دیکھ بھال کے بغیر پانچ فیصد بھی درخت پروان نہیں چڑھتے۔

امجد وڑائچ

ڈاکٹر صاحب کیا اتنے درخت کے۔پی میں ممکن ہیں۔ سر اس کے لیے مطلوبہ رقبہ میسر نہیں ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

رقبہ تو ایک طرف پہلے یہ تو پتہ چلے کہ ان کی دیکھ بھال کون اور کتنے میں کرے گا۔ ہمارے وضع کردہ پانچ سالہ منصوبہ درخت پر 55 روپے فی درخت خرچہ اٹھتا ہے۔

امجد وڑائچ

سر نا ممکن نہیں ہے اگر کمان آپ جیسے دانشوروں کے حوالے کی جائے یہ لاگت نا قابل یقین حد تک کم ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

جی معافی کا خواستگار ہوں۔ ہم نے مایوس ہو کر پاکستانی سیاست سے توبہ کر لی ہے۔

37۔

38۔ یہ پاکستان پر حکومت کرنے والوں کا وہ ادھورا کلپ ہے جس کا میں تیسری بار صرف اس لئے اشتراک کر رہا ہوں کہ نئ نسل کو پتہ چلے کہ ہم

39۔ اس سماجی برائی کو ختم کرنے کے لئے عدالت از خود نوٹس لے کر ان سبھی سماجی حیوانوں کو اتنی ہی رقم کا جرمانہ کرے جتنی انہوں نے لٹائی۔

ڈاکٹر سلطان محمود

40۔ سید منصور حسین سینہ گزٹ کا تو کوئی توڑ نہیں۔ دیسی طبیبوں کی سو میں سے دو چار باتیں تو ٹھیک نکل ہی آنی ہوتی ہیں۔

41۔ عود کی سب سے نایاب قسم "کینام" ہے جس کی قیمت عالمی مارکیٹ میں 9 ملین ڈالرز فی کلو ہے۔

42۔ آخرکار پاکستان ایران اور ترکی کے درمیان ٹرین سروس چل ہی پڑی جو ایشیا سے یورپ تک کا رابطہ بھی ہے۔ یہ دنیا کو لپیٹے میں لینے والا منصوبہ ہے اور مسافروں کو بارڈر پر ہی ای ویزہ دیا جائے گا۔

43۔ Politics is so attractive that bureaucrats ، generals and judges rather whole military and civil establishment chases it during the career and even after that also.

سیاست اتنی پرکشش ہے کہ بیوروکریٹس، جرنیلوں اور ججوں کی بجائے پوری ملٹری اور سول اسٹیبلشمنٹ کیریئر کے دوران اور اس کے بعد بھی اس کا پیچھا کرتی ہے۔

44۔ The rearch shows a better Pakistani GDP growth during dictatorship.

یہ جدول آمریت کے دوران پاکستانی جی ڈی پی کی بہتر ترقی کو ظاہر کرتا ہے۔

45۔ قیامت کی نشانیاں ہم خود کھینچ کھینچ کر سامنے لا رہے ہیں۔ ہم چاہیں تو قرآن کی پکار بھی تو سن سکتے ہیں۔

46۔ محبت کا لفظ بھی حب سے نکلا ہے۔ یہ ایک جذبے کا نام ہے۔ اسے چاہے علم سے جوڑ لیں، وطن، جسم، دولت، رشتے، خدمت خلق یا خدا سے جوڑ لیں بلکہ انہی سب سے جوڑا بھی جاتا ہے۔ ہاں جوانی میں چونکہ سر پہ سیکس حاوی ہوتی ہے اس لئے ہم اسے اپنی کم علمی سے صرف اسی سے جڑا ہوا دیکھتے ہیں اور باقی کے عوامل سے صرف نظر کر جاتے ہیں۔

47۔ ہمارے ہاں ایسے بھی پرائیویٹ سکول گلی گلی کھل گئے ہیں جن میں میٹرک پاس استانی آٹھ دس ہزار روپے ماہانہ پر سارا دن ایک سے دوسری جماعت میں بچے سنبھالتی پھرتی ہے جسے خود بھی اپنا مضمون نہیں آتا۔ لیکن ہر سکول میں بچے ٹائی ضرور لگاتے ہیں نیز رزلٹ 97 فیصد۔

ڈاکٹر سلطان محمود

48۔ برائے اقراء ایمان

اچھے سماجی سوال اٹھائے گئے ہیں اس تحریر میں۔ دولے شاہ والی بات بچوں کے ساتھ قدرتی ستم نہیں بلکہ یہ ان والدین کا ظلم ہے جو منت کے طور پر بچہ دربار کو عطیہ کرتے ہیں اور پھر وہاں کے

مجاور نومولود کو آمدنی بڑھانے کی خاطر سر پر لوہے کا کڑا ڈال دیتے ہیں جس سے وہ ابنارمل ہو جاتے ہیں۔

49۔ ایک ویڈیو میں شیر اور لکڑ بگڑوں کی لڑائی دکھائی گئی تھی اس میں شیر خوش قسمت تھا کہ دوسرا مدد کو آ گیا وگرنہ لگڑ بگڑ تو تعداد کے بل پر شیر کی ہڈیاں تک چبا جاتے ہیں اور عموماً شیر ان سے ڈرتے ہیں۔ انسانوں پر نگاہ دوڑائیں تو چین بھی لگڑ بگڑ جیسی حکمت سے دنیا کے شیروں پر غالب آنے کی جدوجہد کر رہا ہے اور ایک روز دنیا کے تمام انسانوں کی ہڈیاں چبانے کی تیاری پکڑ چکا ہے۔ بھارت نے بھی یہی حکمت اپنا کر اپنی تعداد سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تھی مگر اولاً جھوٹ اسے کھا گیا ہے اور دوم وہ پڑوسی لگڑ بگڑ جتنی قابلیت نہیں رکھتا۔

50۔ توقیر باجوہ

ہم ایک کار 120 کلومیٹر کی سپیڈ میں جا رہے ہیں۔

ساتھ ایک مکھی گاڑی کہ اندر اڑ رہی ہے کیا اسکی رفتار بھی 120km ہو گی؟؟

DSM

It's a question of relative motion. We can calculate speed of fly in addition to the moving car or it's individual speed separately by taking resting frame of the moving car.

یہ ریلیٹو موشن کا سوال ہے۔ ہم چلتی گاڑی کے علاوہ اڑنے کی رفتار کا حساب لگا سکتے ہیں یا چلتی کار کے آرام کا فریم لے کر اس کی انفرادی رفتار کا الگ سے حساب لگا سکتے ہیں۔

51۔ انسان اپنے ارد گرد کے ماحول سے بہت گہرے اثرات قبول کرتا ہے۔ پہلے پہل یہ سنتے آئے پھر خود جب ماحولیات کے طالبِ علم بنے تو کچھ میڈیکل کا پس منظر رکھنے کی بناء پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ انسان جیسا نظر آرہا ہوتا ہے اسی پر تھوڑی بہت گہری نظر ڈالنے سے اس کے پیشے یا روزمرہ کے معمولات بلکہ خاندان تک کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

52۔ تجویز برائے ہارون ملک۔ ایڈمن رائیٹرز کیفے

ہماری تجویز ہے کہ ایک آزمودہ پینل آف ججز نتائج کا فیصلہ کرے بجائے کہ سبھی رائے دینے پر قادر ہوں۔ یہاں ایسے دوستوں کے تبصرے بھی دیکھنے کو ملے جو اردو مضمون کے اسالیب سے واقف نہیں لگتے تھے یا پھر ایسے بھی جو خیالات میں ٹکراؤ کے باعث جانبدار سے لگے۔ کسی کی دل آزاری مقصد نہیں لیکن اگر ہم خوشامد اور نفرت سے نکل پائیں تو بہت خوبصورتی اور بھائی چارے میں پروئے جائیں گے۔

53۔ خوبصورت ملک نیوزی لینڈ کی خوبصورت غیر شادی شدہ وزیراعظم جیسینڈراآرڈن کو اپنی حکومت کے محض دو سال کے بیشمار خوبصورت کارناموں کو جب تین منٹ کے اندر اندر بتانے کا چیلنج ملا تو اس کی حکومت اتنے زیادہ خوبصورت کام کر چکی تھی کہ اس کا خوبصورت مسکراہٹ سے سبھی کچھ بتاتے بتاتے سانس پھول گیا مگر اس کی خوبصورت یادداشت نے اسے کہیں دھوکا نہیں دیا اور نہ اسے کسی خوبصورت سی پرچی کی ضرورت پڑی۔

ڈاکٹر سلطان محمود

54۔

55۔ گروپ سائنس کی دنیا میں جام فرحان صاحب نے پچھلی صدی میں مرد عورت کو ملنے والے نوبل انعامات کا تقابل پیش کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ سو برس میں کل 719انعامات میں سے مردوں نے 671 یعنی 93.3 فیصد اور عورتوں نے صرف 29 یعنی 4.0 فیصد نوبل پرائز حاصل کئے۔ خصوصاً سائنسی علوم میں مرد عورتوں سے کئی گنا آگے نظر آتے ہیں ۔پوچھتے ہیں کیا مرد اور عورت کی ذہنی صلاحیتوں میں فرق ہے؟ اس کے جواب میں احمد رضا صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کی بات بالکل درست ہے۔ فرق شاید برابر مواقع نا ملنے اور دلچسپی کا ہے۔ اب مواقع ملنے میں اتنا زیادہ فرق نہیں

رہا لیکن عورتیں جب اپنی پروفیشنل زندگی شروع کرتی ہیں تو ساتھ ہی بچوں کی ذمہ داری بھی شامل ہو جاتی ہے۔ اور بچوں کی ذمہ داری عورتوں کو مردوں کی نسبت زیادہ اٹھانا پڑتی ہے یہاں تک کہ اکثر اوقات تو خواتین پرفیشنل زندگی ختم کر کے صرف گھریلو زندگی گزارنے لگتی ہیں۔ شاید یہ سب سے بڑی وجہ ہے۔

اس پر قدیر قریشی صاحب نے لکھا ہے کہ یہی حال یہودیوں اور مسلمانوں میں نوبیل انعام کے تناسب کا ہے بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ خراب۔ کیا مسلمانوں اور یہودیوں کی ذہنی صلاحیتوں میں فرق ہے؟ چونکہ جینیاتی طور پر ان میں کوئی فرق نہیں تو پھر کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ ہم نے قریشی صاحب کو لکھا ہے کہ صاحب آپ کا سوال بہت اہم ہے مگر جواب بے حد آسان۔ چند برس قبل ایک جاپانی سروے میں بتایا گیا تھا کہ یہودی دنیا میں سب سے زیادہ مطالعہ کرنے والی قوم ہے یعنی سال میں اوسطاً "37 دن" اور مسلمان سب سے کم یعنی سال میں اوسطاً صرف "8 منٹ"۔ بالفاظ دیگر اگر دس ہزار یہودی نوبل پرائز لے تو محض ڈیڑھ انعام مسلمان کے حصے آئے گا۔

ڈاکٹر سلطان محمود

-56

57۔ تقریباً چھ ہزار سال پرانی جانی مانی انسانی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ کرہ ارض کے مختلف حصوں میں پیدا ہونے والے انسان بنیادی طور پر صرف تین نسلوں سے تھے، کاکیشئین یعنی گورے، افریقن کالے اور چینی طرز کے پیلے۔ اور وجہ ان علاقوں کی مٹی میں بعض ایسی معدنیات کی کمی بیشی تھی جس نے ان کی رنگت والے پگمنٹ میلانن پر اپنے اثرات چھوڑے۔ پھر آہستہ آہستہ ان نسلوں کے آپسی اختلاط سے دوسری قومیں وجود میں آ گئیں۔

58۔ لندن کے بازاروں میں ناچنے والے بھٹو کے مخنث پوتے کو پاکستان میں حکومت کرنے کے لئے بالکل نہیں بلانا چاہئیے۔ کیا پاکستان پر مداری ہی حکومت کرینگے۔ کیا عوام میں اصلی رہنماء پیدا کرنے کی صلاحیت ختم ہو گئی ہے یا اسے جان بوجھ کر بانجھ بنایا جا رہا ہے؟ نہ تو بھٹو عوام میں سے تھا اور نہ یہ سب عوامی نمائندگی کا حق رکھتے ہیں۔

59۔ حکومت مصر ہزاروں سال پرانی فرعون کی ممیوں کو نئے عجائب گھر میں منتقل کر رہی ہے۔ ہمارا تو خیال ہے کہ دفع کرے ان لاشوں کو دریا برد کر دے یا شوقین ممالک کو دے کر اپنی جگہ خالی کرا کے کوئی ڈھنگ کا کام کرے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

60۔ چائے، شاعری، عورت، گلاب کا پھول، سمندر، ہوا، چاندنی وغیرہ ظاہری دنیا ہے۔ تاثیر، عمل، جنسی لذت، خوشبو، سمندری حیات، اصل روشنی وغیرہ باطنی دنیا ہے۔ جو ان کے پیچھے بھاگے یہ پھر تمام عمر اسے بھگائے ہی رکھتی ہے۔ جو ان کا پجاری ہو تو یہ چیزیں اس کی جانب دوڑتی ہیں۔

حاصلِ مطالعہ 08

04- دسمبر 20

1۔ حاصل مطالعہ 57

اللہ کا کرم ہے کہ پاکستان اور اس کے نوجوانوں کا نام بھی عالمی منڈی میں مثبت طور پر ابھرا ہے۔ ایک پاکستانی چھوٹی سی سافٹ ویئر لیبارٹری نے ایسا پروگرام بنایا ہے جسے گوگل نے بھی قابل اعتناء سمجھ کر نشر کر دیا ہے اور سیلیکون ویلی اور ہواوے جیسے بڑے ادارے اس میں دلچسپی ظاہر کر رہے ہیں۔ مزے کی بات اس میں یہ ہے کہ شہباز دور کے نوجوان سیکرٹری آئی ٹی ڈاکٹر عمر سیف اس کے نگران ہیں یہ وہی ہیں جنکی نگرانی میں 2018ء کے قومی انتخابات میں بنایا گیا سافٹ ویئر آزمایا گیا اور انتہائی کامیاب رہا۔ اخیر والی گڑبڑ سیاسی تھی۔ عمران حکومت نون لیگی بیوروکریسی کی عمومی مخالف تھی اور ڈاکٹر عمر سیف بھی رگڑے میں آنے والے تھے جو نجانے کیسے بچے؟ یہ باصلاحیت نوجوان بیوروکریٹ ہیں اور ہمارے حکومت وقت سے استدعا ہے کہ ان کی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔

2۔ حاصل مطالعہ DSM58

امجد حسین وڑائچ

پس پردہ قوتیں اصل طاقتور ہیں۔ اگر پچھلی دو حکومتوں میں لوٹ مار والے کیڑے کی بجائے عوامی فلاح ہوتی تو یقین کریں وہ طاقتور ان کو فارغ نہ کرتے۔

خدا کے لئے وڑائچ صاحب ذہنی غلامی سے باہر آ جائیں۔ آپ جتنے چاہے سیاستدانوں کے وفادار بن جائیں آپ ملکی حاکمیت میں حصہ نہیں لے سکتے۔ بلکہ شاید لوکل سطح پر بھی یہ "غیر ملکی" آپ کو ملازم نہ رکھیں۔ ہاں آپ جوں جوں ان پر خوب حرام مال لگاتے چلے جائیں گے پارٹی میں ترقی کرتے چلے جائیں گے۔

3۔ حاصل مطالعہ DSM59

بھٹو نے بھی روٹی کپڑا اور مکان کا کہہ کر ساری قوم کے ووٹ سمیٹے مگر وہ عوام سے کئے گئے وعدوں پر پورا نہ اتر سکا۔ اس وقت بھی مخالفین کہتے تھے کہ روٹی مرگ والے گھر کی، کپڑا کفن کا اور مکان قبر کا۔

4۔ حاصل مطالعہ DSM60

آج کے دور میں سوشل میڈیا کے توسط سے علم کا سفر کچھ تیز تو ہوا ہے لیکن ابھی بھی کافی سست ہے۔ ہم نے بایالوجیکل سائنسز میں ایف ایس سی میں جو پڑھا وہ آج عمومی شکل میں سامنے آ رہا ہے۔ تب ہم جب کلوننگ، وائرس، mRNA، میوٹیشن، امیونٹی بریک ڈاؤن، مردہ زندہ ویکسین وغیرہ کا نجی محفلوں میں ذکر کرتے تھے تو لوگ ہماری قابلیت کے معترف ہو جایا کرتے تھے۔ لیکن ہم مایوس ہوتے تھے کہ یہ محض کتابی باتیں ہیں مگر آج وہی علمی معلومات حقیقی شکل میں سامنے آ رہی ہیں۔ سائنس زندہ باد۔ ڈاکٹر سلطان محمود

5۔ حاصل مطالعہ DSM61

عبدالقیوم شیخ

You always sees a man in uniform sitting in the second row in cabinetmeetings. Is it permissible?

Dr Sultan Mahmood

Sir don't intermingle two laws/rules. Appointment of military secretary is the legal part of Cabinet Act but appointment of

special assistants is considered the prerogative right of PM which is recently

suspended by the court.

عبدالقیوم

آپ ہمیشہ کابینہ کے اجلاسوں میں وردی میں ملبوس آدمی کو دوسری قطار میں بیٹھے دیکھتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

ڈاکٹر سلطان محمود

جناب دو قوانین / قواعد کو آپس میں نہ ملایا جائے۔ ملٹری سیکرٹری کی تقرری کیبنٹ ایکٹ کا قانونی حصہ ہے لیکن معاونین خصوصی کی تقرری وزیر اعظم کا استحقاقی حق سمجھا جاتا ہے جسے حال ہی میں عدالت نے معطل کر دیا ہے۔

6۔ حاصل مطالعہ DSM62

اسمبلیوں میں کورم کے برابر بھی نمائندے رہ جائیں تو وہ خود بخود نہیں ٹوٹتیں لہٰذا سپیکر فوراً استعفے قبول کر کے گندگی صاف کرنے میں مدد کریں۔

7۔ حاصل مطالعہ DSM63

ارسطو نے کہا تھا کہ اگر تم سدا جوان رہنا چاہتے ہو تو روزانہ نیم گرم پانی سے نہاؤ اگرچہ گرمیاں ہی ہوں، ہمیشہ بہترین اور بھرپور ناشتہ کرو، ذہنی دباؤ کو دور بھگاؤ اور ہر پانچ سال بعد (مرد) کنواری لڑکی سے شادی کرے۔

8۔حاصل مطالعہ DSM64

ایک بات طے ہے کہ سیاسی حکومتوں کا بننا ٹوٹنا اہل لاہور ہی کے مزاج سے منسلک ہے۔ لاہور کے سیاسی شعور پر 1970ء سے غور کرنا شروع کریں تو پتہ چلے گا کہ لاہوری اکثریت نے ناصرف 11 جماعتی اتحاد مسترد کر دیا ہے بلکہ نون لیگ اور پی پی کی حکومت کی تاریخی کرپشن کو تو یکسر پس پشت ڈال دیا ہے۔ یہ اس بات کی نشاندھی ہے کہ شاید اگلی حکومت بھی عمران لے اڑے۔ ہاں نون اور پی پی کو ایک کامیابی ضرور ملی ہے کہ اپنی اگلی نسل کے بالشتیوں کو قومی سیاست میں کامیابی سے داخل کر دیا ہے۔

9۔ حاصل مطالعہ DSM65

کیا کم تولنا، عادتاً یا مصلحتاً جھوٹ بولنا، ملاوٹ کرنا، منافقت کرنا، غرور کرنا، بغض رکھنا، لگائی بجھائی کرنا، گالی گلوچ کرنا، بخیلی یا کمینگی سے پیش آنا، اصراف کرنا، قطع رحمی کرنا، چوری کرنا، ظاہر داری

رکھنا، راز فاش کرنا، فحاشی و عریانی روا رکھنا، زنا کرنا، غیر محرموں سے بالمشافہ یا ڈیجیٹل تعلقات رکھنا وغیرہ وغیرہ توہین رسالت کے زمرے میں نہیں آتے؟ کیونکہ ان سے بچنے کا حکم ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صادر فرمایا ہوا ہے مگر ہم جان بوجھ کر انکی ہدایات پر عمل نہیں کرتے۔

10۔ حاصل مطالعہ DSM66

اگر آپکے ذہن میں مقصدیت کی بھرمار کے ساتھ ساتھ خواہشات کی شدت بھی ہے تو آپ ایک عظیم متوازن ذہن کے مالک ہیں۔

حاصلِ مطالعہ 09

04-دسمبر 20

1۔ حاصل مطالعہ DSM67

سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو کلپ دیکھی اور اس سے کچھ حقائق ذہن میں آئے۔

۔ یہ ایک دستاویزی شہادت ہے کہ کیسے نواز شریف اور مشرف کی جنگ چلی مگر اس میں وجوہات کا ذکر نہیں کہ ایسا ہوا کیوں؟

۔ مشرف کو لانا امریکی ایجنڈا تھا کیونکہ امریکہ چین کے خلاف افغانستان میں آنا چاہتا تھا اور اپنی پلاننگ میں پاکستان کو کرایے کی ریاست کے طور پر استعمال کرنے کے سلسلے میں سیاستدانوں کے مقابلے میں ایک شخصی حکومت کا حامی تھا جو کہ لازماً ہمارا آرمی چیف ہی ہونا تھا۔ فوج کافی عرصے سے نواز شریف کو ہٹانے کا فیصلہ کر چکی تھی۔

۔ نواز شریف کو بھی حالات کا اندازہ تھا تبھی اپنی حکومت کے تسلسل کے لئے اپنے خاص آدمی جنرل ضیاء الدین بٹ کو آرمی چیف بنانا چاہتا تھا۔ اگر وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو جاتا تو پھر اس کو پاکستان کا 'بادشاہ ' بننے سے شاید ہی کوئی روک پاتا۔

۔اس اقتدار کی کشمکش میں ایک بات طے شدہ ہے کہ حکومت چاہے سیاستدان کی ہو یا فوجی کی، عوام اور اس کے مسائل کا حل کسی کی ترجیح نہیں۔ وہ عالمی طاقتوں کی تابعداری سے بچ جانے والے وقت میں اپنی بہتری کے لئے کام کرتے تھے اور پھر بھی اگر کچھ لمحات بچ جاتے تو عوام کے لئے صرف کرتے تھے۔

2۔ حاصل مطالعہ DSM68

پاک بھارت جوہری طاقتیں ہونے کے ناطے امن کی ضمانت بھی بن سکتی تھیں اگر بیچ میں مودی عالمی امن کے لئے خطرہ بن کر نہ آ جاتا۔ ایک لحاظ سے یہ پاکستان کے لئے بہتر ہوا ہے کہ بھارت اندر سے ہی کمزور ہوتا جا رہا ہے اور ٹوٹنے کے قریب ہے مگر عالمی برادری کو ہوشیار رہنا ہو گا کیونکہ ڈرا ہوا کتا بہر حال کاٹ کھاتا ہے۔

3۔ حاصل مطالعہ DSM69

میاں صاحب چین ایک آہنی پردے کے پیچھے ہے وہاں کتنے لوگ مرے کبھی پتہ نہیں چلے گا۔ جبکہ امریکن سوسائٹی کھلی ہوئی کتاب ہے۔

4۔ حاصل مطالعہ DSM70

جنت میں جانا سب چاہتے ہیں لیکن مرنا کوئی بھی نہیں چاہتا کیوں؟ زبیر احمد

ڈاکٹر سلطان محمود

جی درمیانی رستہ موجود ہے۔ دنیا ہی کو جیتے جی جنت بنالیا جائے۔

5۔ حاصل مطالعہ DSM71

خالد

مولانا مودودی اور مفتی محمود نظریہ پاکستان کے مخالف تھے۔ان دونوں نے یوٹرن لیا۔اور ان دونوں نے اپنے نظریہ کی نفی کی اور سیدھا پاکستان تشریف لے آئے۔یہ پاکستانی تاریخ کا پہلا اور حلال اور اسلامی یوٹرن تھا۔

ڈاکٹر سلطان محمود

اگر اس تحریر کو غیر جانبداری سے پرکھا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اولاً دونوں مشاہیر کو قائد اعظم کی ذات سے بیر تھا بالکل ایسے ہی جیسے فضل الرحمان اور نواز شریف کو عمران خان سے ہے۔ دیگرے ان کو یقین تھا کہ پاکستان بن ہی نہیں پائے گا لہٰذا وہ ہندوستان کے مسلمانوں کی آنکھ کا تارا بن جائیں گے۔ مگر ان کی شومئ قسمت نے انکے ساتھ ساتھ چشم فلک نے بھی مقدس ارض وطن کو آزاد ہوتے دیکھا۔ میرے خیال میں یہ ان کا ایک انتہائی مستحسن یوٹرن تھا کیونکہ انہوں نے ہندوؤں اور سکھوں کو مسلمانوں پر زمین تنگ کرتے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ بھی کر لیا۔اور پھر کسی

بھی طرح کی انا کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نئے وطن تشریف لے آئے۔ ان کے اس اہم فیصلے کی پشت پر یہ حقائق حقیقتاً سامنے تھے کہ یہاں انہیں جو مواقع ملنے والے تھے ان کا وہ بھارت میں تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ پھر تاریخ گواہ ہے کہ ان دونوں علماء کی جماعتیں نہایت سرعت سے اقتدار کی طرف لپکیں۔ اور کسی نہ کسی حد تک کامیاب بھی رہیں۔

6۔ حاصل مطالعہ DSM72

زگ زیگ بھرائی / ٹیکنالوجی والے بھٹوں میں چونکہ Exhaust کے لئے بلور (Blower) لگا ہوتا ہے اس لیے اس میں آگ بھی زیادہ تیز (Induced / Forced Burning) ہوتی ہے اور اینٹیں تیزی سے پکتی ہیں اور زیادہ درجہ حرارت 1100C کی وجہ سے بہت بہتر پکتی ہیں لیکن کچھ زگ زیگ بھٹوں میں بے احتیاطی، ناتجربہ کاری، اور غیر میعاری بلور و الیکٹرک موٹر کے استعمال سے مطلوبہ میعار کی اینٹیں نہیں پکتی اور ایسے بھٹے دھواں بھی دیتے ہیں۔ اس میں ٹیکنالوجی کا قصور نہیں بلکہ بھٹہ انتظامیہ کا قصور ہے۔

7۔ حاصل مطالعہ DSM73

حسین چوہدری یو کے

ڈاکٹر صاحب آپکو بتانا تھا کہ حکومت چلائی نہیں جاتی بلکہ حکومت کی جاتی ہے۔

اگر حکومت چلانے والی کوئی سائیکل کار یا ٹیکسی ہوتی تو سب سے پہلے یہ آپ نواز شریف اور زرداری کے ماتھے پر ضرور لکھتے اس سے ثابت ہوا کہ جناب کو بھی عمران خان سے کوئی ذاتی دشمنی ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

یعنی آپ کے خیال میں ہر کوئی یا تو چمچہ ہو گا اور یا پھر دشمن؟ ہمارے ذہن متوازن کب ہونگے بھائی؟

حسین چودہری یو کے

اگر آپ جیسے پڑھے لکھے دانشور متوازن راستے کا انتخاب نہی کرتے تو دوسروں سے کیا گلہ ؟

ڈاکٹر سلطان محمود

آپ شاید میری سوچ سے سے پوری طرح نہیں واقف ہوئے۔ میں عمران کو پسند بھی کرتا ہوں اور ووٹر بھی ہوں مگر اس کی پارٹی کا ہر گز حامی نہیں ہوں۔ میں کسی کا بھی نہ تو برانڈ یا چمچہ بن سکتا ہوں اور نہ کسی کی چھیڑ، کیوں کہ میں اپنے وطن کے مفادات کو اولیت دیتا ہوں۔ اگر عمران یا اس کی پارٹی یا دیگر پارٹیاں ملک اور عوام کے خلاف چلتی نظر آئیں تو بھرپور تعمیری تنقید اپنا حق سمجھ کے کھل کر اظہار کرتا ہوں اور کسی بھی شخص یا دوست کی پرواہ نہیں کرتا۔

8۔ حاصل مطالع DSM74

انسان تعلق بھی چاہتا مگر آزادی بھی۔ خود فدا نہیں ہوتا مگر ایک فدائی ضرور چاہتا ہے۔ کچھ نئے کی تلاش میں سرگرداں بھی رہتا ہے مگر پرانے کی بیوفائی بھی برداشت نہیں کرتا۔ ہم صرف دوسرے ہی سے قربانی کیوں چاہتے ہیں؟

9۔ حاصل مطالعہ DSM75

ہرن کی ایک نایاب نسل چنکارا ہے۔ جنہیں شاید ایوب دور میں بہاولپور کے نیشنل پارک میں محفوظ کیا گیا۔ جب ہم نے ان کا 2006ء میں ماحولیاتی بائیوڈائیورسٹی مطالعہ کیا تو دو دلچسپ معاملات سامنے آئے جن کا ذکر ہماری رپورٹ میں بھی موجود ہے۔ اولاً غلام مصطفےٰ کھر قومی سطح کے جب گیم وارڈن تھے تو ان کے خاندان کے لوگ اس ممنوعہ جگہ پر شکار کھیلنے آیا کرتے تھے۔ دوم بطور وزیر اعظم نواز شریف یہاں رکا کرتے تھے اور انہیں اس ہرن کا گوشت بہت پسند تھا۔ ان ہرنوں کا گوشت بعد میں بھی مسلسل جاتی عمرہ پہنچتا رہا۔

ڈاکٹر سلطان محمود۔

10۔ حاصل مطالعہ DSM76

میاں وقار

امریکہ نے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں کیا تیر مارے ہیں گذشتہ 20 سال کی امریکی ناکامیاں سب کچھ بتا رہی ہیں، سینکڑوں امریکی کمپنیاں چین سے مقابلہ کرتے کرتے اپنی فیکٹریاں بند کر بیٹھی ہیں۔

ڈاکٹر سلطان محمود

میں امریکہ کے پوری طرح حق میں تو نہیں مگر چین کی جھولی میں گرنے کو بھی مناسب خیال نہیں کرتا۔ دنیا کی کل سائنسی ترقی میں سے کم سے کم نصف کا سہرا صرف امریکہ کے سر ہے۔ دنیا میں سائنسی تحقیقات میں سب سے زیادہ خرچہ امریکہ کرتا ہے۔ بلکہ امریکہ نے سب سے بہترین کام سائنس و ٹیکنالوجی میں یورپ کے ساتھ اتحاد کر کے کیا ہے۔ جہاں تک چین کی سائنسی ترقی کا سوال ہے وہ ساری کی ساری بند کمرے کی ہے اور وہ صرف ان کے اپنے لئے ہی استعمال ہوتی ہے۔ امریکہ و یورپ کی بیشتر ترقی پوری دنیا کے لئے کھلی پڑی ہے۔

حاصلِ مطالعہ10

27-دسمبر20

1 ۔حاصل مطالعہ DSM77

کسی نے کیا خوب لکھا ہے کہ امریکہ اپنے شاندار ماضی کو دیکھ کر خوش رہتا ہے جب کہ چین اپنا شاندار مستقبل دیکھ رہا ہے۔(میاں وقارالاسلام)

2۔ حاصل مطالعہ DSM78

مطربہ شیخ

ایک سوال۔۔۔ قائد اعظم ایک پر امن علیحدگی پسند تھے، مختلف اقوام سے اپنے لئے الگ ملک حاصل کیا، تو ہم بھی ان لوگوں کو الگ کر دیں جو ہم سے الگ ہونا چاہتے ہیں جیسے کہ بلوچستان؟ آخر ہم کو کیا فائدہ ہے ادھر سے۔ نری بدنامی۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے زہریلی خبریں لگاتے ہیں۔ ملک کی بدنامی ہوتی ہے۔۔۔ مجھے تو آج تک بلوچستان کا موقف بھی واضح سمجھ نہیں آیا کہ مسئلہ ہے کیا بھئی؟ اب تو نوبت خواتین تک پہنچ گئی ہے، یعنی کچھ مسئلہ تو ہے نا تب ہی تو دھواں ہے ، آخر کب تک یہ دھواں۔ علیحدہ کرو جان چھڑاؤ۔ ویسے کچھ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ شاید بلوچستان

والے کراچی بھی لے جائیں گے۔تو یہ بھی اصولی بات ہے تاریخ سندھ کتاب کے مطابق کراچی بلوچستان کا ہی حصہ ہے۔ بلکہ انیس سو چھ میں لکھی گئی جان مارشل کی خطے پر لکھی گئی تاریخ کے مطابق کراچی بلوچستان کا ہی علاقہ ہے اور یہاں براہوی، عربی، فارسی اور آریائی زبانیں بولی جاتی تھی، تو کراچی بھی الگ۔ بلوچستان بھی الگ۔ اور یہ علیحدگی خدانخواستہ بری نہیں ہو گی بلکہ سب وفاق سے الگ ہو کر اپنا خرچہ اور معیشت سنبھالو اور آٹے دال کا حساب کرو، لڑنا مرنا چھوڑو بھئی۔ بچوں کو یتیم اور عورتوں کو بیوہ کرنا بند کرنا ہو گا۔ یہی پرامن مسئلہ ہے کہ پر امن علیحدگی کی جائے؟ جیسے قائداعظم نے کروائی۔ کیارائے ہے؟

ڈاکٹر سلطان محمود

محترمہ اگر آپ عدم توجہی اور قلت وقت کے باعث بلوچستان کا مسئلہ نہیں سمجھ پائیں تو کیا جسم کے کسی تکلیف دہ حصے کی وجہ اگر سمجھ نہ آئے تو اسے کاٹ پھینکیں؟ دنیا میں قدرتی وسائل لوٹنے کی جنگ صدیوں سے چل رہی ہے۔ اور بلوچستان اس دولت سے مالامال ہے نیز کل کو گوادر پورٹ کے ذریعے پاکستان کی ترقی کا دارومدار بھی بلوچستان پر ہے۔ ہمیں بھارتی لابی کی پھیلائی گئی الجھنوں کی بھول بھلیوں میں اس طرح نہیں کھو جانا چاہئیے کہ ففتھ جنریشن وار میں دشمن بغیر لڑے ہماری لاعلم نسل کے ذریعے کامیاب ہو جائے۔

3۔ حاصل مطالعہ 79۔

جب مسلمان سائنس علوم کی کتب تحریر کر رہے تھے اس وقت مغرب نہانے پر پابندیاں لگا رہا تھا لیکن پھر ہمیں کوئی بلا پڑ گئی اور یورپی لوگ یونیورسٹیاں بنانے چل پڑے اور ہم عشق معشوقی میں پڑ گئے اور تاج محل جیسی بے ثمر عمارات بنا بیٹھے۔ آج فرق صاف ظاہر ہے، اب ہمارا کام بچے جننا ہے اور مغرب کا کام انہیں انسان بنانا۔

ڈاکٹر سلطان محمود

4۔ حاصل مطالعہ 80۔

الحمد اللہ پاک فوج نے ساڑھے تین سال کی محنت اور 532 ملین ڈالر کی لاگت سے افغان بارڈر پر 2640 کلو میٹر لمبی باڑ لگانے کا کام مکمل کر لیا ہے۔ اب پاکستان سے گندم، سبزی اور دیگر غذائی اجناس سمگل نہیں کی جا سکیں گی۔

5۔ حاصل مطالعہ DSM81

یونیسیف کی رپورٹ کے مطابق نئے سال کے پہلے دن 16،787 بچے پیدا کر کے پاکستان دنیا میں چوتھے نمبر پر آ گیا ہے۔ اگر ملک میں خوشحالی چاہیئے تو خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنا ہی پڑے گا۔ براہ مہربانی شعبہ دین، معیشت، غذا اور طب پر مشتمل حقیقی ماہرین کی ٹاسک فورس بنا کر اس خوفناک دیو کو قابو کرنے کے طریقے وضع کئے جائیں۔

6۔ حاصل مطالعہ 82۔

پاکستان ابھی امریکہ تو نہیں بن سکتا کہ جانے والی حکومت آنے والی کو مکمل بریفننگ دے سکے لیکن عمران اگر برطانیہ کے اپنے تجربے ہی سے استفادہ کرتے ہوئے 2013ء میں شیڈو کابینہ بنا لیتے تو بھی حکومت سنبھالتے ہی ان مشکلات کا شکار نہ ہوتے جن کی شکایت وہ اب کر رہے ہیں۔

7۔ حاصل مطالعہ 83۔

برطانیہ نے ہندوستان کو لوٹنے کے بعد ہمارے اوپر کرپٹ حکمرانوں کو بٹھانے میں ہمیشہ مدد کی اور بعد میں پناہ بھی فراہم کی تاکہ آزادی کے بعد وہ خود اپنے ہاتھوں سے دولت ان کے خزانے میں جمع کرادیا کریں۔ جب حکومت برطانیہ ساتھ دیگی تو کون مائی کا لال نواز شریف یا دیگر کرپٹ لوگوں کی جائیداد کی معلومات حاصل کر سکے گا؟

8۔ حاصل مطالعہ 84۔

جب آپ اپنے آپ کو اندھیرے میں محسوس کریں تو سمجھ لیں کہ بیج کھل کر تناور درخت بننے والا ہے۔ ہیرا اور کھانے والا تیل شدید دباؤ کے نتیجے میں جنم لیتے ہیں۔

9۔ چیئرمین پلاننگ کمیشن جہانزیب خان کا خطاب

At NARC on 06Jan21

Problem، policy، program approach، projects (ppp).

• Livestock establishment is conservative.

• Realize the potential.

• Modern critical thinking for global competition.

• Vaccine production is not govt job.

• Link livestock production with poverty reduction.

• Do adaptive research and then it's commercial benefit.

• Scientists should take a lead.

• Federal & national are different concepts.

• We need national livestock policy framework.

• Poor can't develop livestock.

subsistane farming.، progressive farming،• Enterpne livestock

پرابلم، پالیسی، پروگریسو پروجیکٹس (پی پی پی)۔

· لائیوسٹاک اسٹیبلشمنٹ قدامت پسند ہے۔

· صلاحیت کا ادراک کریں۔

· عالمی مقابلہ کے لیے جدید تنقیدی سوچ۔

· ویکسین کی تیاری حکومت کا کام نہیں ہے۔

مویشیوں کی پیداوار کو غربت میں کمی سے جوڑیں۔

· انکولی تحقیق کریں اور پھر اس کا تجارتی فائدہ ہے۔

· سائنسدانوں کو قیادت کرنی چاہیے۔

وفاقی اور قومی مختلف تصورات ہیں۔

ہمیں قومی لائیوسٹاک پالیسی فریم ورک کی ضرورت ہے۔

· غریب مویشی پال نہیں سکتا۔

انٹرپرینیور لائیوسٹاک، ترقی پسند کاشتکاری، سبسٹین فارمنگ۔

10۔ حاصل مطالعہ 85۔

پاکستان کی آزادی ہمارے لئے بہر حال ایک بہت بڑی نعمت ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمیں اس خواب کی تکمیل کے لئے انگریز ہی کی طرف سے مذہب کا نعرہ بھی دیا گیا تھا وگرنہ علیحدہ وطن کی کوئی قابل قبول توجیح موجود نہیں تھی اور نہ ہی مذہبی عناصر علیحدگی کے حق میں تھے۔ بعد میں ہمارے اکابرین کو محسوس ہوا کہ حسن اتفاق سے مذہب واقعی ایک ایسا اکسیر نسخہ ہے جسے بعد میں بھی ہر اس موقعے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے جب جب عوام کا استحصال مطلوب ہو گا کیونکہ ان پڑھ اور نیم خواندہ اکثریت کو با آسانی مذہبی محبت کے چنگل میں پھنسا کر طالع آزماؤں کے مقاصد پورے کئے جا سکتے ہیں۔ بس پھر آج کے دن تک یہی چورن بک رہا ہے۔ ہاں اگر کوئی مذہب کی مخالفت کے پردے میں وطن کی مخالفت کا چورن بیچنے کی کوشش کرے گا تو اس کی پوری طاقت سے مخالفت کی جائے گی۔

حاصلِ مطالعہ 11

08 جنوری 21

1 حاصلِ مطالعہ۔DSM86

ہمارے ہاں درسی کتب بھی محض امتحان پاس کرنے کے لئے پڑھی جاتی ہیں اور وہ بھی مکمل نصاب کا محض دس فیصد۔ ہم دراصل حقیقی سے ورچوئل دنیا کی جانب تحلیل کے عمل سے گزر رہے ہیں جو ابھی دس بیس سال مزید لے گا۔ تب تک اربوں لوگ برباد ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد کی دنیا یکسر مختلف ہو گی جس میں موجودہ دور والی روایتی تعلیم، مشاہیر، ادب، رہن سہن اور ترجیحات وغیرہ کالعدم ہو جائے گا۔

2 حاصلِ مطالعہ۔DSM87

قومی یادداشت برقرار رکھنے کے لئے عرض ہے کہ ہمارا آج کا تعلیمی بحران ایک سازش کے تحت بھٹو کے 1974ء میں تعلیم کو قومیانے سے پیدا ہوا اور تب سے اب تک کسی حکومت نے تعلیمی بجٹ نہیں بڑھایا نیز اس دور کے بعد میٹرک کرنے والوں میں سے آج تک نہ کوئی انٹیلیکچول پیدا ہوا اور نہ کسی طالب علم کو عالمی اعزاز نصیب ہوا۔ جن ملکوں نے تعلیم اور صنعت میں ترقی کی وہاں

ترقی دینے والا نہ ایوب تھا اور نہ اس کی صنعتی ترقی کے غبارے سے ہوا نکالنے کے لئے امریکہ نے بھٹو بھیجا تھا۔

3حاصلِ مطالعہ۔DSM88

اگر نواز شریف ملک لوٹ کر نہ بھاگتا تو خود بھی یہیں ہوتا اور مہنگائی کا یہ درجہ بھی نہ ہوتا۔

4حاصلِ مطالعہ۔DSM89

ششی تھرور بڑا قابل بھارتی سیاستدان ہے۔ برائے مہربانی غور سے اس کا تجزیہ سنیں جو اس نے اس سوال کے جواب میں پیش کیا ہے کہ اگر برطانیہ ہندوستان نہ جاتا تو آج بھارت کیسا ہوتا؟

خلاصہ:

ششی نے اعداد و شمار سے سائل کی بولتی بند کی ہے۔ کہتا ہے کہ دنیا کے امیر ترین ملک ہندوستان میں جب برطانیہ لوٹ مار کرنے گھسا تب 1700ء میں ہماری جی ڈی پی پوری دنیا کا 27 فیصد تھی۔ پھر سن 1800ء میں 23 فیصد، 1900ء میں 17 فیصد مگر 1947ء میں محض 3 فیصد رہ گئی تھی۔ انگریز کے جاتے جاتے برطانیہ ہندوستان کی ساری دولت چوس چکا تھا اور 90 فیصد عوام کو غربت کی لکیر سے بھی نیچے پہنچا چکا تھا۔ انگریز کے جاتے وقت شرح تعلیم 17 فیصد سے کم اور ترقی کی شرح

0.005 فیصد رہ گئی تھی۔ آزادی کے وقت پورے ہندوستان کا تعلیمی خرچہ صرف نیویارک کے ہائی سکول کے بجٹ سے بھی کم تھا۔

اس پر میرا تبصرہ:

اس سے بھی شرمناک کام انگریز نے یہ کیا کہ چلے جانے کے بعد دونوں ممالک کے کرپٹ عناصر کو اپنا خلیفہ بنا کر آئندہ کمائی جانے والی دولت بھی برطانیہ میں ہی جمع کراتے رہنے کا مستقل بندوبست کر لیا اور تازہ ترین مثال نواز شریف کی ہے جس کی کل لوٹی گئی دولت کا غالب حصہ وہیں جمع ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

5۔ عبدالقیوم شیخ

گندم اور چینی سکینڈل کے بعد اب گھی سکینڈل۔ گھی صرف 445 روپے فی کلو۔ نااہل حکمرانوں نے عام آدمی کی زندگی اجیرن کر دی ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

اگر نواز شریف ملک لوٹ کر نہ بھاگتا تو خود بھی یہیں ہوتا اور مہنگائی کا یہ درجہ بھی نہ ہوتا۔

عبدالقیوم شیخ

معذرت کے ساتھ۔ کیوں بغض نواز شریف میں چھلنی ہوئے جارہے ہو۔ بات کو یا تو جھٹلاؤ یا مانو کہ یہ مہنگائی موجود ہے اور موجودہ عمران حکومت اس کی جواب دہ ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

بہت خوب۔ میرے بغض عمرانی کہنے کا آپ نے خوب بدلہ لیا ہے۔ آپ کی بات اپنے اندر کوئی وزن نہیں رکھتی کہ اسے خصوصی طور پر جھٹلایا ہی جائے۔ بھلا منڈیوں کے بھاؤ بتانا کوئی کارنامہ ہوتا تو ہمارے زرعی پروگرامز کو کئی ایوارڈز مل چکے ہوتے۔ مجھے اگر آپ یہ بتلا کر ثابت کر سکیں کہ کس حکمران نے آکر پچھلی حکومت کی مہنگائی کم کی تھی تو میں چند لمحوں کے لئے آپ کی بات مان بھی لوں۔ نیز 35 برسوں سے لٹیروں نے اوپر سے نیچے تک ایسے ایسے چور نصب کر دیئے ہوئے ہیں کہ جنہیں عمران پانچ کیا دس سال میں بھی کہیں اکھاڑ پائے تو بھی بڑی بات ہو گی۔ اور یہی بات نوازی مافیا کے لئے سوہان روح بنی ہوئی ہے کہ اگر عمران پانچ برس پورے کر گیا تو انہوں نے اس بدقسمت عوام پر بادشاہی کرنے کے جو خواب دیکھ رکھے ہیں وہ چکنا چور ہو جائیں گے۔

6۔ عبدالقیوم شیخ

Literacy rate among youth: Afghanistan 47٪، Bangladesh 93٪، India 92٪، Nepal 85٪، Bhutan 87٪، Srilanka 99٪، and Pakistan

74%. So we are second from the bottom with Afghanistan only under us.

ڈاکٹر سلطان محمود

ہماری قومی یادداشت شاید ضبط ہو چکی ہے۔ تعلیمی بحران ایک سازش کے تحت بھٹو نے 1974ء میں تعلیم کو قومیا کر پیدا کیا اور تب سے اب تک کسی حکومت نے تعلیمی بجٹ بڑھانے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی اور اس دور کے بعد میٹرک کرنے والوں میں نہ کوئی انٹیلیکچول پیدا ہوا اور نہ کسی طالب علم کو عالمی اعزاز نصیب ہوا۔ جن ملکوں کے آپ نے نام گنے وہاں نہ ایوب تھا اور نہ اس کی صنعتی ترقی کے غبارے سے ہوا نکالنے کے لئے امریکہ نے بھٹو بھیجا۔

عبدالقیوم شیخ

میں متفق نہیں۔

ڈاکٹر سلطان محمود

سر اختلاف رائے آپکا حق ہے مگر میں چونکہ زمانہ طالب علمی سے ہی سیاست میں دلچسپی رکھتا رہا۔ مختلف تحاریک، یونینز اور سیاسی و سماجی تنظیموں کا حصہ رہا نیز اپنے خاندانی پس منظر کے باعث لکھاری و پبلک سپیکر (مقرر) بھی تھا اس لئے میرے پاس اپنے نکتہ نظر کو ثابت کرنے کے لئے

بیشمار دلائل اور ادب موجود ہے جسے میں بہر حال دیگر مصروفیات کے باعث یہاں پیش نہیں کر سکتا۔

عبدالقیوم شیخ

ایوب اور بھٹو ہی کیوں۔ کسی نے بھی تعلیم کو اہمیت نہیں دی۔ بھٹو نے کوئی اتنا غلط بھی نہیں کیا تھا۔ لیکن کاروباریوں نے اس کی ایک نہ چلنے دی۔ اسوقت سرکاری سکولوں اور کالجوں کو تالے لگا دیئے گئے اور تعلیم کو ایک بیوپار بنا دیا گیا ہے۔ تعلیمی بجٹ میں مسلسل کمی ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

بہر حال ساری موجودہ تباہی کا محرک اور واحد ذمے دار بھٹو ہی ہے۔ اس نے امریکی ایجنڈا لاگو کر دکھایا جو ملکی تباہی کا سبب بنا۔

7 حاصلِ مطالعہ۔90۔

سابقہ حکمرانوں نے خزانے کی رقوم برطانیہ، بھارت، امارات، سعودیہ، امریکہ، سوئٹزرلینڈ اور جنوبی افریقہ میں احتیاطاً اپنے اکاؤنٹس میں رکھی ہوئی ہیں جو ان کے مرتے ہی انہی ممالک کی ہو جائیں گی۔ اپنی عوام کو کھانے کے لئے وہ بس دھوکہ ہی چھوڑ گئے تھے۔

8 حاصلِ مطالعہ۔91۔

یہ شاید انسان کی نفسیاتی کمزوری ہے کہ غیر یقینی مستقبل کو اپنے حق میں ڈھالنے کے لئے مذہبی ٹوٹکے بھی استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتا، گورا ہو یا کالا، پیلا ہو یا گندمی۔ پھر چونکہ دنیا متنوع نتائج کی آماجگاہ ہے یعنی کبھی ہار، کبھی جیت اور کبھی درمیانی صورت تبھی جیتا ہوا انسان اس غلط فہمی میں مبتلا رہتا ہے کہ اس نے اپنی دعاؤں یا ٹوٹکوں سے اللہ کے فیصلے کو اپنے حق میں کر لیا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللہ یہی چاہتا تھا۔ عین اسی طرز پر ہارا ہوا انسان بھی اپنی کوتاہیوں کو کوستا ہے اور اپنی ناکامی کو اللہ کی ہی مرضی قرار دیتا ہے۔ حالانکہ دینی نکتہ صرف اتنا ہے کہ بمطابق فرمان ربی انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے۔ نیز اللہ کو انسانی کامیابی کے لئے اس بات سے غرض نہیں کہ دعا مانگنے والا مسلمان ہے یا ہندو، ایماندار ہے یا بے ایمان، ماڈرن ہے یا قدامت پرست، بوڑھا ہے بچہ، ظالم ہے یا مظلوم۔

9 حاصلِ مطالعہ۔92۔

مردوں کو تو بہت عورتیں مل سکتی ہیں اور مل جاتی بھی ہیں نیز دنیا میں عورتیں ہیں بھی زیادہ تو کیا یہ روبوٹ عورت والی ایجاد اصلی اور زندہ عورتوں کے خلاف سازش نہیں ہے؟ دوسرا نکتہ یہ ہے کہ کیا ضروریات اور جذبات صرف مرد ہی کے افضل ہیں اور عورت کو ایک آئیڈیل مرد کا حصول نہیں چاہئیے؟ عورتوں کے ساتھ اس میدان میں بھی زیادتی کر دی گئی ہے۔ تیسری بات یہ ایجاد سماج اور اخلاق کی شکست ہے۔ اور آخری نکتہ غریب انسان کے لئے ہے وہ پھر سے مارا گیا بے چارہ اس میدان میں بھی۔

10 حاصلِ مطالعہ۔93۔

بعض دوست واقعے کو جھوٹ سچ کے ترازو میں تولنے لگ گئے ہیں وہ بھی درست ہو گا لیکن دیار غیر میں وطن سے محبت جو دو آتشہ ہو جاتی ہے اس کے ہم گواہ ہیں اور اپنی سرزمین سے محبت جتانے کے ایسے کئی ہڈ بیٹے واقعات یاد کر کے آنکھیں بھیگ گئی ہیں۔

طاہر احمد

ہزاروں چکر چلا کر یورپ امریکہ آتے ہیں اور آتے ہی چھوڑے وطن سے محبت ہو جاتی ہے۔ یا منافقت تیرا ہی آسرا۔

ڈاکٹر سلطان محمود

امریکہ یورپ جانے والوں کی اکثریت ترک وطن کی نیت سے جاتی ہے اور ہر دو نمبر طریقہ بھی اختیار کرنے میں پس و پیش نہیں کرتی۔ ایسے دو نمبر طریقے سے جانے والے لوگ وطن کی محبت میں کوئی زیادہ سرگرم نہیں ہوتے اور انہیں سبھی تارکین اپنے جیسے ہی دکھتے ہیں۔ میرا تعلق ایک بہت ہی محدود اس طبقے سے ہے جو صرف تعلیم کی غرض سے ایک نمبر طریقے سے مغرب سدھارا اور ڈگریاں سمیٹ کر چپکے سے واپس اپنے وطن آن بسا۔ آپ دونوں طبقات کو آپس میں نہ ملائیں۔ شکریہ۔

حاصلِ مطالعہ12

-16جنوری21ء

1حاصلِ مطالعہ۔94

پاکستان میں تیس سال سے کم عمر کے 60 فیصد جوان اور بچے ہیں جن کو اپنے خوشحال مستقبل کی کچھ خبر نہیں اور نہ کوئی ان کو اجتماعی جدوجہد کا رستہ دکھا رہا ہے۔

2حاصلِ مطالعہ۔95

جنوبی کوریا میں ہر تجارتی میٹنگ کے بعد چیئرمین یا ایم ڈی سب کے ساتھ کھڑے ہو کر بآواز بلند کہتے ہیں۔"جو دوسری قومیں کرتی ہیں وہ ہم بھی کر سکتے ہیں۔ آیئے ابھی سے شروع کر دیں"۔

3حاصلِ مطالعہ۔96

اسٹیفن ہاکنگ کی فلم 'اسٹوری تھیوری آف ایوری تھنگ ' کے مطابق اگر وہ کائنات کی ابتدا اور اختتام کے نظریئے پیش کر سکتا تھا تو خدا کے وجود تک بھی پہنچ سکتا تھا مگر اسے جس چیز کی سمجھ نہیں آئی وہاں خدا کا نام لینے کی بجائے یہ کہا کہ خوش قسمتی سے ایسا ہو گیا ہو گا۔ اس کا مطلب یہ بھی نکل سکتا ہے کہ اگر دس بیس سال زندہ رہ جاتا تو خدا کے وجود کو ثابت کر دیتا یا مکمل مسترد کر دیتا۔

4حاصلِ مطالعہ۔97

کووڈ19 نے یہ پیغام بڑی شدت سے دیا ہے کہ انسانیت تہذیبی ارتقاء کی پٹڑی سے اتر کر ترقی کے نام پر فقط مادہ پرستی کی اسیر ہو گئی ہے اور مذاہب و روحانیات نے موت کے خوف سے تو ایک وقت میں مکہ، مدینہ و دیگر مساجد بھی ویران کر دی تھیں۔

5حاصلِ مطالعہ۔98

افتخار چوہدری کی بے عقلی سے ریکورڈک پر پاکستان کو چھ ارب ڈالر جرمانہ ہوا، مشرف کی احمقانہ خواہش پر براڈشیٹ کمپنی 28.7 ملین ڈالر لے اڑی بلکہ 6.5 ارب روپے وکیلوں کو فیس بھی دینی پڑی۔ یہ رقوم مشرف اور افتخار کی جائیداد ضبط کر کے قومی خزانے میں جمع کرائی جائیں۔

6حاصلِ مطالعہ۔99

جیسے مادے کی آزاد اکائی ایٹم ٹوٹ کر بے پناہ توانائی مہیا کر دیتا ہے ایسے ہی سماجی اکائی انسان بھی ٹوٹ کر بے پناہ حد تک وسیع ہو جاتا ہے اور اس کی ہستی شدید شکست سے دوچار ہو کر شدید تر طاقت حاصل کر سکتی ہے اور اس کی چھپی طاقتیں اپنی ناکامی ختم کرنے کے لئے حرکت میں آ جاتی ہیں۔

7حاصلِ مطالعہ۔100

تیئس برس بعد کچھ روز ٹی وی نشریات دیکھنا پڑیں تو اتنی طویل غیر حاضری پر قطعاً افسوس نہیں ہوا۔ سو سے زائد چینلز پر وہی حکومتی واپوزیشن کی عام آدمی کے مسائل میں عدم دلچسپی، حکومت چھیننے اور چمٹے رہنے کی لایعنی بحث، فکاہیہ پروگرامز میں میراثیوں اور بھانڈوں کی بھرمار، قوم کے جھوٹے سرمائے یعنی اداکاروں اور کھلاڑیوں کی نمائش اور اصل سرمائے یعنی سائنسدانوں کی غیر حاضری، بے راہروی سے لتھڑے ڈرامے اور شوبز کے ذریعے اسلام کی تبلیغ۔ اللہ ہی ہدایت دے سب کو۔

8۔ حاصلِ مطالعہ 101

صرف جیتنا ہی سب کچھ نہیں بلکہ میرٹ پر رہ کر ہار بھی جائیں تو تربیت جیت جاتی ہے۔

9حاصلِ مطالعہ۔102

بھارت، امریکہ اور اسرائیل نے پاکستانیوں کو ٹیکنیکل مار دینے کیلئے اپنے بندوں کو آگے کیا اور قوم کو بظاہر خوشحال مگر حقیقت میں بے حد کمزور کر دیا۔ اب ملک بچانے کے لئے پیٹ پہ پتھر باندھنے پڑ رہے ہیں۔

10حاصلِ مطالعہ۔103

مجھے تو لگتا ہے کہ ہماری ہر حکومت ہی چور ہوتی ہے۔ حضرت عمر رض خواہشمند کو عہدے نہیں دیا کرتے تھے کیونکہ ان کے اختیارات کے ناجائز استعمال کا شبہ ہوتا تھا۔ یہی بات جرمن فلاسفر ہیگل نے بھی انیسویں صدی میں کہی۔ پاکستانی سیاست میں واحد جماعت اسلامی ہے جو اس اصول پر عمل کرتی ہے۔

بینش عظیم

بلوچ برادران تو یونیورسٹی میں لڑکیوں کو تھپڑ مارتے پھر ٹہرے جماعتِ غیر اسلامی کے ہی تھے شاید سلمان بٹ تھا یا بلوچ مگر ایک ڈاکو غیشہ کا بھائی جنوری کے بعد جماعت کی سیٹ پر رکن قومی اسمبلی بھی بنا۔ ابھی بھی عہدے کے خواہشمند نہیں بدمعاشیاں جو یونیورسٹی میں انہوں نے اسلام کے نام پر کی۔ منافقوں کے اس گروہ نے عہدوں کے لالچ میں ہی کیں۔ میرے دل میں جماعت والوں کے لئے دعا نکلتی ہے جو انجام ان کا بنگلا دیش میں ہوا وہی پوری دنیا میں ہو آمین دیکھتے ہیں امریکہ کے بیتبدی کی دعائیں رنگ لاتی ہیں کہ بنگلا دیش میں جماعت لے انجام والے جتنا نقصان انہوں نے اسلام اور بالخصوص پاکستان کو پہنچایا ہے نہ کسی سے نہیں۔

ڈاکٹر سلطان محمود

محترمہ میں جماعت اسلامی یا جمیعت کی غلط کاروائیوں یا کسی بھی سیاسی و مذہبی پارٹی کا کبھی حمایتی

نہیں رہا۔ یہاں تحریر کا مقصد صرف یہ بتانا تھا کہ جماعت کے عہدے داران خود عہدوں کی خواہش کا اظہار نہیں کرتے بلکہ ساتھی جسے مناسب سمجھتے ہیں اسے عہدہ دے دیتے ہیں۔

حاصلِ مطالعہ 14

16-جنوری 21ء

1 حاصلِ مطالعہ۔DSM114

چوٹ جب لگتی ہے تب ساری باتیں، نصیحتیں اور اقوال سمجھ آنے لگتے ہیں۔ اسی لیے چوٹ کھانا بھی ضروری ہے ورنہ انسان اپنی خوش فہمی میں ہی مارا جاتا ہے۔

2 حاصلِ مطالعہ۔DSM115

عارفہ صبح خان

وہ جو کہتے ہیں ویلنٹائن انگریزوں کا تہوارے تو ذرا بتادیں کہ کرکٹ، فٹبال، شطرنج، بسنت، برتھ ڈے اور ہنی مون کہاں کے تہوار ہیں؟ سوچ اور طریقہ کار درست ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

کرکٹ اخلاق باختگی کے دروازے نہیں کھولتی جبکہ ویلنٹائن ڈے تو شروع ہی گندگی سے ہوتا ہے۔

عارفہ صبح

کاش ہمارے لوگ اتنے تنگ نظر اور کم علم نہ ہوتے۔ محبت کو بوالعجبی بنادیا ہے۔ محبت تو لامحدود جذبہ ہے۔ کیاماں باپ، استاد اولاد سے محبت نہیں ہوتی۔ کیا اپنے کے آدرشوں سے، اپنے وطن سے اپنے پیاروں سے محبت نہیں ہوتی۔ پتہ نہیں کیا بنے گا اس قوم کا ابھی ڈالرز اور پونڈز ملنے لگیں تو یہی محبت عظیم ہو جائے گی۔

ڈاکٹر سلطان محمود

معذرت سے یہاں آپ نے سیاق وسباق سے ہٹ کر لفظ محبت کو جانتے بوجھتے غلط معانی پہنائے ہیں۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اردو زبان کمزور ہے یا آپ کی اردو میں دم نہیں لیکن آپ محبت اور ٹھرک میں شاید تمیز نہیں کر پائیں۔ آپ پاکیزہ محبت کی تشریح کو آفاقی معنوں میں لے گئی ہیں جبکہ ویلنٹائن ڈے اسی لفظ محبت کے سفلی جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔ آپ جیسے پڑھے لکھے لوگ جب جنسی ٹھرک اور پاکیزہ محبت کو آپس میں یوں گڈمڈ کر دیں گے تو آج کی نوجوان نسل میں تو ضرور مقبول ہو جائیں گے لیکن اگر معاشرے میں اخلاق باختگی پھیلی تو لازماً اسکے ذمے دار بھی ٹھہرائے جائیں گے۔

3حاصلِ مطالعہ۔DSM116

خشت اول چوں نہد معمار کج۔۔۔ تا ثریا می رود دیوار کج۔۔۔

(معمار اگر پہلی ہی اینٹ ٹیڑھی لگادے تو دیوار چاہے آسمان تک لے جائیں ٹیڑھی ہی رہے گی)

4حاصلِ مطالعہ۔DSM117

جاہل بات یقین کے ساتھ کرتا ہے جبکہ عالم کبھی شکوشبہ سے باہر ہی نہیں نکلتا۔ تو کیا علم شک کو جنم دیتا ہے؟ ڈاکٹر سلطان محمود

5حاصلِ مطالعہ۔DSM118

امریکی صحافی فرید زکریا کامیاب ممالک کی چار خوبیاں بیان کرتا ہے۔ ہر ادارے کے پاس محدود مگر واضح اختیارات، خود مختار بیوروکریسی، مخلص فیصلہ سازی اور غلطیوں سے سیکھنا۔ دنیا بھر میں پہلے نمبر پر ایسا ملک ڈنمارک ہے۔ اگلے کامیاب ممالک جرمنی، آسٹریا، فن لینڈ اور آسٹریلیا ہیں۔ جہاں جہاں ایسا کچھ نہیں وہاں حکومتیں نہیں چلتیں بس زبانیں چلتی ہیں۔

6۔ حاصلِ مطالعہ DSM119

اگر کوئی نوجوان حقیقت میں ترقی کے سفر کی کھوج رکھتا ہو تو وہ لازماً ایسیموگلو اور رابنسن کی دو کتب WHY NATIONS FAIL اور THE NARROW CORRIDOR پڑھے تا کہ اسے پتہ چلے کہ ایک جیسی خصوصیات رکھنے کے باوجود ایک قوم امیر اور دوسری غریب کیوں رہ جاتی ہے۔

7حاصلِ مطالعہ۔DSM120

ملک سے انتظامی گند صاف کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر سیاسی و مذہبی جماعت اپنے منشور، 30 مستقل سیاسی اور 20 ٹیکنو کریٹ اراکین کے لئے عوام سے ووٹ لے اور پھر متناسب نمائندگی سے اسمبلیاں اور سینٹ وجود میں آئیں۔ فلور کراسنگ والا تاحیات نااہل کر دیا جائے۔ حکومتی مدت چار سال ہو اور تمام ملکی ادارے حکومت کے سیاسی رسوخ سے آزاد ہوں۔

8حاصلِ مطالعہ۔DSM121

آدھی سے زائد آبادی کو عورت کہہ کر پیچھے دھکیل دینے والے ملک میں اگر آمریت نہ ہوتی تو 1964ء میں محترمہ فاطمہ جناح اس وقت پاکستان کی صدر ہوتیں جب ابھی یورپ کو یہ توفیق نصیب نہیں ہوئی تھی۔

9حاصلِ مطالعہ۔DSM122

اگر کوئی اپنے ذہن میں کسی دوسرے کے بارے غلط تاثر گھڑ لے اور بٹھا بھی لے اور پھر اسی شخص کی کوئی اچھی بات سامنے آ جائے تو ہم بغض کے مارے اسے رد کرنے کی خاطر یوٹرن کہہ کر دل ٹھنڈا کر لیتے ہیں۔(DSMڈکشنری آف ورلڈ ریکارڈ)

10 حاصلِ مطالعہ۔DSM123

نسلی اور اصلی والی بات تو سراسر ہماری دیہاتی اور جٹکی سمجھ پر مبنی ہوتی ہے۔ البتہ ہمیں دولت کے بل پر نہیں بلکہ انسانیت کی بنیاد پر لوگوں سے تعلقات رکھنے چاہئیں۔

حاصلِ مطالعہ 15

-21 فروری 21ء

1۔ حاصلِ مطالعہ DSM124

طارق محمود

اگر آپ چار پانچ برس آگے کا مفاد دیکھتے ہیں۔

تو آپ صرف دنیا پرست ہیں۔

اگر آپ تیس یا پچاس برس آگے کا مفاد دیکھتے ہیں۔

تو آپ کسی حد تک دنیا پرست اور کسی حد تک خدا پرست ہیں۔

اگر آپ ستر یا اسی برس آگے کا مفاد دیکھتے ہیں۔

تو آپ کم دنیا پرست، مگر زیادہ خدا پرست ہیں۔

اگر آپ اپنے مرنے کے بعد اپنی اولاد کا مفاد دیکھتے ہیں،

تو آپ بہت کم دنیا پرست، مگر بہت زیادہ خدا پرست ہیں۔

اگر آپ اپنی موت کے بعد اپنی اولادوں کی اولاد کا مفاد دیکھتے ہیں۔

تو آپ بس ذرا سے دنیا پرست، مگر بہت ہی بہتر خدا پرست ہیں۔

اگر آپ اپنے موت کے بعد پوری نسل انسانی اور پوری کائنات کا مفاد دیکھتے ہیں۔

تو آپ دنیا پرست تو بالکل بھی نہیں، مگر کمال کے خدا پرست ہیں۔

کیونکہ اب آپ خدا کی طرح ہی کائنات اور اس کے اندر پلنے والے شعور کی بقا کے لیے فکر مند، اور خدا کی طرح ہی پوری کائنات پر نگاہ کیے ہوئے ہیں۔

اس کائنات کا کلی مفاد دیکھنے والا ہی اصلی اور خالص خدا پرست ہے۔

Dr Sultan Mahmood

Illogical flight of naive thoughts.

نادان خیالات کی غیر منطقی پرواز۔

طارق محمود

ذرا وضاحت کیجیئے

ڈاکٹر سلطان محمود

لفظ مفاد نے آپ کی ساری تحریر کو خود غرضی کی عینک پہنا دی ہے۔ آپ نے اچھا سوچا اور ثابت کرنا چاہا کہ دنیا پرستی سے خدا پرستی اچھی ہے۔ مگر اس لفظ نے ساری تحریر ہی کو دنیا پرست ثابت کر دیا ہے۔ ہاں اگر آپ مفاد کی بجائے خیال کہتے تو روحانیت بن جاتی۔ مفاد حاصل اور لینے کی خواہش پر مبنی لفظ ہے جبکہ خیال کرنے میں دینے کا جذبہ کار فرما ہوتا ہے۔ بہر حال کوشش جاری رکھیں اور خوب مطالعہ کریں۔

2۔ حاصلِ مطالعہ 125۔

دھوبی کا کتا، گھر کا نہ گھاٹ کا۔۔۔۔

اگر یہ منطق درست مان لیں تو کپڑے کوٹنے والا ڈنڈا گھاٹ میں تو کام آجائے گا جس سے محاورہ غلط ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر اسے کتے dog کے معنوں میں لیں تو منطق سمجھ آتی ہے کہ اس کتے کو نہ کوئی گھر میں پوچھتا ہے اور نہ گھاٹ میں۔ یہ ممکن ہے کہ کوئی لفظ کتا (زبر کے ساتھ) بھی ہو مگر ضروری تو نہیں کہ پینک پھیلانے کے لئے وہی معنی لیں جس سے محاورہ غلط ثابت ہوتا ہو۔

دیگرے ہمارے اردو کے اساتذہ بہت نامور تھے مثلاً گورنمنٹ کالج لائلپور کے اردو کے پروفیسر ریاض مجید اور پروفیسر ریاض احمد ریاض صاحبان۔ جن سے یہ توقع نہیں تھی کہ اصل اردو سے بے خبر رہتے۔ اور تیسرا نکتہ یہ ہے کہ سوشل میڈیا کوئی قابل بھروسہ تحقیقاتی فورم نہیں ہے کہ اس کی بات مان کے اساتذہ کو غلط قرار دے دیا جائے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

3حاصلِ مطالعہ۔126۔

دنیا بھر میں مغربی پنجابی بولنے والے 11 کروڑ، مشرقی پنجابی 3 کروڑ اور اردو بولنے والے 10 کروڑ ہیں مگر پاکستانی پنجابی، حکومت اور عوام کی بے حسی کی وجہ سے تیزی سے مر رہی ہے۔ یہاں پنجابی میں تعلیم ہی نہیں دی جاتی بلکہ گاؤں کی سطح تک پنجابی گھرانے بچوں کو "تہذیب یافتہ "بنانے کی خاطر اردو سکھاتے ہیں۔

4۔ حاصلِ مطالعہ 127۔

سب سے بڑی دولت عقل ہے، سب سے مضبوط ہتھیار صبر ہے، بہترین حفاظت ایمان ہے اور عظیم ٹانک قہقہہ ہے۔ اتفاق سے یہ سب مفت ہیں۔

5۔ حاصلِ مطالعہ 128۔

ایک ٹنڈ پر لکھا تھا کہ یہ رقبہ پاک فوج کی ملکیت ہے۔ ہم نے بھی لکھ دیا کہ اس کے اندر دماغ امریکہ کی ملکیت ہے

6حاصلِ مطالعہ۔DSM 129

ماشاءاللہ کھیوڑہ کا نمک بھی پاکستان کا خزانہ ہے جو پچھلے ادوار میں بھارت کو مفت میں لٹایا جاتا رہا۔ اب پاکستان خود اسی منڈی میں پاکستانی نمک کے طور پر بیچ رہا ہے جہاں پہلے یہ بھارتی نمک کے نام سے پہنچتا تھا۔

7 حاصلِ مطالعہ۔DSM130

یوٹیوب چینل بھی ایک ایسی ماچس ہے کہ جس کے بے احتیاط استعمال سے بسا اوقات لگڑ بگڑ قسم کا دانشور بھی اپنے ہی جنگل کو آگ لگا سکتا ہے۔

8 حاصلِ مطالعہ۔DSM131

یہ کھنڈر ضلع جہلم کے شہر پنڈ دادنخان میں واقع ہیں۔ یہ کوئی عام کھنڈر نہیں یہ دسویں صدی کے مشہور سائنسدان ابوریحان البیرونی کی لیبارٹری ہے۔ جس میں انھوں نے ان پہاڑوں کی چوٹیوں کا استعمال کر کے زمین کی کل پیمائش کا صحیح اندازہ لگایا۔ البیرونی کے مطابق زمین کا قطر 6335 تھا جبکہ موجودہ ناسا کی جدید کیلکولیشن کے مطابق 6371 ہے یعنی محض 39 کلومیٹر کا فرق۔ البیرونی نے ڈھائی سو سے زیادہ کتابیں لکھیں۔ وہ محمود غزنوی کے دربار سے منسلک تھے۔ افغان لشکر کے ساتھ کلر کہار آئے۔ افغانوں نے البیرونی کے ڈیزائن پر انکو یہ لیبارٹری بنا کر دی۔ البیرونی وہ واحد سائنسدان ہیں جہنوں نے کتاب الہند لکھی اور بتایا کہ ہندو صرف بتوں کو پوجنے کا نام نہیں بلکہ یہ بہترین ثقافت ہے۔ بلکہ ہندو فلاسفر کسی صورت بھی یونانی فلاسفروں سے کم نہیں۔ ان کے پیچھے رہ

جانے کی وجہ صرف ان کی زبان سنسکرت ہے جس کی وجہ سے ہندو اپنے خیالات کا اظہار اچھے سے نہیں کر پاتے۔

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم اپنے ورثہ کی کیسے قدر کرتے ہیں۔ اس میں ماسوائے چند بکریاں چرانے والوں کے علاوہ کوئی نہیں جاتا۔ حکومت کو چاہیئے کہ دوبارہ سے ٹھیک کرے اور تعلیمی اداروں کو چاہیئے کہ ایسے تاریخی مقامات پر سٹڈی ٹورز کروایا کریں۔ یہ جو سٹڈی ٹور مری، نتھیا گلی وغیرہ میں کیے جاتے ہیں یہ صرف اور صرف تفریح ہی ہو سکتے ہیں ان سے تعلیمی مقاصد حاصل نہیں کیے جاسکتے۔

نوٹ۔ از ڈاکٹر ہلال احمد

1974 میں سوویت یونین نے ابو ریحان محمد بن البیرونی پر ایک فلم بھی بنائی ہے جس کا نام ہے ابو ریحان البیرونی۔ حکومت پاکستان سے گزارش ہے اس فلم کی اردو میں ڈبنگ کر کے چلوائیں۔۔

البیرونی کی وفات 1050 میں غزنی افغانستان میں ہوئی اور وہیں آسودہ خاک ہیں۔

نوٹ از ڈاکٹر سلطان محمود

میری کمپنی ECCS نے چینی کمپنی CMEC کے تعاون سے اس علاقے میں دو پراجیکٹ کئے اور اس یادگار کو پی سی آر (فزیکل کلچرل ریسورسز) میں شمار کر کے اپنی رپورٹ کا حصہ بنایا اور حکومت سے درخواست کی کہ اس یادگار کو نقصان نہیں پہنچا چاہیئے۔

ہمارا پہلا پراجیکٹ تھا۔

EIA of Pakistan Pind Daden Khan Construction of 300 MW Coal Power Project. (NOC issued in 2016)

اور دوسرا پراجیکٹ تھا۔

Coal Reserves Estimation of Salt Range (2017).

9 حاصلِ مطالعہ۔DSM132

میں تو ایک قدم آگے بڑھ کے کہتا ہوں کہ جنسی شعور سلیبس کا حصہ ہونا چاہیئے۔

10 حاصلِ مطالعہ۔DSM133

اقراء ایمان

کہتے ہیں جنسی زیادتی کی اہم وجہ عورت کی بے پردگی ہے۔ ہو گی۔ مان بھی لیا۔

حاصلِ مطالعہ16

-24فروری21ء

1حاصلِ مطالعہ۔DSM134

لینڈ مافیا نے لاہور کو پھولوں، پھلوں اور سبزے کی بجائے پچھلے چالیس برسوں میں جو کنکریٹ کا براؤن جنگل بنا کر پائیدار ترقی و پائیدار ماحول کا بیڑہ غرق کیا ہے اسے دوبارہ سر سبز گلدستہ بنانے کے لئے پنجاب حکومت سب سے پہلے مزید رہائشی سکیموں کو روکے نیز موجودہ تمام شہر کے بیچوں بیچ سو سے زائد میاواکی جنگلات (اربن فاریسٹ) لگا کر آلودگی کے مسئلہ کو حل کرے۔ نئے راوی سٹی کے پائیدار ترقی کے اصول کا اقدامات کا خیال رکھے۔

2 حاصلِ مطالعہ۔DSM135

اللہ کا بے حد کرم ہے کہ اس نے ایک صاحب کی بیان کردہ زندگی گزارنے سے بچا لیا حالانکہ میں نے تین بار کامیاب کوششیں کیں لیکن اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی سبب سے واپس پاکستان لا پھینکتا رہا۔ پہلی بار پولینڈ سے ڈاکٹریٹ کر کے وہیں ٹکنے کا ارادہ کر لیا تھا لیکن اقوام متحدہ کی نوکری کئی ممالک اور شہر گھما کر یورپ سے واپس لاہور لے آئی۔ دوسری کامیاب کوشش مستقل رہائش کے لئے امریکہ لے گئی اور امیگریشن کا فیصلہ ہونے میں چند ماہ باقی تھے کہ نائن الیون کشاں کشاں واپس

لاہور لے آیا۔ پھر برطانیہ میں مستقل رہائش کا منصوبہ HSMP منظور ہو گیا لیکن مطلوبہ رقم کا بندوبست نہ ہو سکا اور لاہور نے مجھے ایک بار پھر مضبوطی سے تھامے رکھا۔ اس کے بعد ایک سوچ ابھری اور ذہن بدلا کہ کچھ میری کوششیں ہیں اور کچھ منصوبے شاید کسی اور ذات کے ہیں لہٰذا پر سکون ہو کر یہیں ٹک کر کام کر رہا ہوں:

بلا سر پہ جو تھی ٹل گئی ہے۔۔۔

اپنی بھی جوانی ڈھل گئی ہے۔۔۔

3۔ حاصلِ مطالعہ DSM136

مجھے حیرت ہوئی ہے یہ جان کر کہ ایک جانب عوام آمروں کو پسند نہیں کرتی اور جمہوریت کے گن گاتی رہتی ہے مگر دوسری جانب مکمل طور پر منافقت کے پھولوں کے ہار ایک دوسرے کے گلے میں ڈال رہے ہیں۔ چلیں مہاجر قوم کی مشرف کے لئے پسندیدگی سمجھ میں آتی ہے لیکن وہ دانشور کس کھیت کی مولی ہیں جو مشرف کو پیشہ ورانہ فوج کے ساتھ نتھی کر کے اس کے گناہ بھی فوج کے کھاتے میں ڈال رہے ہیں۔

یہ زندہ حقیقت ہے کہ ایوب، ضیاء اور مشرف امریکی پٹھو تھے اور جب کبھی امریکہ کو اپنے مقاصد پورے کروانے ہوتے ہیں تو ہمیشہ کسی ضمیر فروش فوجی کو پہلے اوپر لاتا ہے اور پھر اپنے تلوے

چٹواتا ہے۔ اور عوام اتنی احمق کہ ہر آمر پر توصیف کے ڈونگرے برساتی ہے۔ بلکہ مٹھائیاں بھی تقسیم کرتی ہے۔ بات پھر وہی قرآن کریم والی ہی درست ہے کہ جیسی قوم ویسا حاکم۔ مانا کہ سیاستدان کرپٹ ہیں لیکن اس عوام کے بھی کیا کہنے جو ڈکٹیٹر کے گن گاتی ہو؟

مشرف کو یہودی لابی امریکہ کے اس افغانستان میں قدم جمانے کے لئے اوپر لائی تھی جہاں سے وہ بیس برس جوتے کھا کے نکلا ہے۔ یہ ڈرپوک کمانڈر آیا ہی امریکہ کی ہاں میں ہاں ملانے تھا۔ اس نے علاقے میں اپنے بزرگوں کے ملک بھارت کو بہت مضبوط کیا۔ مجاہدین کی کمر توڑی، امریکہ کو اہم ترین ہوائی اڈے دیے۔ ملک میں کتا کلچر متعارف کرایا۔ اس نے صرف ایک اچھا کام کیا کہ چور نواز شریف کو دفع دفان کیا لیکن پھر بھی سیاستدان کا فوجی کے ہاتھوں دھڑن تختہ کسی باشعور قوم کا خاصہ نہیں ہونا چاہئیے۔

عروج خان

سلطان محمود سرزرار ہنمائی فرمائیں کے مشرف کی کون سی ایمان داری تھی جس کے تمغے کے طور پہ موصوف کے اکاؤنٹ میں سات بلین ڈالرز پڑے ہیں؟

ڈاکٹر سلطان محمود

میم یہ مشرف پکا امریکی ایجنٹ تھا اور ثبوت اس کے وہ ڈالر ہیں جو امریکہ نے اسے کتاب کا بہانہ کر کے دیئے۔ یہودی اسی طرح ملالہ کی مدد بھی کر رہے ہیں اور ایسی ہی انہوں نے کسی زمانے میں

جماعت اسلامی کی بھی کی تھی۔ جب ایڈوانس ڈالر دے کر مودودی صاحب سے کتابیں لیں اور مصر کے سمندر میں غرق کرا دیں۔ اسبغول تے کجھ نہ پھول۔۔۔

عروج خان

As it's a big challenge to collect this some amount being an honest and brave solider، oops sorry "General."

ایک ایماندار اور بہادر سپاہی مطلب "جنرل" ہونے کے ناطے اس رقم کو اکٹھا کرنا ایک بڑا چیلنج ہے۔

عروج خان، امریکن تو ضیاء کو بھی بڑا بہادر کہتے تھے جس نے 1965ء میں اردن کی طرف سے اتنے فلسطینی مارے تھے جتنے آج تک اسرائیل نے نہیں مارے۔

4۔ حاصلِ مطالعہ DSM137

میں یہی شکوہ عمران سے بھی کرنا چاہتا ہوں جو اس سے قبل کبھی ذوالفقار علی بھٹو سے کیا تھا۔ تب سوشل میڈیا تو نہ تھا لیکن مجھے طلباء یونین کا فورم میسر تھا۔ لیکن اس تک میری آواز نہ پہنچ سکی۔ رکاوٹ پیسہ تھا اور اب بھی ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ میری آواز اب عمران تک بھی نہ پہنچ

سکے گی۔ میں ان دونوں کو آج بھی اس یقین سے دیکھتا ہوں کیونکہ بھٹو پچاس برس قبل اس ملک کے لئے کچھ کرنے کی صلاحیت سے مالامال تھا اور آج آدھی صدی بعد آپ بھی اسی مقام پر کھڑے ہیں۔ بھٹو بھی مشیروں اور وزیروں کے ہاتھوں شکست کھا گیا اور مجھے ڈر ہے آپ بھی نہ کھا جائیں ویسی ہی شکست۔ میں نے ہوش و حواس میں رضا شاہ پہلوی کا دور بھی دیکھ رکھا ہے۔ خان صاحب قسم لے لیں آپ کے مشیر وزیر صرف اپنے مشن سے آگاہ ہیں انہیں عوام سے نہ تو محبت ہے اور نہ ان کے مسائل سے آگاہی۔ دیکھ لیں خان صاحب یہ بے شک آپ کو ڈوبتا دیکھ کر ملک چھوڑ جائیں لیکن ہم آپ کو ڈوبتا نہیں دیکھنا چاہتے۔ "اب بھی وقت ہے ہوش کے ناخن لیں "یہ میرے ہی الفاظ ہیں جو میں نے گورنمنٹ کالج لائلپور میں پولیس سے مار کھانے سے قبل 1976ء میں ادا کئے تھے مگر صدا بہ صحرا ثابت ہوئے۔ آج پھر سوشل میڈیا کے توسط سے وہی الفاظ دہرا رہا ہوں "ہوش کریں خان صاحب۔ کم سے کم آدھے مشیر وزیر تو عوام سے لے کر آئیں تاکہ آپ آدھے ڈوبیں۔

ڈاکٹر سلطان محمود

5۔ حاصلِ مطالعہ DSM138

عمران اتنا نڈر ہے کہ فوراً اپنے آپ کو اسمبلیوں سے اعتماد کا ووٹ لینے کے لئے پیش کر دیا۔ اس میں 172 ووٹ ملنے ضروری ہیں جو گیلانی بھی نہیں لے سکا۔ اس طرح ان چوروں کا پتہ چل جائیگا

جنہوں نے سینٹ الیکشن میں رقم لی، جو اپنی جماعت کا بندہ ووٹ نہیں دیگا نااہل ہو جائے گا نیز جیتنے کی صورت میں مخالفین 2023ء تک منہ بند کر کے رکھیں گے۔

6۔ حاصلِ مطالعہ DSM139

سینٹ میں گیلانی پر حکومتی شکست کا تمسخر اڑانے والوں نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ ذہنی طور پر کرپٹ ہیں۔ کیونکہ ناجائز کمائی کے لین دین کو نظر انداز کرنا ہی وہ بد عنوانی کی کلین چٹ ہے جس کا صاف مطلب نکلتا ہے کہ در حقیقت عوام ہی کرپٹ ہے چاہے گھنٹوں لمبے سجدے کرنے والی ہی ہو۔

7۔ حاصلِ مطالعہ DSM140

You have become nostalgic in such an old age where there is even no treatment unfortunately.

تم اس عمر میں ناسٹلجیا کا شکار ہو گئے ہو جہاں بد قسمتی سے علاج بھی ممکن نہیں ہے۔

8۔ حاصلِ مطالعہ DSM141

میرا امریکہ کا تجربہ کہتا ہے کہ حکومت نے عوام کو کچھ ایسے مصنوعی طریقے سے مطمئن رکھا ہوا ہے کہ وہ کبھی بھی اپنی ذاتیات سے باہر نکلنا پسند نہیں کرتے۔ لہٰذا ان کا میڈیا کچھ بھی کہہ دے وہ

جلدی سے اسے ہی مان کر پھر اپنے ذاتی کاموں میں جت جاتے ہیں۔ اس اہم نکتے نے عوام کو اپنے ملک بلکہ پوری دنیا سے بے خبر رکھ چھوڑا ہے۔ اور اکثر اوقات ایک اوسط امریکی ایک اوسط پاکستانی کی نسبت خاصہ احمق ثابت ہوتا ہے۔ ان کی ذہن سازی ان کے مضبوط ادارے کرتے ہیں اور سیاستدانوں کا کام صرف اور صرف ان اداروں کی جانب سے دنیا کی دولت لوٹنے کے نت نئے طریقوں پر عملدرآمد کرانا ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

9۔ حاصلِ مطالعہ DSM142

یہ بڑی اچھی گفتگو ہے مگر ایک نقطہ یہ بھی غلط سمجھا رہے ہیں اور وہ ہے جنت کے بارے میں۔ حقیقت اللہ کی خوشنودی میں چھپی ہے جنت تو ایک صلہ ہے۔ جبکہ ہم نے صلے کو فوکس کر لیا ہے اور اپنی ساری گفتگو ہی سے اللہ گول کر دیا ہے۔

10۔ حاصلِ مطالعہ DSM143

اگر یہ کہہ دوں کہ ہماری قوم عمران کے قابل نہیں تو کروڑوں کو مرچیں لگ جائیں گی۔ یہی قوم جناح کے قابل بھی نہ تھی جسے ایوب اور لیاقت بھانپ گئے اور اقتدار پہ قابض ہو گئے۔ ہم اپنے کرپٹ ذہن کی وجہ سے ہیں ہی اس قابل کہ زرداری ہمارا حاکم ہو، نواز ہو یا مشرف ہو۔ جہاں بھٹو مر کر بھی زندہ رہے، زرداری بھٹو بن جائے، کتا شیر بن جائے اور چور انقلابی بن جائے، وہاں عمران

تیرا کیا کام؟ تو کیا لینے آیا یہاں؟ جا بیبا اپنا نام نہ گندا کر اور ہمیں چھوڑ دے اپنے کرتوتوں پہ۔ ہم دوبارہ نواز، شہباز اور زرداری کو لائیں گے اور پھر ان کی بادشاہت کے مزے لوٹیں گے۔

حاصلِ مطالعہ17

-07مارچ21ء

1 حاصلِ مطالعہ۔144۔

یاسر چوہان میں تمہیں اتنا بے غیرت نہیں سمجھتا تھا جتنا تو نکل آیا۔ آخر نکلا ناں وہی گھٹیا پپلیانالی کا جاہل کیڑا۔ عمران کے زانی ہونے کی گواہی تم اتنے وثوق سے ایسے دے رہے ہو جیسے یہ زناء وہ تمہارے گھر آکر کیا کرتا تھا۔ دفع ہو جاؤ میری فرینڈ لسٹ سے اور ہمیں صاف ستھرا ہی رہنے دو۔

2حاصلِ مطالعہ۔145۔

جب سبھی فرشتے مل کر رب کی تسبیح کرتے تھے تو انہیں معلوم نہیں تھا کہ ان کے اندر ہی شیطان مردود بھی موجود ہے۔

3۔حاصلِ مطالع146۔

ہمسائے ملک میں عوام کو اسی میڈیا کے ذریعے تعلیمی نصاب پڑھایا جاتا ہے جس کے ذریعے ہمارے ہاں جاوید چودھری، حسن نثار، سلیم صافی وغیرہ جیسے بدھو اپنی آمدن بڑھانے کی خاطر ایک

دوسرے پر کیچڑ اچھالتے رہتے ہیں۔ عوام جائے بھاڑ میں۔ اسی عوام کی جہالت تو زرداری، نواز شریف جیسے لٹیروں کے لئے خوشخبری ہے جو ہماری آئندہ نسلوں کو بھکاری بنا گئے ہیں۔

4حاصلِ مطالعہ۔147۔

سمجھنا، جاننے سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

آپ کے ارد گرد ایسے بہت سے لوگ ہیں

جو آپ کو جانتے ہیں۔۔۔۔

لیکن بہت کم لوگ ایسے ہیں، جو آپ کو سمجھتے ہیں۔!

)منقول(

5۔ حاصلِ مطالعہ148۔

میں بقائمی ہوش و حواس پاکستانی سیاست کو جھوٹ، گند، منافقت، اخلاق باختگی اور خفیہ طاقت کا ایجنڈہ گردانتے ہوئے اس سے لاتعلقی کا اعلان کرتا ہوں اور اپنے اس سابقہ یقین پر واپس آ گیا ہوں کہ آزادی کے وقت ہی سے قوم کے ساتھ ایک جھوٹا ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے اور میں خوامخواہ حماقت میں پھنس کر اپنا اخلاق برباد کر رہا ہوں۔ میں لیاقت سے عمران و دیگر پر اپنے سیاسی تبصرے واپس لینے کا بھی اعلان کرتا ہوں نیز دوستوں کی دل آزاری پر بھی معذرت کرتا ہوں۔

Dr. SOHRAB ASLAM KHAN

Dr Sultan، you are a fighter. Stay in the arena against the "hidden powers" or، which may be called occult، surreptitious، clandestine powers to make your contribution to reform.

ڈاکٹر سلطان، آپ ایک فائٹر ہیں۔ اصلاح میں اپنا حصہ ڈالنے کے لیے "چھپی ہوئی طاقتوں" یا، جنہیں خفیہ، خفیہ، خفیہ طاقتیں کہا جا سکتا ہے کے خلاف میدان میں رہیں۔

Nasir Daska

Please take your decision back because many of your posts have a wealth of knowledge. And your decision is unacceptable.

براہ کرم اپنا فیصلہ واپس لیں کیونکہ آپ کی بہت سی تحریر س علم کا خزانہ رکھتی ہیں۔ اور آپ کا یہ فیصلہ نا قابل قبول ہے۔ناصر ڈسکہ

Dr Allahdino Channa

I respect your opinion. میں آپ کی رائے کا احترام کرتا ہوں۔

Naveed Hussain

You now and I since 2014 is on this point.

آپ نے اب یہ فیصلہ کیا ہے میں 2014 سے اس مقام پر ہوں۔ نوید حسین

Arshad Ali Choudhry

But if people like you quit politics then those culprits can play even bad. You should stay active to put people on track.

ارشد علی چوہدری

لیکن آپ جیسے لوگ سیاست چھوڑ دیں تو وہ مجرم اور بھی برا کھیل سکتے ہیں۔ لوگوں کو ٹریک پر لانے کے لیے آپ کو متحرک رہنا چاہیے۔

محمد بوٹا

سوشل انقلاب کی ضرورت ہے۔ اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے تبدیلی کا۔ سول سوسائٹی کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔

منظور الحسن

دنیا میں قومیں ارتقائی نظام سے آگے بڑھتی ہیں اور اس میں دھائیاں اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔ یہ ملک کلمہ کی بنیاد اور اسلام کی اقدار کی بنیادوں پر ملا ہے۔ میرا ایمان ہے یہ صحیح سمت گامزن ہو گا۔ میرے بزرگوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا جو اس کے بننے میں بہا ہے۔ ہمیں مایوس نہیں ہونا اور نہ ہی مایوسی پھیلانی ہے۔ بس اپنا حصہ اس کی ترقی کے لیے ڈالتے جائیں۔ تاکہ اللہ کو اپنا جواب دے سکیں۔

عمیر ملک

معاف کیا سر آپکو۔ مگر ایک بات ہے۔ اگر ایسے ہی سب پاکستان کے معاملات میں سیاست سے پیچھے ہٹ گئے تو پھر حالات کیسے بہتر ہونگے اور کیسے آپ اور باقی سب نئی نسل کو سچ اور جھوٹ میں فرق بتائیں گے؟

اشمل ہاشمی

پھر تو اسطرح تمام صاحب حیثیت لوگ یہ ملک بھی چھوڑ جائیں گے۔ نہیں آپ جیسے لکھاریوں کو یوں سائیڈ نہیں ہونا چاہئیے۔ اپنے وطن کے لیے آپکو اپنے قلم سے لڑنا چاہیے۔ سیاست پہ بھی پارٹی بازی سے ہٹ کے وطن عزیز کے لیے لکھیں صحیح کو صحیح غلط کو غلط لکھیں۔

میاں رب نواز موہل

سر

مَیں آپ کے اس اعلان سے کچھ عرصہ پہلے سے یہ بات تسلیم کر کے خاموش ہو گیا ہوں۔
خیر آپ کے اس اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

ادریس شاہد

دیر آید درست آید

ڈاکٹر ایم صفدر انجم

نہ کرو جی۔ آپ تو پیدائشی لیڈر اور سیاستدان ہیں۔

6۔ حاصلِ مطالعہ 149۔

محکمہ صحت کو ویکسین لگوانے کے لیے 1166 پر اب تک کسی خاتون کی درخواست موصول نہیں ہوئی۔

ساٹھ سال کی شرط ہٹالیں۔۔۔۔۔

7 حاصلِ مطالعہ۔150۔

پانی کا استعمال سوچ سمجھ کر اور کنجوسی سے کریں کیونکہ ہماری اور آنے والی نسلوں کا انحصار اسی پر ہے۔

8حاصلِ مطالعہ۔151۔

کتنی دلچسپ کہانی ہے۔ تمام دنیا کی غیر مسلم طاقتور اقوام نے اسلام کی حقانیت، قرآن کی صداقت اور حضرت عمر کے دور حکومت کو حقیقت گردانتے ہوئے ہم ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو مادیت کی میٹھی گولیاں دے کر ابدی نیند سلا دیا ہے اور خود چپکے چپکے قرآن کا ترجمہ اپنی زبانوں میں کر کے نا صرف اسے نصاب کا حصہ بنالیا ہوا ہے بلکہ دور عمر کو اپنے ممالک میں رائج بھی کر لیا ہوا ہے۔ اب اگر وہ کلمہ گو بھی بن گئے تو محسوس ہوتا ہے کہ جنت بھی انکی۔ "ہم رہے نہ ہم، تم رہے نہ تم"۔ "نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔۔۔نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے"۔ برنارڈ شا نے بھی سو سالہ قبل کہہ دیا تھا۔

"Islam is the best religion and Muslims are the worst followers."

George Bernard Shaw.۔۔۔

9حاصلِ مطالعہ۔152۔

اب سمجھ آرہی ہے کہ ہندوؤں نے اتنی آسانی سے پاکستان کیوں بننے دیا۔اس وقت برصغیر میں لگ بھگ 55 یا ساٹھ کروڑ مسلمان ہیں مگر تین حصوں میں بٹے ہوئے۔اگر انگریز بغیر تقسیم کے چلا جاتا تو آج بھارتی ہندو قابل رحم حالت میں ہوتے۔

10حاصلِ مطالعہ۔153۔

بادشاہوں کے لئے تخت یا تختہ ہوتا ہے لیکن جب دوستوں کی سطح پر اتر آئے تو منجی یا منجہ بن جاتا ہے۔

حاصلِ مطالعہ 18

31-مارچ21ء

1حاصلِ مطالعہ۔154

برطانوی ماہرین ماحولیات نے تحقیق کی ہے کہ ماحولیاتی آلودگی سے مرنے والے ہر پانچ میں سے ایک کا تعلق تیل، گیس اور کوئلے سے پیدا شدہ زہریلی گیسوں کے فضا میں اجتماع سے ہے۔

2حاصلِ مطالعہ۔155

ایجیسن کے قیمتی کلاس رومز سے تھر کے سسکتے سکولوں تک کا سفر ہی ہماری آزادی کی دین ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

3حاصلِ مطالعہ۔156

ایک سٹیل برج ویرازانو میں نے دیکھ رکھا ہے جو ریاست نیویارک کے ضلع بروکلین کو سٹیٹن آئی لینڈ سے ملاتا ہے۔

میاں وقار

Located in the Punjab province of Pakistan، Raakhi Gaaj Project is said to be the Asia's Second Largest Steel Bridge. The new bridge was completed in 2019 to improve the National Highway 70 (N-70). The new bridge is comprised of eight steel bridges that have become fully functional for heavy traffic. The eight steel bridges are 1.5 kilometer long with pillars taller than 150 feet.

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں واقع راکھی گاج پروجیکٹ کو ایشیا کا دوسرا سب سے بڑا اسٹیل پل کہا جاتا ہے۔ نیشنل ہائی وے (N70) ۔70 کو بہتر بنانے کے لیے نیا پل 2019 میں مکمل ہوا تھا۔ نیا پل اسٹیل کے آٹھ پلوں پر مشتمل ہے جو بھاری ٹریفک کے لیے مکمل طور پر فعال ہو چکے ہیں۔ اسٹیل کے آٹھ پل 1.5 کلو میٹر لمبے ہیں جن کے ستون 150 فٹ سے زیادہ اونچے ہیں۔

ڈاکٹر سلطان محمود

آپ کی بات درست ہے۔ پل کئی لحاظ سے مشہور ہیں۔ کئی محض ایک ہی علاقے میں بہتے دریاؤں کے مخالف کناروں کو ملاتے ہیں تو کئی شہروں، ضلعوں، صوبوں، ملکوں حتی کہ براعظموں کو بھی ملاتے ہیں۔ فورٹ منرو برج دو صوبوں کو ملاتا ہے جبکہ ترکی کا گولڈن گیٹ برج ایشیا اور یورپ کو ملاتا ہے۔

4حاصلِ مطالعہ۔157

کوئی بھی وکیل کسی بھی قسم کا بزنس نہیں کر سکتا نہ کوئی جاب کر سکتا ہے۔اور نہ ہی صحافی بن سکتا ہے۔پنجاب بار کونسل کا حکم نامہ جاری۔

5۔ حاصلِ مطالعہ158

یہ درست ہے کہ آج کل مجھے عمران کی پالیسیز پر زیادہ اعتراضات نظر آرہے ہیں مگر ہماری عادت ہے کہ محبت اور نفرت میں ہمیشہ جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں۔

بائیڈن کی بلائی گئی 22 اپریل والی کانفرنس دراصل ستمبر میں اقوام متحدہ کی اس عالمی ماحولیاتی کانفرنس کی تیاری کی جانب ایک قدم ہے صرف ان 40 ملکوں کے لئے جو عالمی ماحول میں زہریلی آلودگی سے سب سے زیادہ بگاڑ پیدا کر رہے ہیں۔یقیناً پاکستان اس لحاظ سے گرین کنٹری ہے جس کا عالمی ماحولیاتی آلودگی میں حصہ 0.5 فیصد سے بھی کم ہے۔بلکہ پاکستان نیپال کے بعد غالباً سب سے زیادہ ماحول دوست ملک بھی ہے۔ستمبر والی کانفرنس میں پاکستان اور نیپال کے حکمرانوں کو خصوصی طور پر اپنے تجربات سے دنیا کی رہنمائی کے لئے خصوصی خطاب کی دعوت متوقع ہے۔اپریل کانفرنس میں دنیا میں گندگی پیدا کرنے والے ممالک کو ستمبر تک کے لئے رہنماء اصول بتائے جائیں

گے۔ بالفاظ دیگر یہ ماحولیات کے بارے میں ایک تربیتی میٹنگ ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ پاکستان اس میں مدعو گندے ممالک میں شامل نہیں۔

یہ پزل والی بات منصور علی خان نے عمران کے بیان میں سے چند الفاظ کو الگ کر کے دکھائی گئی ہے تا کہ ذاتی پسند ناپسند میں لتھڑے چھوٹے دماغوں کو مطمئن کیا جا سکے۔ مثلاً نواز شریف نے ایک بار خطاب میں لوگوں سے پوچھا کہ "کیا میں گدھا نظر آتا ہوں"۔ اس میں سے اگر "کیا" کاٹ دیں تو بات ہی بدل جائے گی۔

6 حاصلِ مطالعہ۔159۔

پاکستان کے ٹاپ کے پروفیسرز کی HEC بارے گفتگو انتہائی غور سے سننے والی ہے جو سو فیصد میری ہی زبان بول رہے ہیں۔ ڈاکٹر طارق بنوری نے میری یہ کہہ کر ترجمانی کر دی ہے کہ ہمارے پروفیسروں کو نا صرف پڑھانا نہیں آتا بلکہ ریسرچ بھی کرنی نہیں آتی اور نہ ہی انگریزی آتی ہے۔

ڈاکٹر رضا چوہان اور مجھے 1998ء میں ڈاکٹر عطاالرحمان نے خود انٹرویو کر کے HEC میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر پلاننگ منتخب کیا تھا لیکن میرا متوازی طور پر امریکن تحریر ڈاک پروگرام بھی منظور ہو گیا اور میں امریکہ چلا گیا۔ مگر میرے ہی نیسپاک کے کولیگ اور دوست ڈاکٹر چوہان نے ایچ ای سی کو جوائن کر لیا اور آج بھی بطور ڈائریکٹر جنرل وہیں کام کر رہے ہیں۔

میں یہ کلپ انہیں بھی بھیج رہا ہوں تا کہ اس کی صداقت ناپ کر اس پر اپنا اگلا کالم لکھوں۔ انشاء اللہ آپ کے ساتھ بھی شیئر کروں گا۔

7۔ محدث شاہین

نہیں آغاز سے ختم ہونے کا خدشہ درست نہیں۔ آپ مندرجہ ذیل نقاط کو ترتیب سے یاد رکھیں:۔

1۔ سب سے پہلے تو آپ نے گھبرانا نہیں ہے (مذاق کے علاوہ)

2۔ اخبارات، جرائد اور کتابیں پڑھیں۔ اور جن موضوعات میں زیادہ دلچسپی محسوس ہو انہیں زیادہ غور سے پڑھیں۔

3۔ اپنے مطالعے کو اپنی روزمرہ کی گفتگو میں سمولیں۔

4۔ جو جو ذہن میں آئے لکھتی چلی جائیں۔ چاہے کتنا ہی بے ترتیب کیوں نہ ہو۔

5۔ پھر وقت نکال کر اپنی تحریر کو خود ترتیب دیں۔

بس تحریر تیار۔ سوشل میڈیا گروپ میں بلا جھجک ڈال دیں۔ پھر اس پر جتنی بھی تنقید آئے اس سے دل چھوٹا نہیں کرنا بلکہ ناقد کی بات سمجھنی ہے شاید ٹھیک ہی کہہ رہا ہو۔

جو نہی گروپ میں تحریر ہو جائے تو پھر تو بالکل بھی نہیں گھبرانا شاید ایڈمن نیند کی حالت میں قبول ہی کر لے۔

8۔ حاصلِ مطالعہ 160۔

دنیا میں بہت سے سر پھرے بستے ہیں۔ ایسا ہی ایک ٹوسٹ ماسٹر کلب ریورسائیڈ کیلیفورنیا کے سیکریٹری اور ہمارے دوست دوغلی نسل کے تیتو لو Tito Luv کا بھی تھا۔ ایک کمرے میں سب چیزیں شیشے کی، دوسرا پلاسٹک، تیسرا لکڑی، چوتھا چاک مٹی کی چیزوں، پانچواں موتیوں اور چھٹا دھات کی چیزوں سے بھرا تھا۔ ہر کمرے میں بیڈ، دوسرا فرنیچر اور شو کیسز میں نوادرات کی بھرمار تھی۔ گیراج میں لیموزین بھی کھڑی تھی۔ کسی کمرے میں بھی رہائش رکھنا ناممکن تھا اور تیتو خود ہوٹل میں رہتا تھا۔ وہ ایک کاروباری شخص تھا جس کی فیملی یا بچے بھی نہیں تھے۔ مجھے آج تک اس کے دماغ کی ہلی ہوئی چولوں کی سمجھ نہیں آئی۔

9حاصلِ مطالعہ۔161۔

ہمارا تجربہ بھی بالکل ایسا ہی ہے جو ہمیں بلوچستان اور پنجاب میں فنڈڈ رورل سپورٹ پروگرامز کے تحت غریب علاقوں میں کام کر کے حاصل ہوا ہے۔ ہم مسلمان بڑے جذبے سے خیرات بانٹنے پر راضی ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ قوم میں بھکاری پن یا بقول نوبل پرائز ونر ڈاکٹر یونس کے

Receiving Mentality کی بھیانک شکل میں نکلتا ہے۔ لنگر خانے، احساس اور بینظیر انکم سپورٹ پروگرام بھی بھکاری بڑھانے والا سلسلہ ہیں۔ گرامین بنک بنگلہ دیش نے غربت کی لکیر سے نیچے اور اوپر والوں کو کام کرنا سکھایا اور اس کا غربت ختم کرنے کا ماڈل اس وقت پاکستان سمیت 37 ممالک میں دہرایا جارہا ہے جہاں کروڑوں لوگوں کی آمدن مستقل بنیادوں پر بڑھی ہے۔

10۔ سلیمی اور بھٹی صاحبان۔ آپ کی صفوں میں ایک دو کردار انتہائی منفی ہیں۔ انہیں اگر نکال باہر کیا جائے تو پھر طب اور طبیب کو اچھے سے اچھے طبی رہنماء میسر رہیں گے۔ میں نے لگ بھگ ایک دہائی قبل آپکو آگاہ کیا تھا کہ تخریبی ذہن کے لوگوں سے ذرا پرے رہا کریں۔

حاصلِ مطالعہ 19

-7اپریل21ء

1۔ حاصلِ مطالعہ 162،164۔

برطانیہ میں اٹھارویں صدی کے مسلمانوں کے ہاتھوں اسلام کو قابل قبول مذہب کا درجہ حاصل ہوا اور آج وہاں یہ سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا مذہب بن چکا ہے۔ اس طرح کی رپورٹس ہم نوے کی دہائی میں امریکہ کے بارے میں پڑھا کرتے تھے۔ اور پھر ایک روز اچانک نیویارک کے جڑواں ٹاورز گرا کر مسلمانوں کا نام لگا دیا گیا اور آج تک وہاں سے مسلمانوں کا صفایا پھیرا جا رہا ہے۔

2حاصلِ مطالعہ۔163،165۔

دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک نے اپنے اوپر سائنس لاگو کر رکھی ہے اور مذہب محض نفسیاتی تسلی کے لئے بچا رکھا ہے۔

3حاصلِ مطالعہ۔164،166۔

بلوچستان یونیورسٹی کی مالی اور انتظامی تباہی کا ذکر تو اساتذہ نے خود کر دیا ہے لیکن 1975 تا 76، 1992 تا 1997 اور 2004 کے زمانے کی میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ تب بھی تعلیمی طور پر مکمل تباہ حال تھی۔ کسی کو خدا کا خوف بھی نہیں کہ حکومت 2100 ملازمین کو ماہانہ 17 کروڑ روپے تنخواہ بھی جاری کرتی ہے۔

4حاصلِ مطالعہ۔167۔

خدا کے کس قانون کی بات کر رہے ہیں جناب؟ اگر خوشحالی کا تعلق گناہوں کو ترک کرنے سے ہے تو ایک بار پھر سوچ لیں کہ ایسا ہر گز نہیں اور نہ ہی یہ خدا کا قانون ہے۔

5حاصلِ مطالعہ۔168۔

Mohammad Sarwar

Don’t agree! When one does not have expertise، neither one can communicate and negotiate nor can lead.

محمد سرور

مجھے اس بات سے اتفاق نہیں کہ جب کسی کے پاس مہارت نہ ہو، نہ تو کوئی بات چیت اور گفت و شنید کر سکتا ہے اور نہ ہی قیادت کر سکتا ہے۔

DSM

You are also right but we are talking about financial sovereignty.

ڈاکٹر سلطان محمود

آپ بھی ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن ہم مالی خود مختاری کی بات کر رہے ہیں۔

6۔ حاصلِ مطالعہ 169۔

سید محمد فیصل

دوسروں کے مذاق اڑانے میں لوگ اپنے والدین کی تربیت کی نشاندہی کر جاتے ہیں۔ اللہ معاف کرے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

والدین بیچارے کہاں پوری تربیت کر پاتے ہیں۔ اصل تربیت معاشرہ کرتا ہے جس میں اساتذہ اور میڈیا اب والدین سے بھی طاقتور بن کر نکلے ہیں۔

7۔ حاصلِ مطالعہ 170۔

راسپوٹین قتل ہوا تھا۔ اس کی بھی تین کہانیاں ہیں۔ پہلی کہ اسے قریب سے گولیاں ماری گئیں اور دوسری کہ اس کے ملازموں نے اسے قالین میں لپیٹ کر زنجیروں سے باندھ دیا اور پھر یخ دریا میں پھینک دیا تھا۔ تیسری میں اس کے بال کاٹ دیئے گئے تھے جن میں اسکی ساری طاقت تھی۔

8۔ حاصلِ مطالعہ 171۔

ہارون ملک۔ رائیٹرز کیفے

سر دوسرے کو بے دین، غدار یا ان پڑھ کہہ دینا بہت آسان ہے۔ کیا میں ان دو محترم حضرات سے ان کے ایمان کا پیمانہ معلوم کر سکتا ہوں؟

9حاصلِ مطالعہ۔172۔

یوگوسلاویہ یورپ کا ایک مضبوط معیشت والا ملک تھا مگر جونہی IMF کے قرضوں کی جکڑ میں آیا تو انہیں اپنا مرکزی بنک اس کے حوالے کرنا پڑا۔ آج یہ ملک ٹوٹ کر سات آزاد ممالک میں تقسیم ہو چکا ہے یعنی بوزنیا ہرزگوینا، کروایشیا، سلووینیا، مونٹنیگرو، شمالی مقدونیا، کوسووو اور سربیا۔

10 حاصلِ مطالعہ۔173۔

ہم نے تین برس قبل بھی کہا تھا کہ عمران خان کی اگلے چناؤ میں بھی کامیابی یقینی ہے کیونکہ اسٹیبلشمنٹ کو تیس برس کی کھوج کے بعد ایسا ہیرو ملا ہے جو ان کے صفحے پر لمبی مدت تک حکومت کو ٹھہرا سکتا ہے۔ شروع میں نوکر شاہی کو بھی اس بات کا یقین نہیں تھا لہٰذا عدم تعاون کرتی رہی مگر اب وہ بھی حکومت کا ساتھ دے رہی ہے۔ ان ڈھائی تین برسوں میں دونوں نے مل کر پچھلی حکومتوں کے کھودے گئے بیشمار گڑھے پاٹ دیئے ہیں۔

حاصلِ مطالعہ20

-12اپریل21ء

1 حاصلِ مطالعہ۔174۔

برادر روحیل خان مگر دو ریاستوں کے درمیان تعلقات کا فیصلہ ریاست کرے گی کوئی فرقہ یا گروہ نہیں کرے گا۔ ہاں ہم بھی توہین رسالت کے شدید مخالف ہیں مگر موجودہ حکومت کے سامنے ہی ہمارا احتجاج بنتا ہے جس کے لئے ہمارے نبی نے بھی یہی طریقہ بتایا ہے۔ اگر حکومت وقت عوام کی بات نہیں مانتی تو گھیراؤ جلاؤ کرنا سرے سے غلط ہے۔ ہاں عوام ایک کام کر سکتی ہے کہ فرانسیسی کمپنیوں کی اپنی مارکیٹ میں موجود مصنوعات کو نہ خریدے بلکہ ان تمام ممالک کی مصنوعات بھی نہ خریدے جو توہین رسالت کی حمایت کرتے ہیں۔

عدنان احمد پشاور

کیوں آپ کو کوئی مسئلہ ہے اس احتجاج سے ؟ آپ کو اپنے رسول سے محبت نہیں ہے جو اس طرح کہہ رہے ہیں؟ سوچ سمجھ کر تحریر کیا کریں۔

ڈاکٹر سلطان محمود

آگ لگا کر، قتل وغارت اور مسلمانوں کے رستے بند کر کے حکومتوں کو پاور شو کے ذریعے بلیک میل کرنا کیا ہمیں نعوذ باللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا تھا یا یہ کسی کافر کا سکھایا ہوا طریقہ ہے؟

2حاصلِ مطالعہ۔175۔

In both senses I'm not blind. But what happens with me that more often self inflicted or inwardly focused readers nurture their preconceived and biased ideas and then try to fix those defective reviews with their odd angled glasses on their weak eyes so they absolutely fail to extract real and unbiased meanings from my writings and force me to accept their half cooked reviews.

Once more you misunderstood my statement being in hurry and made waste from this haste.

For instance، I like IK due to many of his policies but also heavily criticize him when I fail to understand his point of view. Here I wrote in my tweet sarcastically that "establishment discovered IK after 30 year's constant search who can fix himself on the same

page with the agenda of establishment" but Crony Arshad once again failed to smell the taste of sarcastic flavor. Ok read again brother and try to enjoy and digest it first، instead of floating hurried reactions.

دونوں معنوں میں میں اندھا نہیں ہوں۔ لیکن میرے ساتھ کیا ہوتا ہے کہ زیادہ تر خود ساختہ یا باطنی طور پر مرکوز قارئین اپنے پہلے سے متعصب اور متعصبانہ خیالات کی آبیاری کرتے ہیں اور پھر اپنی کمزور آنکھوں پر عجیب زاویہ کے عینک لگا کر ان نقائص کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ میری تحریروں سے حقیقی اور غیر جانبدارانہ معنی نکالنے میں قطعی طور پر ناکام ہو جائیں۔ اور مجھے ان کے آدھے پکے ہوئے جائزوں کو قبول کرنے پر مجبور کیا۔

ایک بار پھر آپ نے جلدی میں میرے بیان کو غلط سمجھا اور اس موقع کو اپنی جلد بازی کی نظر کر دیا۔

مثال کے طور پر، میں عمران خان کو اس کی بہت سی پالیسیوں کی وجہ سے پسند کرتا ہوں لیکن جب میں اس کے نقطہ نظر کو سمجھنے میں ناکام رہتا ہوں تو اس پر شدید تنقید بھی کرتا ہوں۔ یہاں میں نے اپنی ٹویٹ میں طنزیہ انداز میں لکھا کہ "اسٹیبلشمنٹ نے 30 سال کی مسلسل تلاش کے بعد عمران خان کو دریافت کیا جو اسٹیبلشمنٹ کے ایجنڈے کے ساتھ ایک ہی صفحے پر خود کو ٹھیک کر سکتا ہے"

لیکن دوست کرونی ارشد ایک بار پھر طنزیہ ذائقے کا ذائقہ سونگھنے میں ناکام رہے۔ ٹھیک ہے بھائی دوبارہ پڑھیں اور جلد بازی کرنے کے بجائے پہلے اسے مزہ لینے اور ہضم کرنے کی کوشش کریں۔

3۔ حاصلِ مطالعہ 176۔

شمس اعوان آپ نے بالکل ہی غلط وضاحت کی ہے۔ معذرت سے اس کا مطلب ہے کہ آپ پاکستان کی سیاست کی الف بے سے بھی واقف نہیں۔ آئین پاکستان کو روندنا کون سی حب الوطنی یا کونسا اسلام ہے؟ ضیاء نے صرف اور صرف سی آئی اے کے ایجنٹ کی حیثیت سے امریکی مفادات کے لئے کام کیا۔ اگر سچا مسلمان ہوتا تو یہودیوں سے زیادہ فلسطینی کبھی نہ مارتا۔

4حاصلِ مطالعہ۔177۔

ایک چشم کشا جواب

دبئی کے بانی شیخ راشد المکتوم سے کسی نے دبئی کے مستقبل بارے سوال کیا۔ اس کا خوبصورت جواب ملاحظہ کریں۔ کہتے ہیں میرے دادا اور ابا اونٹ کی سواری کرتے تھے مگر میں اور میرا بیٹا مرسیڈیز اور لینڈ روور چلاتے ہیں۔ لیکن میرا پوتا اور اس کی اگلی دو تین نسلیں پھر سے اونٹ کی سواری کریں گی۔ کیوں بھلا؟ اس لئے کہ "مشکل وقت مضبوط شخصیات کو جنم دیتا ہے۔ پھر مضبوط شخصیات آسانیاں پیدا کرتے ہیں۔ آسان وقت کمزور شخصیات کو جنم دیتے ہیں اور پھر یہ کمزور

لوگ مشکل حالات پیدا کر دیتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں جنگجو پیدا کرنے چاہئیں رس چوسنے والے کیڑے نہیں"

مترجم ڈاکٹر سلطان محمود

5حاصلِ مطالعہ۔178۔

DR SOHRAB ASLAM KHAN

The writing you shared is appropriate as it relates to the phenomenon of "rise & decline" in history. In these times، given your caliber، a common subject of Appeals to two Gulf Rulers is to our utmost interest. To “know” about those appeals، to “discuss” among friends، to “write” about those on media، & to “think” about liberation of Kashmir in order to make it a part of Pakistani consciousness should invite our attention. Because the subject of those Appeals necessarily should be viewed as war (for Kashmir) by "other means."

آپ نے جو تحریر شیئر کی ہے وہ اس لیے بھی اچھی ہے کیونکہ اس کا تعلق تاریخ میں " عروج و زوال" سے ہے۔ اس دور میں، آپ کی تنقیدانہ صلاحیت کو دیکھتے ہوئے، خلیج کے دو حکمرانوں سے کا ایک مشترکہ موضوع ہماری انتہائی دلچسپی کے لیے ہے۔ ان اپیلوں کے بارے میں "جاننا"، دوستوں میں "بات چیت" کرنا، میڈیا پر موجود لوگوں کے بارے میں "لکھنا"، اور کشمیر کی آزادی کے بارے میں "سوچنا" تاکہ اسے پاکستانی شعور کا حصہ بنایا جاسکے۔ کیونکہ ان اپیلوں کے موضوع کو لازمی طور پر "دوسرے طریقوں سے" (کشمیر کے لیے) جنگ کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔

DSM

Thanks Dr SOHRAB ASLAM KHAN to react on my post as well as thanks for other thought provoking suggestions.

I'm led to think that liberation of Kashmir is an absurd topic now in the changing regional situation. Since we missed the train of it's liberation in Ayub، Zia and Bhutto regime، now the best solution translates that both countries should accept the ground realities and extend favor for the actions taken by present Indian and Pakistani governments، i.e. merging both occupied parts of

Kashmir with the relevant country. Modi did it vividly last year but IK silently accepted Indo-American pressure and indicator was to step forward in terms of merging Gilgit Baltistan with Pakistan. Fighting on any one issue time and again and smashing humanity may best be transformed into win-win acts by creating soft border for those unfortunate Kashmiri families who lost two generations being apart.

Dr Sultan Mahmood (DSM)

ڈاکٹر ایس اے کے، میری تحریر پر رد عمل کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر فکر انگیز تجاویز کا بھی شکریہ۔

مجھے یہ سوچنے پر مجبور کیا گیا ہے کہ بدلتی ہوئی علاقائی صورتحال میں کشمیر کی آزادی اب ایک مضحکہ خیز موضوع ہے۔ چونکہ ہم نے ایوب، ضیاء اور بھٹو کے دور حکومت میں اس کی آزادی کی ٹرین چھوڑ دی تھی، اس لیے اب بہترین حل یہ ہے کہ دونوں ممالک زمینی حقائق کو تسلیم کریں اور موجودہ بھارتی اور پاکستانی حکومتوں کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات کے حق میں دستبردار ہو جائیں، یعنی کشمیر کے دونوں مقبوضہ حصوں کو ملا دیں متعلقہ ملک کے ساتھ۔ مودی نے پچھلے سال

یہ واضح طور پر کیا تھا لیکن عمران خان نے خاموشی سے ہندوستانی امریکی دباؤ کو قبول کیا اور گلگت بلتستان کو پاکستان کے ساتھ ضم کرنے کے معاملے میں آگے بڑھنے کا اشارہ تھا۔ کسی ایک مسئلے پر بار بار لڑنا اور انسانیت کو پامال کرنا ان بدقسمت کشمیری خاندانوں کے لیے نرم سرحد بنا کر جیت کی کارروائیوں میں تبدیل ہو سکتا ہے جنہوں نے اس پاک بھارت جنگ میں دو نسلیں کھو دیں۔

6حاصلِ مطالعہ۔179۔

یونس زاہد

مسلمان عبادت کے حوالے سے رمضان میں صرف ایک ماہ کے لئے اسلام کے نزدیک سے گزرتے ہیں وگرنہ عادتیں کہاں بدلتے ہیں۔ جھوٹ، چغلی، رشوت، دھوکہ دہی، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی، قانون شکنی، بے مروتی وغیرہ سب کی سب ویسی ہی۔

7حاصلِ مطالعہ۔180۔

شفقت بیگی

ڈاکٹر صاحب آپ کیوں مفت میں لادینیت پھیلا رہے ہیں اور یہود ونصاریٰ کے حمایتی بنے ہوئے ہیں؟

ڈاکٹر سلطان محمود

شفقت اقبال، ہم اور آپ دونوں ایک جیسی ہی یہودیوں کی اور بے دین قوموں کی غلامی کر رہے ہیں۔ مجھ سے تو شاید لاشعوری طور پر کہیں یہودیوں کی حمایت ہو گئی ہو گی مگر آپ علی الاعلان لادین چینی چوہوں کے پیچھے بھاگتے پھرتے ہیں۔

8حاصلِ مطالعہ۔181۔

I endorse her feeling. I'm led to believe that healthcare professionals of IMA group have nothing to medically contribute for larger benefits of the society. Dr SQ is requested to encourage real professionals.

میں اس کے احساس کی تائید کرتا ہوں۔ مجھے یہ یقین کرنے پر مجبور کیا گیا ہے کہ آئی ایم اے گروپ کے ہیلتھ کیئر پروفیشنلز کے پاس معاشرے کے بڑے فائدے کے لیے طبی طور پر تعاون کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ ڈاکٹر ایس کیو سے درخواست ہے کہ حقیقی پیشہ ور افراد کی حوصلہ افزائی کریں۔

9حاصلِ مطالعہ۔182۔

یہ سبھی باتیں درست ہیں جو زیادہ تر اللہ کے نام پر ہوتی ہیں اور ان میں سے کچھ بھی سعودیہ میں نہیں ہوتا۔ وجہ معلوم ہے کہ کیوں؟ اس لئے کہ وہاں نعوذ باللہ اللہ سے بھی بڑا بادشاہ اور شاہی خاندان ہے۔ ذرا بولو تو ان کے خلاف، اسی وقت سر تن سے جدا۔

10 حاصلِ مطالعہ۔183۔

چین نے دنیا کا سب سے بڑا زرعی ماحولیاتی منصوبہ شروع کیا ہوا ہے جو پتھر کی دیوار چین سے بھی بڑا صحرائے گوبی پر سرسبز جنگلات اگانے سے متعلق ہے۔

حاصلِ مطالعہ 21

-16اپریل2021ء

1حاصلِ مطالعہ۔184۔

تو ایسی گٹھڑی باندھیں جو ساتھ بھی جا سکے اور پچھلوں کے سامنے ہمیں زندہ بھی رکھے۔وہ یہ ہے کہ ہم فلاح انسانیت کے لئے کارآمد کتابیں لکھیں۔

2حاصلِ مطالعہ۔185۔

منیر شاہین

تسلیم کرتا ہوں کہ عمران خان پاکستان میں حکمرانی کے لیے ناکام شخص ہے۔

پاکستان کے بارے میں تو ہم سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی فرشتہ بھی نیچے آ کر کسی عام گھٹیا سے سیاستدان کے ساتھ بھی الیکشن لڑے تو قسم سے ضمانت ضبط کروا بیٹھے۔

3۔حاصلِ مطالعہ 186۔

افسوس کہ کراچی کی ساحلوں سے مینگرووز کاٹ کاٹ کر چولہے تو جلائے جارہے ہیں مگر کوئی ان جھاڑی نما درختوں کو دوبارہ اگانے والا نہیں۔ حکومت کی اگر اجازت ہو جائے تو ہماری ماحولیاتی تنظیم انوائرنمنٹ ایسوسی ایشن پاکستان (ECAP) ان تیزی سے اگنے والے جنگلات کو دوبارہ بحال کر سکتی ہے۔ یہ کراچی کو آکسیجن مہیا کرنے کے قدرتی پھیپھڑے ہیں۔

4حاصلِ مطالعہ۔187۔

برائے علی نیازی۔ دی رائٹرز کیفے

میں کافی قریب سے پروفیسر ہود بھائی کو جانتا ہوں اور بنیادی طور پر ایک سائنس دان ہونے کے ناطے ہود بھائی تو ایک جانب سٹیفن ہاکنگ اور ڈاکٹر عبد السلام کو بھی کسی عقیدے سے بلند تر سمجھتے ہوئے خوش قسمت سمجھتا ہوں کیونکہ ان کا شمار کلام مجید میں "یتفکرون "کی کیٹیگری میں آتا ہے اور صاحبان علم مسلم ہوں یا غیر مسلم وہ انتہائی قابل احترام بھی صرف اس لئے ہیں کہ اللہ ان کے نام لے لے کر قرآن کریم میں انکو پکارتا ہے۔ اللہ کہتا ہے اے علم والو، اے غور و فکر کرنے والو، وغیرہ۔ ہاں اگر وہ ایمان والے نہیں تو پھر ایمان والوں کو بھی 'اے ایمان والو 'کہہ کر الگ سے پکارتا ہے مگر رب تعالیٰ کہیں بھی جستجو کرنے والوں کی تحقیر نہیں کرتا۔ سبھی اس کی تخلیق ہیں چاہے کافر ہی کیوں نہ ہوں۔

ایک بات ہمیں پلے سے باندھ لینی چاہئیے۔ گالی وہ دیتا ہے جس کے پاس دلائل ختم ہو جاتے ہیں۔ اور جس کے پاس قابل قبول دلائل ختم ہو جائیں اسے اپنے آپ کو ایک اچھے انسان کا بچہ ثابت کرنے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ وہ سامنے والے کی بات مان لے اور چپ رہے۔ ورنہ زبان اور قلم چلتے جائیں گے اور جہالت واضح ہوتی چلی جائے گی۔ ڈاکٹریٹ میں میرے پروموٹر کیتھولک عیسائی تھے مگر میں ان کی وفات کے بعد آج بھی بے حد احترام کرتا ہوں کیونکہ نبی آخر الزماں کی سنت ہے کہ کفار مکہ سے قیدی بن کر آنے والوں کو اپنے بچوں کو پڑھانے کی شرط پر معاف فرمادیا تھا۔ ہمارا کیا منہ اور مسور کی دال اور ہم کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ اب چوچے چوچے بھی اٹھ کر اہل علم کی تحقیر کرینگے نعوذ باللہ من ذالک۔

عابد حسین

گوگل کے پیچھے بیٹھے دماغ تو مذہبی اور غیر مذہبی کے فرق کو بڑھانے میں ماہر ہیں۔ ڈاکٹر ہود بھائی کے فزکس پر لیکچرز بھی تو یوٹیوب پر موجود ہیں وہ کیوں نہیں سامنے لائے جاتے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

Please browse and get scientific physics knowledge from "Scholarly articles for Pervez Hoodbhoy research papers"

براہ کرم انٹرنیٹ پر موجود "پرویز ہود بھائی کے تحقیقی مقالات کے علمی مضامین" سے سائنسی فزکس کا علم حاصل کریں۔

5 حاصلِ مطالعہ۔188۔

یہ دکھاوا اور دھوکا ہے۔ ان کے پیچھے سارا چکر ہی سیاسی ہے۔ اس ساری تحریک کا ناموس رسالت سے تعلق ہی نہیں ہے صرف نعرہ وہ استعمال کیا جارہا ہے۔ ہاں نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام استعمال کر کے عوام کے ریوڑ کو اکٹھا کرنا آسان ترین کام ہے اور یہی یہ کر بھی رہے ہیں۔ البتہ حکومت کی یہ نالائقی تھی جو پچھلے برس ان ملاؤں کی بات مان کر اور پیسے دے کر دھرنا ختم کرایا تھا اس سے سیاسی مخالفین کو اس بار کھل کھیلنے کا موقع مل گیا۔ اس قضیئے کا بہترین حل تو اب یہی ہے کہ نام نہاد عاشقوں کے منہ میں پھر پیسہ ٹھونس دیا جائے۔ کیا یہ دہشت گرد صحابہ کرام سے زیادہ عاشق رسول ہیں یا پوری دنیا کے دوارب مسلمانوں سے بھی زیادہ انوکھے لاڈلے ہیں؟

6 حاصلِ مطالعہ۔189۔

ملک افضل

مبارک! آج کا سب سے بڑا فیصلہ۔ حکومت نے نوٹیفیکیشن جاری کیا ہے، کہ تمام نسخوں کیلئے دوا کا برانڈ نام لکھنے کی بجائے اس کا جنرک نام یا سالٹ کا فارمولا لکھیں۔ اس پر اگر عمل ہو گیا تو دوائیاں سستی ہونے سے عام آدمی کو بہت ریلیف ملیگا۔

ڈاکٹر سلطان محمود

اگر عمران نے ایسا کر دیا ہے تو ایک اور بھڑ کے چھتے میں ہاتھ ڈال دیا ہے۔ کہیں وزیر اعظم کا یہ خیال تو نہیں کہ زیادہ سے زیادہ چھتوں میں ڈالتا جاؤں شاید ان ناممکن احکامات سے تنگ آ کر مجھے "اگلے" گھر بھجوا بھی دینگے تو میں تو کہوں گا کہ عملدرآمد کرانے والے ادارے نااہل تھے میں نے تو تاریخی فیصلے کر دیئے تھے ویسے سپریم کورٹ کا کوئی چیف جسٹس بھی ایک ماہ کے لئے آیا تھا جس میں انہوں نے اردو لاگو کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیا تھا (انگریزی میں لکھ کر)۔ اب اردو کے عدم نفاذ کی تاریخ میں ان کا نام تو آ ہی جائے گا۔ ایک بار پھر معافی۔

خالد بخاری

Are you doctor? If you’re not a doctor، then don’t be emotional، Only paracetamol is manufactured by 139 pharmaceutical companies، not all have same efficacy، only the person ، who runs medical store، his interest will be to sell the drug which will pay him more profit by the pharmaceutical company، whether it is effective or not ? Or will he decide which one’s generic be given to the patient، cheap one or more efficient.،

We people، love to engage in every matter، whether، it's politics، religion، medicine، please don't abuse the power of social media.

کیا آپ ڈاکٹر ہیں؟ اگر آپ ڈاکٹر نہیں ہیں تو جذباتی نہ ہوں، صرف پیراسیٹامول 139 دواساز کمپنیاں تیار کرتی ہیں، سب کی ایک جیسی افادیت نہیں، صرف وہ شخص، جو میڈیکل سٹور چلاتا ہے، اس کی دلچسپی دوا بیچنے میں ہو گی جو اسے زیادہ نفع دے گی۔ اسے دواساز کمپنی کی طرف سے زیادہ منافع کس میں ہے وہ یہ نہیں دیکھے گا یہ مؤثر ہے یا نہیں؟ یا وہ فیصلہ کرے گا کہ مریض کو کون سی عام، سستی یا زیادہ موثر دوا دی جائے۔

ہم لوگ، ہر معاملے میں مشغول رہنا پسند کرتے ہیں، چاہے وہ سیاست ہو، مذہب ہو، طب، برائے مہربانی سوشل میڈیا کی طاقت کا غلط استعمال نہ کریں۔

Dr Sultan Mahmood

You must understand that we the literate class are the real persons who strengthened the value of social media. This stand is absurd that only doctor can comment on medicine's issue. Majority of practitioners are inflicted with inethical practises of accepting

commissions and bribes from pharma industry. So users have to pay cost of medicines more than 30۔50 TIMES due to malpractice of prescribing brand names.

آپ کو سمجھنا چاہیے کہ ہم پڑھے لکھے طبقے ہی حقیقی افراد ہیں جنہوں نے سوشل میڈیا کی قدر کو مضبوط کیا۔ یہ موقف مضحکہ خیز ہے کہ دوا کے مسئلے پر صرف ڈاکٹر ہی رائے دے سکتا ہے۔ پریکٹیشنرز کی اکثریت فارما انڈسٹری سے کمیشن اور رشوت لینے کے غیر اخلاقی طریقوں سے دوچار ہے۔ لہٰذا اصار فین کو برانڈ کے نام تجویز کرنے کی غلط روش کی وجہ سے ادویات کی قیمت 30 یا 50 گنا سے زیادہ ادا کرنی پڑتی ہے۔

7 حاصلِ مطالعہ۔190۔

طیب رانا

لوگوں کو پوائنٹ سے ہٹانے کی کوشش نہ کرو بھائی صرف ختم نبوت کی بات کرو۔ اگر تم امتی ہو تو؟

ڈاکٹر سلطان محمود

میں کسی انسان سے اپنے ایمان کا سرٹیفیکیٹ جاری کروانے کا نہ خواہشمند ہوں اور نہ ہی کسی نیک سے نیک اور گناہگار سے گناہگار انسان کو یہ بتانے پر مجبور ہوں کہ میں امتی ہوں کہ نہیں؟ یہ میرا اور میرے رب کا معاملہ ہے۔

8 حاصلِ مطالعہ۔191۔

کون کیا کر رہا ہے، کیوں کر رہا ہے، کیسے کر رہا ہے۔ ان سب سے ہم جتنا دور رہیں گے اور غور کریں گے کہ ہم کیا کر رہے ہیں تو زندگی پر سکون رہے گی۔

9حاصلِ مطالعہ۔192۔

کچھ عرصہ قبل، ایک پبلشر نے منظوری کے لئے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کو سائنس کی نصابی کتاب پیش کی۔ کتاب کے ایک صفحے پر درخت کی تصویر دکھائی گئی جہاں ایک سیب نیچے گرا پڑا تھا اس درخت کے نیچے بیٹھے معروف سائنسدان آئزک نیوٹن کشش ثقل کے اس قانون پر سوچ بچار کر رہے ہیں۔ جب اس کتاب کو پنجاب ٹیسکٹ بک بورڈ کو ابتدائی جائزے کے لئے جمع کروایا گیا تو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے ایک ممبر کا تبصرہ یہ تھا کہ تصویر میں شامل "خاتون" کے سر پر دوپٹہ ڈالا جائے تاکہ تصویر میں خواتین کے متعلق مناسب پردہ دکھایا جاسکے۔ گویا انہیں خود معلوم ہی نہیں تھا کہ یہ شخص کون ہے یا اس کی جنس کیا ہے؟

10 حاصلِ مطالعہ۔193۔

برائے اشمل ہاشمی

بلکہ اگر میں بتاؤں کہ آزادی کے بعد والی تمام سابقہ اور موجودہ سیاسی پارٹیاں بھی ہماری پیاری فوج نے اپنی ورکشاپ میں بنائیں تو تمہیں پتہ چلے کہ کوئی پارٹی بھی عوام کی حقیقی نمائندگی نہیں کرتی۔ مجھے چند پارٹیاں یاد ہیں جو فوج نے نہیں بنائی تھیں اور انہیں پھر چلنے بھی نہیں دیا گیا مثلاً "کے پی کی روسی بھارتی حمایت یافتہ نیشنل عوامی پارٹی (اب اے این پی، ولی خان والی)، سندھ کی بھارتی حمایت یافتہ "جے سندھ، جی ایم سید والی، "، بلوچستان کی بھارتی حمایت یافتہ "بلوچستان نیشنل پارٹی، بگتی والی بی این پی "اور کئی دیگر۔ علاوہ ازیں درجنوں سیاسی پارٹیاں حقیقی عوامی آواز تھیں مگر اپنے لئے خطرہ گردانتے ہوئے فوج نے سبھی کا گلہ گھونٹ دیا۔ وہ اتنی غیر معروف کر دی گئیں کہ ان کے نام بھی اس وقت یاد نہیں آرہے۔ ایک سیاسی پارٹی (تحریک تکمیل پاکستان، سید قاسم محمود والی) بنانے میں میرے نانا بھی شامل رہے اور پہلے کل پاکستان مرکزی سیکریٹری بھی رہے مگر باقی تمام مٹ جانے والی پارٹیوں کی طرح فنڈز نہ ہونے کے باعث وہ کاغذوں میں رہ گئی۔

آزادی سے قبل بننے والی دو پارٹیاں ایسی تھیں جو اب بھی موجود ہیں اور جو دونوں امریکہ برطانیہ نے بنوائیں اور آج بھی ان کے پیچھے وہی ہیں۔ بوجھو تو جانیں؟ اگر تم نے صحیح بتا دیا تو واقعی سیاست سمجھنے والی دانشور کہلاؤ گی۔

حاصلِ مطالعہ 24

02 مئی 2021ء

1 حاصلِ مطالعہ۔214۔

نیٹ زدہ تصوراتی دنیا میں خالی جیب، دیوالیہ ذہن اور سرقہ خیالات والا مصنوعی دانشور اپنے تئیں سیلیبریٹی بن کر ایک بٹن کی مار جعلی دوستوں پر رعب جھاڑ کر جب دس گھنٹے ٹانگیں پھیلائے فارغ ہو کر اٹھتا ہے تو پھر حقیقی دنیا کے حقیقی مسائل سے آنکھیں چار نہیں کر پاتا۔ اس وقت وہ یہ سوچ کر شدید ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے کہ ابھی تو سینکڑوں دوست مجھے شاباش دے رہے تھے لیکن یہ میرے اہل و عیال مجھے کیوں منہ نہیں لگا رہے۔

2 حاصلِ مطالعہ۔215۔

پاگل خانوں میں مردوں کو عورتوں سے الگ رکھا جاتا ہے کیونکہ مرد اتنے پاگل بھی نہیں ہوتے جتنا کہ سمجھا جاتا ہے۔ وہ تو بلکہ ایسے موقعوں پر جان بوجھ کر پاگل بن جاتے ہیں اور لذت لینا نہیں بھولتے۔

I believe that real politicians should act as policy makers and implementation could leave up to the administration. Politicians

are also protector of public rights but must be very polite when standing at a public place.

میرا ماننا ہے کہ حقیقی سیاست دانوں کو پالیسی ساز کے طور پر کام کرنا چاہیے اور اس پر عمل درآمد انتظامیہ پر چھوڑ سکتا ہے۔ سیاست دان عوامی حقوق کے محافظ بھی ہوتے ہیں لیکن عوامی مقام پر کھڑے ہوتے وقت بہت شائستہ ہونا ضروری ہے۔

This episode is the worst example of our bad governance and shows that our politicians and admin heads are not mature as yet. The next bad happening is not the attitude of AC but favoring comments of CS Punjab who should never pay any single word on such conundrums.

Conclusively، representatives of both institutions behaved with immaturity and disgracefully without loudly thinking that obnoxious message has been generated which will divide the nation.

یہ واقعہ ہماری بیڈ گورننس کی بدترین مثال ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے سیاست دان اور منتظم اعلیٰ ابھی بالغ نہیں ہوئے ہیں۔ اگلا براواقعہ اے سی کا رویہ نہیں بلکہ سی ایس پنجاب کے تبصروں کی حمایت کرنا ہے جنہیں اس قسم کی الجھنوں پر کبھی ایک لفظ بھی ادا نہیں کرنا چاہئے۔

حتمی طور پر، دونوں اداروں کے نمائندوں نے یہ سوچے بغیر ناپختگی اور ذلت آمیز رویہ اختیار کیا کہ نفرت انگیز پیغام دیا گیا ہے جو قوم کو تقسیم کر دے گا۔

4حاصلِ مطالعہ۔217۔

گو کہ سفیر برطانیہ مارگلہ پر سیر کے دوران ہمارا پھیلایا گیا کچرا صاف کر کے ایک اچھا کام کر رہا ہے لیکن اس کا مقصد صفائی سے زیادہ ہمیں شرمندہ کرنا ہے لہٰذا اس کی یہ نیکی ہرگز نیکی نہیں۔ یہ سفیر صاحب شاید کبھی تاریخ ہند بھی پڑھیں تو انہیں پتہ چلے کہ ہمیں جاہل رکھنے میں غالب ہاتھ اسی کی سابقہ اور موجودہ حکومتوں کا ہے۔ اگر اٹھارویں صدی میں ایسٹ انڈیا کمپنی ہندوستان کا رخ نہ کرتی تو ہم گرتے پڑتے آج بھی برطانیہ سے زیادہ امیر اور مہذب ہوتے۔ اور اکیسویں صدی میں یعنی آج بھی اس کا ملک ہمارے کرپٹ حکمرانوں کی بھارت، پاکستان اور بنگلہ دیش سے لوٹی دولت کو تحفظ دے رہا ہے اور یہ اپنی شیطانیوں کو چھپا کر ہمیں شرمندہ کرنے مارگلہ پر جا چڑھا ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

5حاصلِ مطالعہ۔218۔

باباجی کہتے ہیں کہ "اللہ تبھی ہماری مغفرت قبول کرے گا اگر ہم دنیا کے ہر بندے کو غیر مشروط معاف کرینگے"۔ واللہ پھر تو ہم سب اپنے آپ کو مغفرت سے فارغ ہی سمجھیں اور یقین کریں کہ ہم تو پھر یہ رمضان بھی ضائع کر بیٹھے ہیں۔

6حاصلِ مطالعہ۔219۔

یہ نتیجہ بالکل غلط نکالا گیا ہے کہ طیب اردگان مدرسے کا پڑھا ہونے کی وجہ سے عظیم لیڈر بنا۔ ترکی کے جدید تعلیم سے آراستہ اسلامی مدارس وطن پرست ہیں اور ان میں داخلے کا معیار ترکی کے دیگر سکولوں کے برابر ہے۔ جبکہ سعودیہ اور ایرانی چندے پر پلنے والے ہمارے ایجنٹ مدارس پاکستان کے اپنے کسی لوکل معیار پر بھی پورا نہیں اترتے اور اچھے رہنما پیدا کرنے کی صلاحیت سے تو یکسر محروم ہیں۔ لہٰذا دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

7حاصلِ مطالعہ۔220۔

رانا راشد

جتنی مرضی وفاداری کا یقین دلاؤ ہندو کو مطمئن نہیں کر پاؤ گے۔ ان کا خبث باطن بہت پرانا اور گہرا ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

درست۔ ہم دونوں ملکوں نے نفرت نصاب میں پڑھی ہے۔

رانا راشد

نصاب تو صرف تہتر سال پہلے شروع ہوا جبکہ دشمنی ہزار سال پرانی ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

محترم رانا جی اجازت دیں (یا نہ بھی دیں) تو عرض کروں کہ ہندوستان میں ہندوؤں میں مسلمانوں کا اضافہ کوئی 11 سو برس قبل محمد بن قاسم سے ہوا۔ 1857ء تک ہندو مسلم سکھ عیسائی بھائی بھائی بن کر آپس میں پر امن رہے اور ان کے درمیان مذہب کی بنیاد پر کبھی کوئی قابل ذکر جنگ نہ ہوئی۔ 1835ء میں انگریز نے پہلی بار دہلی اور لاہور کے ریلوے ٹریکا سٹیشنز پر پینے کے اس پانی کی ٹونٹیوں پر ہندو ٹونٹی اور مسلم ٹونٹی لکھا جہاں سے وہ صدیوں اکٹھے پانی پیتے آ رہے تھے۔ یہ "تقسیم کرو اور حکومت کرو "کی پہلی عوامی مثال تھی مگر پھر بھی ہندو مسلم نے مل کر گورے کے خلاف بھرپور جنگ آزادی لڑی۔

چونکہ ہندوستان میں طبقاتی تقسیم گورے کے مفاد میں تھی اس لئے سلطان ٹیپو کی شکست کے بعد گورے نے اس پر خصوصی توجہ دی اور برصغیر میں نفرت کے بیج بہت تیزی سے بوئے۔

تقسیم کے بعد اسی گورے کی سازش پر ہم نے اپنے نصابوں میں بھی نفرت بھر لی اور آج تک کی دونوں ممالک کی نسلیں بلکہ بنگلہ دیش کی بھی نسلیں یہی نفرتوں کے صحیفے پڑھتے پڑھتے جوان ہوئی ہیں۔ لہٰذا ہندو مسلم دشمنی کی اصل تاریخ دو سو برس سے زائد کی نہیں۔

8 حاصلِ مطالعہ۔221۔

One Man Army۔DSM

بے لاگ خیالات سے ضرور مستفید فرمائیں۔

9 حاصلِ مطالعہ۔222۔

جس حلقہ انتخاب میں پچاس فیصد سے کم ووٹ پڑیں اس چناؤ کو کالعدم قرار دے کر دوبارہ انتخاب کرایا جائے۔ اگر پھر بھی حلقے کے لوگ باہر نہیں نکلتے تو نشست کو پورے انتخابی عرصے کے لئے خالی قرار دیدیا جائے۔ مزید برآں جیتنے والا امیدوار اگر ڈالے گئے کل ووٹوں کا پچاس فیصد حاصل نہ کر پائے تو اس کی جیت کا نوٹیفکیشن جاری نہ کیا جائے۔ یا پہلے دونوں امیدواروں کو آدھی آدھی مدت کے لیے نمائندگی کا حق دیدیا جائے۔

10 حاصلِ مطالعہ۔223۔

سبھی دوستوں سے درخواست ہے کہ اس اینیمل پروڈکشن کے فورم پر غیر سیاسی گفتگو فرمائیں ورنہ سیاست سیاست کھیل کر تو ہم اپنی ڈگری بھی کھو بیٹھے تھے۔

Dr Sarwar Choudhry

Unless we admit our mistakes we can't move forward so it is not politics but is just realisation of our wrong direction. The purpose of saying something facts is not to injure any body's feelings but to hold ourselves accountable for such follies. We must come out from all isms and be a simple and straightforward patriotic Pakistani. Pak Army is our pride but our enemy's all design to weaken it is to weaken Pakistan.

جب تک ہم اپنی غلطیوں کو تسلیم نہیں کرتے ہم آگے نہیں بڑھ سکتے اس لیے یہ سیاست نہیں ہے بلکہ ہماری غلط سمت کا ادراک ہے۔ کچھ حقائق کہنے کا مقصد کسی کے جسم کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا نہیں بلکہ ایسی حماقتوں کے لیے خود کو ذمہ دار ٹھہرانا ہے۔ ہمیں ہر طرح کے عصبیتوں سے نکل کر ایک سادہ اور سیدھا محب وطن پاکستانی بننا چاہیے۔ پاک فوج ہمارا فخر ہے لیکن اسے کمزور کرنے کے لیے ہمارے دشمن کا سارا ارادہ پاکستان کو کمزور کرنا ہے۔

DSM

Sure and agreed Dr the great. We committed number of historic mistakes and now we are forced to adopt the zigzag line of action drawn by the vety manipulators. The cart of Animal Production is being pulled by the untrained veterinarians which is an absurdity and no livestock development is envisaged in future. If such approach is continued then tomorrow human physicians will claim to be the human development experts.

بالکل اور متفق ڈاکٹر عظیم۔ ہم نے بہت سی تاریخی غلطیوں کا ارتکاب کیا اور اب ہم ویٹی ہیرا پھیری کرنے والوں کے ذریعے کھینچی گئی زگ زیگ لائن آف ایکشن کو اپنانے پر مجبور ہیں۔ جانوروں کی پیداوار کی ٹوکری غیر تربیت یافتہ جانوروں کے ڈاکٹروں کے ذریعہ کھینچی جارہی ہے جو کہ ایک مضحکہ خیز بات ہے اور مستقبل میں مویشیوں کی ترقی کا تصور نہیں کیا جاتا ہے۔ اگر یہی طرز عمل جاری رہا تو کل انسانی معالجین انسانی ترقی کے ماہر ہونے کا دعویٰ کریں گے۔

حاصلِ مطالعہ 25

17-مئی 2021ء

1 حاصلِ مطالعہ۔224۔

مجھے زندگی ہی میں موت کے بعد دوستوں کی جانب سے بھلا دیئے جانے کا تجربہ ایک بار پھر ہو گیا ہے جب چار روز میرا فون ڈیڈ رہا اور کسی نے پلٹ کر فٹے منہ تک نہ پوچھا

2 حاصلِ مطالعہ۔225۔

کثرت اولاد کے سبب اماں غربت سے پریشان رہتی تھیں مگر محبت کے باعث مجھے تعلیم چھوڑ کر مزدوری کرنے کا کہہ نہ سکیں۔ اس محبت کی قیمت انہیں یوں چکانا پڑی کہ دیار غیر سے ڈاکٹریٹ ابھی ابتدا میں تھی کہ مجھے چہرہ دکھائے بغیر دنیا سے چل پڑیں حالانکہ تکیے کے نیچے رکھی میری تصویر شاید اپنی آخری سانس تک دیکھتی رہی ہوں گی۔

3 حاصلِ مطالعہ۔226۔

مولانا صاحب کچھ زیادہ جذباتی ہو کر یہ بھول رہے ہیں کہ یروشلم اور مسجد اقصیٰ تینوں مذاہب میں یکساں مقدس ہے۔ بجائے مرنے کٹنے کے یہ کیوں نہیں کہتے کہ پورے یروشلم کو صرف اسرائیل

کا دار لخلافہ بنانے کی بجائے تینوں مذاہب پر مشتمل ایک کونسل کے تحت آزادانہ حیثیت دے دی جائے۔

4حاصلِ مطالعہ۔227۔

ایک بار میں نے جناب قیوم نظامی صاحب کو اپنے لاہور دفتر مدعو کیا تو انہوں نے بھی قاضی فائز عیسیٰ کے غدار ابن غدار ہونے کی تصدیق کہ بلکہ اپنی کتاب "قائداعظم بحیثیت گورنر جنرل " بھی مجھے بجھوائی۔

5حاصلِ مطالعہ۔228۔

بھلا گدلے پانی سے لمبی عمر کا کیا تعلق ہے یا نیسلے کے پانی سے چھوٹی عمر کا؟ لمبی چھوٹی عمر کا تعلق جن عوامل سے ہے اسمیں شاید پانی کہیں آخری نمبر پر آتا ہو گا۔ بعینہٖ گھانی کے تیل کا چستی سے اور صاف ستھرے جدید کوکنگ آئل سے سستی کا کیا تعلق؟ اس لحاظ سے سبھی تقابل احمقانہ ہیں۔ کسی نے پاؤں جوڑ کر سکھر کی کتی بھکر جا ملائی ہے۔ اللہ اللہ ان پڑھ بندہ بھی ویلا نہ ہو۔ اس بے تعلق تحریر کو دیکھ کر مجھے ضیاء الحق یاد آ گیا کہ جو 1978ء کے جعلی ریفرنڈم میں ان پڑھ عوام کا صرف یہ کہہ کر حکمران بن بیٹھا کہ اگر آپ نظام مصطفیٰ کا نفاذ چاہتے ہیں تو میں آپکا پانچ سال تک صدر رہوں گا۔ پھر ہم سب نے دیکھا کہ وہ پانچ کی بجائے دس سال صدر رہا مگر اپنی جبلی منافقت کے باعث

اسلام کا نفاذ تو دور کی بات، الٹا مذہب کا بیڑا غرق کر کے چلتا بنا۔ کسی نے اسوقت بھی اس سے یہ نہ پوچھا کہ اسلام کا تیری صدارت سے کیا تعلق ہے بھائی؟

6حاصلِ مطالعہ۔229۔

کوئی ڈاکٹر سائنس کو فضول نہیں کہتا اس بڑ کا تڑکہ دراصل ان پڑھ لوگ لگاتے ہیں۔

7حاصلِ مطالعہ۔230۔

صوفی ازم بارہویں صدی میں ایک سازش کے تحت قرآنی تعلیمات کو کمزور کرنے کے لئے گھڑا گیا فلسفہ تھا۔ بعد میں بے مغز مسلم مفکرین نے یہودی پروپیگنڈے سے عدم واقفیت کی بناء پر متاثر ہو کر اسے قرآنی آیات سے ثابت کرنا شروع کر دیا جو سب لغو تھا اور ہے۔

8حاصلِ مطالعہ۔231۔

باتیں تو خوب اور اچھی کرتے ہیں ہم مگر اپنے آپ کو نکال کے۔ سیانے کہتے ہیں کہ جب کسی کی طرف انگلی اٹھاتے ہیں تو باقی انگلیاں آپ کی اپنی طرف ہوتی ہیں۔

9حاصلِ مطالعہ۔232۔

جناب منیر شاہین صاحب

السلام و علیکم

کیا پاکستان بھر میں محض 54 ہی انٹیلیکچول دریافت ہو پائے ہیں اب تک؟

پھر بھی۔ آپ کی ہمت کو سلام۔

انٹیلیکچول ہی زیادہ محبِ وطن ہوتے ہیں۔ سازشوں اور پراپیگنڈہ کو سمجھتے ہیں لیکن اتنا زیادہ منفی پراپیگنڈہ ہے آج کل کہ کبھی کبھی ہم بھی اس کا شکار ہوتے محسوس ہوتے ہیں۔

منیر شاہین

ابھی تو 54 میں لڑائی ہو جاتی ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

درست۔ اسی لئے انٹیلیکچولز کو آپس میں تہذیب کے دائرے کے اندر اندر ہر معاملے میں مشاورت کر لینی چاہیئے۔

10۔ 🙏 حاصلِ مطالعہ 233۔ 🥺

اشمل کے نام

یاد رکھنا جو منفی باتوں کو مد نظر رکھتے ہیں انہیں مثبت رستے کون دکھائے گا؟ منفی شخص کی خاموشی مایوسی اور مثبت شخص کی خاموشی حکمت کہلاتی ہے۔

حاصلِ مطالعہ 45

30- ستمبر 2021ء

1 حاصلِ مطالعہ۔DSM424

تزویراتی ماحول میں عمران میں کچھ اچھی باتیں بھی ہوں گی لیکن اس کی جہاں کہیں پذیرائی ہونے لگتی ہے وہیں بغض عمرانی یا عمرانوفوبیا کا شکار نفسیاتی مریض کو نوازو زرداری جیسے مردہ رہنماؤں کی تصوراتی لاشوں کے ارد گرد ناچتے ہوئے کائیں کائیں کرنے لگ جاتے ہیں۔

2 حاصلِ مطالعہ۔DSM425

اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل نے 1951۔1991 کی امریکہ روس کی سرد جنگ کے محض تیس برس بعد ہی امریکہ چین کی شروع ہونے والی نئی سرد جنگ کو انتہائی تباہ کن قرار دے دیا ہے۔ کیونکہ دونوں کے پاس اس بحران سے نکلنے کا کوئی تجربہ نہیں۔

3 حاصلِ مطالعہ۔DSM426

مگر شرط یہ ہے کہ اس معاشی بچاؤ کے پیچھے پچھلی صدی والے امریکہ کے اچھے دنوں اور روس کے برے دنوں کا ہاتھ ہو۔ نیز یہ بالکل ضروری نہیں کہ اس نام نہاد انور مقصود کو حالات حاضرہ کی بھی سدھ بدھ ہو۔

4حاصلِ مطالعہ۔DSM427

اگر سردار منیر کو پاکستان میں اس تحریر کے بدلے کچھ منفعت کی توقع ہے تو اسے چاہیئے کہ بھارت میں بھی عمران اور مودی کا تقابل بھجوا کر چند ٹکوں سے جیب بھر لے نیز کسی ملک دشمن کو خوش کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی تحاریر "ایوان شریفیہ "کو بھی بھجوا دے، شاید ادھر سے بھی اس کے آگے چند ٹکڑے پھینک دیئے جائیں۔ تف ہے عمران پر جس نے لفافہ مافیا کے کلیجے پر مونگ دلنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

5حاصلِ مطالعہ۔DSM428

Crony Dr Arshad Ali Ch: You did not understand my point. It was good to develop this tech. But we have to improve economy. Pakistan buying weapon from usa with condition that it will not be used against india and Israel. So why buying، to use against iran? Or against afghanistan.

ڈاکٹر ارشد علی چوہدری: آپ نے میری بات نہیں سمجھی۔ اس ٹیکنالوجی کو تیار کرنا اچھا تھا۔ لیکن ہمیں معیشت کو بہتر کرنا ہے۔ پاکستان اس شرط کے ساتھ امریکہ سے ہتھیار خرید رہا ہے کہ اسے

بھارت اور اسرائیل کے خلاف استعمال نہیں کیا جائے گا۔ تو پھر ایران کے خلاف استعمال کیوں؟ یا افغانستان کے خلاف؟

Sultan Mahmood: All institutions of the country are not traitor or stupid. If you and me are worried about the country and the nuclear deterrent، they are also cautious. Nuclear program was never in politician's custody. And it's custodians know better what to do.

سلطان محمود: ملک کے تمام ادارے غدار یا احمق نہیں ہیں۔ اگر آپ اور مجھے ملک اور ایٹمی ڈیٹرنٹ کے بارے میں فکر ہے تو وہ بھی محتاط ہیں۔ ایٹمی پروگرام کبھی سیاستدانوں کی تحویل میں نہیں رہا۔ اور یہ محافظ بہتر جانتے ہیں کہ کیا کرنا ہے۔

Crony Dr Arshad Ali Ch: Very sad، you are too under military influence. You are discredited political leadership. Bhotto who started program، NS who made it possible to get recognition are not politicians?

Crony Dr Arshad Ali Ch: BN also continued the plan

کرونی ڈاکٹر ارشد علی چوہدری: بہت دکھ کی بات ہے، آپ بھی فوجی زیر اثر ہیں۔ آپ بدنام سیاسی قیادت ہیں۔ بھٹو پروگرام کس نے شروع کیا، این ایس جس نے پہچان ممکن بنائی وہ سیاستدان نہیں ہیں؟

کرونی ڈاکٹر ارشد علی چوہدری: بی این نے بھی منصوبہ جاری رکھا۔

Sultan Mahmood: No politician was capable enough to lead army except Bhutto because Bhutto led the broken country and the defeated army. There is almost nil role of NS and BB، rather these two politician's tried to halt this program due to their ulterior motives and due to pleasing western world. The role of political Janta or selected leadership was merely signing the army made drafts forcibly cos that was constitutional binding. Yes، if any politician played a positive role in our nuclear program، he was، only and one، Ishaq Khan GIK or Zia، if Zia is considered politician. These are the established facts and rest is the fiction.

سلطان محمود: بھٹو کے علاوہ کوئی سیاستدان فوج کی قیادت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا کیونکہ بھٹو نے ٹوٹے ہوئے ملک اور شکست خوردہ فوج کی قیادت کی۔ این ایس اور بی بی کا کردار تقریباً صفر ہے، بلکہ ان دونوں سیاستدانوں نے اپنے مذموم مقاصد اور مغربی دنیا کو خوش کرنے کی وجہ سے اس پروگرام کو روکنے کی کوشش کی۔ سیاسی جنتا یا منتخب قیادت کا کردار محض فوج سے زبردستی بنائے گئے مسودوں پر دستخط کرنا تھا کیونکہ یہ آئینی پابند تھا۔ ہاں، اگر کسی سیاستدان نے ہمارے ایٹمی پروگرام میں مثبت کردار ادا کیا، تو وہ، صرف اور صرف ایک، اسحاق خان جی آئی کے یا ضیا، اگر ضیا کو سیاست دان سمجھا جاتا ہے۔ یہ ثابت شدہ حقائق ہیں اور باقی افسانہ ہے۔

6 حاصلِ مطالعہ۔429

DSM

This is really an irony of western world who chose to separate religion from their lives and politicized the religion in 17th century. Masterpiece quote of Dr Iqbal is:

یہ واقعی مغربی دنیا کی ستم ظریفی ہے جس نے مذہب کو اپنی زندگیوں سے الگ کرنے کا انتخاب کیا اور 17 ویں صدی میں مذہب کی سیاست کی۔ ڈاکٹر اقبال کا شاہکار اقتباس ہے:

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی۔۔۔

7 حاصلِ مطالعہ۔DSM430

میں ایک ایسے وٹس ایپ گروپ کا بھی رکن ہوں جسے عام زبان میں پٹواری گروپ بھی کہا جاتا ہے۔ ذرا ملاحظہ کریں آج کی ایک چھوٹی سی گفتگو:

درست محترمہ۔ چونکہ موجودہ حکومت کے کرتوت ہی کچھ ایسے ہیں کہ عوام ہذیانی کیفیت میں مبتلا ہوتی چلی جارہی ہے۔ اس لئے میں نے آہ وزاری کے لمبے سے سپیل کو توڑنے کے لئے کچھ غیر سیاسی تحریر کرنے کی جرأت کر ڈالی ہے۔ معذرت ہے۔ جس کو بھی یہ وقفہ اچھا نہ لگے سینہ کوبی دوبارہ جاری رکھ سکتا ہے۔

یہ حقائق چشم کشا ہیں۔ مگر ان کو سیاسی رنگ دینے سے قبل کچھ عرض کرنا چاہوں گا۔ یہ رپورٹ آج سے دو سال قبل آئی تھی مگر اس کے اعداد و شمار اور امثال پچھلے تیس برس کی ہیں۔ بد قسمتی سے قیصر بھنگالی صاحب کی پالیسیوں کو کسی بھی "محب وطن "سیاسی و فوجی حکومت نے دَرخورِ اِعتِنا نہیں سمجھا۔ بلکہ ابھی بھی کوئی عمل کرنے کو تیار نہیں۔

میڈم اے عثمان

میں بہت مایوس ہوں مجھے دن کی روشنی میں بھی روشنی نظر نہیں آتی۔

ڈاکٹر سلطان محمود

میم پلیز ان سبھی حقائق سے دل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس کی بجائے ہمارے پڑھے لکھے طبقے کو چاہئیے کہ ایک مضبوط عوامی آواز بن کر طاقتور طبقوں کو درست سمت چلنے پر مجبور کر دیں۔ مگر معذرت کے ساتھ ذرا اسی گروپ کو دیکھ لیجئیے جس میں سبھی ایک سے بڑھ کر ایک تعلیم یافتہ اور باشعور ہیں۔ لیکن ہم بھی جاہل عوام کی مانند عمران کو جگتیں لگا لگا کر سینے میں بھڑکتی حسد کی آگ بجھانے کی سعی لاحاصل میں الجھتے رہتے ہیں۔ یاد رکھیں اگر خدانخواستہ خانہ جنگی ہوئی تو سب سے پہلے پتھر ہم جیسوں ہی کو پڑیں گے کیونکہ ہم اپنی سیاسی بھڑاس نکالنے کے لئے البیلا مرحوم اور عمر شریف مرحوم کا جیسے خلاء پر کرنے کی کوشش کر رہے ہوں اور قوم و وطن کو دیا جانے والا وقت ضائع کرنے پہ تلے بیٹھے ہوں۔

جی میں انہیں نفسیاتی مریض ہی سمجھتا ہوں جو ایک حکمران کی آگ میں جلتے جلتے ملک ہی کے خلاف بول جاتے ہیں۔ بلکہ اکثر اوقات میراثی پن بھی دکھا جاتے ہیں۔ میں بھی غلطی سے پاک ہرگز نہیں اور اکثر "مرے کو مارے شاہ مدار "کی طرح جان بوجھ کر انہیں مزید جلاتا ہوں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہم سوکنوں کی طرح تو تو میں میں ہی کرتے رہیں گے یا اپنی اصل ذمے داریاں بھی کبھی سمجھ پائیں گے ؟ اب تو خیر ویسے بھی اچھائی کی توقع نہیں رہی کیونکہ ویلے لوگوں کے ہاتھ پنڈورا لیکس کا بٹیرہ جو آ گیا ہے۔ اب نقار خانے میں طوطی کی آواز کہاں؟

افضال خان: سلطان صاحب، آپ ہمت رکھیں انشاءاللہ اس ملک میں تبدیلی ضرور آئے گی۔

پیوستہ رہ شجر سے

امید بہار رکھ

اے عثمان

آپ کی بات درست ہے کہ کسی بھی سیاسی گفتگو میں توازن اور انصاف ضروری ہے۔ ہر کسی کو اپنی رائے دینے کا حق ہے اور اس کا احترام ہونا چاہیے، چاہے وہ نواز شریف، عمران خان یا کسی اور سیاسی رہنما کے بارے میں ہو۔

آپ کا کہنا صحیح ہے کہ حسد کی بنیاد پر کسی کو نشانہ بنانا غلط ہے، اور سیاسی بحث و مباحثے میں شائستگی اور مہذب زبان کا استعمال ہونا چاہیے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ مختلف آراء اور نقطہ نظر کے لوگ ہوتے ہیں اور ان کی رائے کا احترام کرنا ضروری ہے، چاہے ہم ان سے اتفاق کریں یا نہ کریں۔

جو افراد مختلف نظریات کی وجہ سے گروپ چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، یہ ایک افسوسناک صورتحال ہے۔ مکالمہ کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ مختلف نظریات اور خیالات کو سنا اور سمجھا جائے۔

یہ ضروری ہے کہ بحث و مباحثے میں ذاتی حملے یا توہین آمیز زبان کے بجائے دلیل اور شواہد پر مبنی بات کی جائے، تاکہ ایک مثبت اور تعمیری ماحول قائم ہو سکے۔

محترمہ آپ کو شاید غلط فہمی سے صرف میرا نام ہی یاد رہ گیا ہے۔ آپ کے پاس وقت نہیں ہو گا ورنہ اس گروپ کی پوری ہسٹری پڑھ لیں کہیں بھی میں نے بد تمیزی میں پہل نہیں کی کیونکہ یہ میری فطرت ہی کے خلاف ہے۔ ہاں ایک مسئلہ مجھے ہے جو میں ابھی تک دور نہیں کر سکا اور وہ یہ کہ برے کو گھر تک پہنچا کر آنا میرا پرانا مشغلہ ہے۔ ویسے تو ڈیسنٹ وے میں ایسا بھی نہیں کرنا چاہئیے لیکن اس گروپ کا ٹمپو شروع سے ہی میرے ساتھ خراب رہا ہے اور کچھ کم عقل پہلے دن ہی گوڈے گٹوں کو پڑ گئے۔

جہاں تک کسی ڈیسنٹ صاحب کے جانے کی آپ نے بات کی ہے انہیں بھی تپ عمرانی کا عارضہ لاحق تھا لہٰذا حقائق کا سامنا نہ کر پائے اور بھاگ نکلے۔ میدان میں کوئی ٹھہرے تو کسی روز ہم ایک صفحے پر آپائیں گے۔

8 حاصلِ مطالعہ۔ DSM431

جی شدید متفق۔ ایسے ہی واپڈا ملازمین کی مفت بجلی، تمام حکومتی زعماء کا مفت علاج معالجہ، سرکاری ملازمین کا سرکاری علاج، تمام اراکین پارلیمنٹ کی تنخواہیں اور دیگر مراعات نیز تمام وزراء اور مشیروں کی تنخواہیں اور مفت گاڑیاں بھی بند کر دینا اب وقت کی پکار ہے۔ یہ ظلم ہے کہ معدودے چند ٹیکس دہندہ بھلے سے بے ایمان ہی ہوں مگر ان کے دیئے گئے ٹیکس سے مندرجہ بالا اللے تللے وہ لوگ کریں جن کا تعلق غاصب طبقے سے ہے یا مراعات یافتہ ملازمین سے۔

9حاصلِ مطالعہ۔DSM432

اردو کی سب سے بڑی وکیل، محترمہ فاطمہ قمر کا مجھے جواب۔ دوست بھی حصہ لیں۔

محترم یہ تبصرہ کرنے سے پہلے تو آپ تحریک پاکستان کی تاریخ پڑھیں جب تمام تحریک پاکستان کے قائدین نے نوزائیدہ مملکت کی سرکاری زبان کا اردو کو منتخب کیا۔قیام پاکستان کی پوری تحریک جلسے جلوس نعرہ بازی ساری اردو کے نعروں سے گونجتی تھی۔ اس کے بعد پاکستان کے تینوں آئین نے اردو کو پاکستان کی قومی زبان تسلیم کیا ہے 2016 میں پاکستان کی سب سے بڑی عدالت اردو نفاذ اردو کا حکم دے چکی ہے۔ اگر آپ نے "آئین پاکستان اور عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر عمل نہیں کرنا تو آئین کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیں پاکستان کی عدالتوں کو تالے لگادیں۔

زبانیں ہمیشہ اپنے نفاذ کے لئے نصاب کی مرہون منت ہوتی ہے لارڈ میکالے نے ہندوستانیوں پر انگریزی بازاروں میں مسلط نہیں تھی نصاب کالازمی حصہ بنایا تھا۔ آج مقابلے کے امتحان اردو میں منعقد کریں۔ہم دیکھیں گے پاکستان میں انگریزی کو کون منہ لگاتا ہے۔

پاکستان کی سو فی صد معیشت ' بینک 'تجارت سب اردو میں چل رہی ہیں صرف رسیدوں کا اجراء انگریزی میں کیا جاتا ہے۔ ہم بازار جاتے ہیں ساری خریداری بھاؤ تاؤ اردو یا پنجابی میں کرتے ہیں۔ رسیدیں ہمیں انگریزی میں پکڑائی جاتی ہیں۔

ہم بینک جاتے ہیں ساری بات چیت ، اکاؤنٹ کی معلومات سب کچھ ہمیں اردو میں دی جاتی ہے۔ اس کی تحریری رسید ہمیں انگریزی میں دی جاتی ہے۔

ہم ریستوران جاتے ہیں۔ ساری بات چیت کھانوں کے نام اردو میں جانتے ہیں بولتے ہیں۔ لیکن ۔ کھانوں کی فہرست ہمیں انگریزی میں دی جاتی ہے۔

غلامی کی ایسی بدترین مثال آپ نے کہیں اور دیکھی ہو تو بتائیں۔

میں ذاتی طور سے مذکورہ بالا تمام اداروں میں یہ معلومات اردو میں دینے کی درخواست کر چکی ہوں الحمدللہ میرا بینک اب مجھے اردو میں معلومات دیتا ہے۔

اقوام متحدہ نے اس سال اردو کی عالمی حیثیت کو تسلیم کیا اپنا نئے سال کا پیغام اردو میں دیا۔ خطبہ حج دنیا کی پانچ بڑی زبانوں میں نشر ہوتا ہے جس میں ایک اردو بھی ہے۔ چینی پاکستان میں کاروبار کے لئے چینی زبان سیکھ رہے ہیں۔

پاکستان قومی زبان تحریک سائنس دانوں اور ماہر تعلیم نے قائم کی ہے۔ ہماری ماہرین سے پوچھیں کہ وہ کونسا علم ہے جو اردو میں نہیں دیا جاسکتا؟

ہم چیلنج کرتے ہیں یکساں نصاب کی آڑ میں انگریزی مسلط کرنے والے وزرائے تعلیم سے کہ وہ اپنا انگریزی میں وضع کردہ جماعت پنجم کی سائنس کا صرف پہلا باب ہی بچوں کو پڑھا کر دکھائیں۔ جو کچھ وہ پڑھائیں گے اس کا ٹیسٹ کوئی تیسرا فرد لے ان کی انگریزی کی قابلیت پوری قوم کے سامنے آجائے گی۔ یادرہے پاکستان کی نوے فیصد آبادی گاؤں میں رہتی ہے بچوں کو غیر ملکی زبان میں تعلیم دینا انہیں تعلیم سے بھگانا ہے۔ وزرائے تعلیم کو پاکستان سے تعلیم ختم کرنے کے عوض میں ڈالروں اور پونڈوں کی بارش کی جارہی ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

محترمہ کے دلائل سو فیصد درست ہیں لیکن کیا وہ یہ بتانا پسند کرینگی کہ سائنسی تحقیق کا کیا بنے گا جو پہلے ہی تہہ نشین ہو چکی ہے۔

10 حاصلِ مطالعہ۔DSM433

ڈاکٹر نعیم گروپ

"یاراں نال بہاراں"

مکان بنانے والے مستری مزدور ان پڑھ

کار، بائیک مرمت کرنے والے ان پڑھ

گھر میں بجلی کی وائرنگ کروانی ہو یا ایک سوئچ لگوانا ہو تو ان پڑھ سے

مکان رنگ روغن کرنے والے ان پڑھ

گھر کی ٹی وی، واشنگ مشین، استری وغیرہ ٹھیک کرنے والے ان پڑھ

شیو، بال کٹوانے کے لیے ان پڑھ

شادی بیاہ پے کھانے پکوانے ہوں تو ان پڑھ

کار، کوچ، ٹرک، وغیرہ کا ڈرائیور ان پڑھ

گھر میں ہر کام کرنے والے ملازم ان پڑھ

فیکٹری ملز میں ورکر (مزدور) ان پڑھ

گوشت، سبزی، کپڑے، جوتے وغیرہ لینے جاتے ہیں دوکاندار ان پڑھ

منڈی سے گائے، بھینس، بکرا وغیرہ لینے جاتے ہیں اُن کو پالنے و بیچنے والے ان پڑھ

ہوٹل سے چائے پینے جاتے ہیں ان پڑھ

لکھی ہوئی لِسٹ میں اکثریت انہی کی تعداد ہے جنہوں نے سکول کا منہ بھی نہیں دیکھا ہوا۔

اس ملک و نظام کا بیڑہ غرق ان پڑھ نے نہیں تعلیم یافتہ نے کیا، بچپن سے سنتے اور دیکھتے آرہے ہیں ترقی کے لیے تعلیم بڑی ضروری ہے آج گھر گھر محلے محلے سکول و کالج کھلے ہیں مگر آج معاشرے و نظام کی حالت چالیس سال پہلے سے بدتر سے بدتر ہے کیوں؟

آج کرپشن کون کر رہا ہے آخر ہمارا نظام تعلیم پڑھے لکھے اور ان پڑھ میں فرق پیدا کیوں نہیں کر سکا؟

ان پڑھ جن کا ذکر پہلے کر چکا ہوں آپ کو ذلیل نہیں کرے گا مگر آپ جب کسی بنک، دفتر، تھانہ، کچہری جائیں وہاں ڈگری ہولڈر لوگ ہوتے ہیں جو اپنا فرض تو نبھا نہیں سکتا الٹا لوگوں کو ذلیل کرتے رہتے ہیں فیصلہ آپ خود کریں۔ کہ ان پڑھ اور تعلیم یافتہ میں کیا فرق ہوا؟

سلطان محمود:

گو کہ اس تحریر کے شروع کے مندرجات درست ہیں لیکن ان حقائق سے نتیجہ بالکل ہی غلط اخذ کیا گیا ہے۔ پڑھے لکھے عوام سے دشمنی اور انہیں موردالزام کوئی پڑھا لکھا نہیں ٹھہرا سکتا۔ اس طرح تو علم و تحقیق کی بیخ کنی ہی ہو جائے گی۔ مثلاً اگر انہی صاحب کی طرز سوچ کو آگے بڑھایا جائے تو پھر کہا جا سکتا ہے کہ خدانخواستہ پاکستان ہی غلط بنا کیونکہ یہ بھی پڑھے لکھے لوگوں نے بنایا تھا۔

محترم ڈاکٹر نعیم صاحب (جنہیں میں جانتا نہیں) کی طرف سے یہ تحریر المیہ ہے اور عوام کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود اصلی ڈاکٹر نہیں ہیں ورنہ خود پڑھا لکھا شخص ایسی بات کیسے کر سکتا ہے؟

کل کلاں کو یہ صاحب یہ بھی کہہ دینگے کہ ملک کے سبھی افسران اور کلرک بیکار ہیں ان کی جگہ ان پڑھ بھرتی کر لئے جائیں۔ در حقیقت ان صاحب کو بہت زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ ہے مطالعہ، مگر یہ تبھی ہو سکتا ہے جب یہ خود پڑھ لکھ جائیں گے تو۔

آپ محترم جب مطالعہ کرنا شروع کریں تو سب سے پہلے تعلیم اور تربیت کے فرق کو سمجھنے کی کوشش کریں جسے آپ جذبات میں کہیں بھول بیٹھے ہیں شاید۔ کیونکہ یہ رکشے والے اور نائی وغیرہ تربیت یافتہ ہوتے ہیں بھلے سے سند یافتہ نہ بھی ہوں۔ نیز سند یافتہ جب تک تربیت یافتہ نہیں ہو جاتا وہ ویسا ہی نکلے گا جیسا آپ صاحب کے تجربے میں آیا ہے۔

اگر تو یہ نعیم صاحب واقعی شہرت کی خاطر اس طرح کی بے بنیاد بات کر کے سوشل میڈیا میں زندہ رہنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے نام سے ڈاکٹر ہٹا دیں۔ اس تحریر کے ساتھ یہ ٹائٹل انہیں جچتا ہی نہیں۔ یا پھر توبہ تائب ہو کر درست سمت میں مطالعہ شروع کر دیں۔

اگر ان کا دل ٹوٹ جائے تو معزرت۔

ڈاکٹر محمود

حاصلِ مطالعہ46

-9اکتوبر2021ء

1 حاصلِ مطالعہ۔DSM434

افغانستان میں ہماری فوجی بصیرت کی تو دنیا معترف ہوتی نظر آ رہی ہے لیکن ہمارا اصل امتحان اب سیاسی بصیرت کا شروع ہوا ہے۔ امریکہ سے ہمارا وہ فوجی انحصار ختم نہیں ہوا جو چین کی پالیسی نہیں اور ہمسائے چین جیسی حکمت عملی امریکہ اختیار کرنے کو راضی نہیں۔ اب دیکھیں دو ملاؤں میں مرغی حرام ہوتی ہے، دو ہاتھیوں کی لڑائی میں گھاس کا کباڑہ ہوتا ہے یا پاکستان اس بندر والی بانٹ کرتا ہے جو اس نے مکھن تولتے وقت کی تھی۔

ڈاکٹر ارشد چوہدری

آخری بات کی سمجھ نہیں آئی۔

سلطان محمود

یہ ایک علامتی تحریر ہے جس کا تعلق دنیا میں طاقت کے بدلتے ہوئے توازن سے ہے۔ پاکستان کے لئے مکمل طور پر امریکی کیمپ سے نکلتے ہوئے چینی کیمپ میں چلے جانا کوئی بچوں کا کھیل نہیں۔

ڈاکٹر ارشد چوہدری

ہاں کیونکہ آپ کے اعلیٰ افسر (سول اور ملٹری) امریکہ میں تربیت یافتہ ہیں اور ان کے بچے یو ایس اے اسکالرشپ پر امریکہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

سلطان محمود :

اس بیان میں کوئی وزن نہیں ہے کیونکہ یہ فطری ہے۔ غریب دنیا کے بارے میں بھی یہی کہا گیا تھا جب طاقت کا مرکز برطانیہ سے امریکہ میں تبدیل ہوا تھا اور اسی طرح چین کے زوال کے وقت بھی یہی بات دہرائی جائے گی۔

2حاصلِ مطالعہ۔DSM435

سوشل میڈیا کے سیاسی دانشوروں کے لئے بری خبر یہ ہے کہ پچھلے ستر برس سے جو بے نقط کوسنے صاحبان اقتدار کو حزب اختلاف سے ملتے چلے آرہے تھے وہی آئندہ والی حکومت کو پچھلی حکومت سے ملنے والے ہیں۔ بالفاظِ دیگر نہ تو حکومتوں کے وطیرے بدلے ہیں اور نہ عوام کے ذہن کی سیاسی سطح بلند ہو پائی۔

اشمل ہاشمی

حکومتوں کے وطیرے بدلیں گے تو عوام کا سیاسی شعور بلند ہو گا۔

ڈاکٹر سلطان محمود

محترمہ درحقیقت معاملہ الٹ ہے۔ عوام ہی بے شعور ہے اس لئے پارلیمنٹ افضل ترین ادارہ نہیں بن سکا۔ اب اگر ووٹر نالی مرمت کرانے کی سطح کا ذہن رکھتا ہو تو ایوان میں ماجھے ساجھے ہی آئیں گے۔ ایوان میں گھٹیا نمائندہ ہو گا تو اس کی بے توقیری کے سبب فوج، عدلیہ، نیب، نوکر شاہی اور صحافت لازماً ان کے سروں پر کود ے گی۔ پھر ایوان کے اندر گھٹیا ترین الیکٹیبلز اپنی ماں بہن بیچ کر فلور کراسنگ کریں گے۔ اور نتیجے کے طور پر حالات وہی ہوں گے جو آج کی تاریخ تک نظر آ رہے ہیں۔

اشمل ہاشمی

محترم عوام کا شعور کیسے بلند ہوتا بھلا؟

ڈاکٹر سلطان محمود

جب تک ہم اپنے گرے ہوئے معیار کو بلند کرنے کے لئے نشئیوں کی طرح حکومتوں کی جانب دیکھتے رہیں گے جاہل ہی رہیں گے۔ کیا پانچ سو برس قبل برطانیہ اور چار سو برس قبل امریکہ کی حکومتوں نے عوام کا معیار بلند کیا تھا؟ وہاں کی عوام نے اپنے غیر سیاسی مشاہیر کی پکار پر لبیک کہی اور این جی اوز آگے بڑھیں۔ اپنی مدد آپ کے تحت عوام کو پڑھایا اور حکومتوں کو مجبور کر دیا کہ تعلیم کے لئے بڑے بجٹ لائیں۔ یونان کے عیسائیوں اور سپین کے مسلمانوں نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا

اور طالع آزماؤں سے طاقت چھینتے چلے گئے۔ آج کے گورے کو پتہ ہے کہ مسلم دنیا میں تعلیم نہیں آنے دینی۔ لہٰذا انہوں نے فرقوں، میڈیا اور عیاشی کے ہتھیاروں سے ہمیں گھائل کر رکھا ہے لیکن ہم آج بھی یہی بحث کر رہے ہیں کہ حکومتوں نے عوام کو جاہل رکھنے پر مجبور کر رکھا ہے۔ حکومتوں نے ہمیں محض غریب کر رکھا تا کہ ہم پیٹ کے چکر سے آزاد ہو کر کہیں تعلیم کی جانب پلٹا نہ کھا جائیں اور طاقت کے مراکز نہ بدل جائیں کہیں۔

تبھی ہمیں سینکڑوں سالوں سے غلام رکھنے والوں نے ہماری کرپٹ حکومتوں میں لٹیروں کو آج بھی اپنے پروں تلے تحفظ دے رکھا ہے۔

اشمل ہاشمی

این جی اوز آگے بڑھی نا؟ یہاں کونسی این جی اوز ہیں یہ بھی آپکے سامنے ہے۔ اور مان لیں عوام میں سے کوئی آگے آنے کی کوشش کر بھی لے تو کیا ہو گا یہ بھی آپ جانتے ہیں۔

ڈاکٹر سلطان محمود

کون نکلا ہے آگے؟ آپ یا میں؟ ہماری تو پہلی کوشش ہوتی ہے کہ پڑھنا نہ پڑے۔

3 حاصلِ مطالعہ۔ DSM436

جسٹس رستم کیانی یہ کہنے سے قبل ہی وفات پا گئے کہ "میں اس ملک کا شہری ہونا پسند نہیں کرتا جہاں دل کی بات کہنے سے قبل ہی اپنی بات کے نتائج کا خوف آ لے"۔

4حاصلِ مطالعہ۔DSM437

سربراہان مملکت اور وزراء کو ملنے والے 170 غیر ملکی تحائف کو حال ہی میں توشہ خانے سے بولی کے ذریعے نیلام کیا گیا ہے لیکن بولی صرف سول و فوجی افسران نے لگائی۔ ان قیمتی اشیاء میں سونے کے زیورات، گھڑیاں، نوادرات، ہیرے جڑے قلم اور قالین وغیرہ شامل تھے۔ لگتا ہے کہ زرداری، نواز اور گیلانی کے بعد عمران بھی ویسے ہی مقدمے میں پھنس جائیں گے۔

5حاصلِ مطالعہ۔DSM438

آزادی فکر، آزادی اظہار، قانون کی بالادستی، خود احتسابی، عدل و انصاف، قومی خزانے کی حفاظت، خوشامدیوں سے دوری، ہدیہ قبول کرنے سے انکار، سادگی، خوف خدا، اہل رفقاء کی عہدوں پر تعیناتی، اصول مساوات، تنقید کی خندہ پیشانی سے قبولیت، مدبرانہ سوچ، انا سے دوری اور برداشت وغیرہ اگر کسی حکمران کے لئے لازم کر دیئے جائیں تو پاکستان میں تو شاید کوئی حکمران بننے کا اہل بھی نہ رہے۔

6حاصلِ مطالعہ۔DSM439

گزشتہ ایک صدی میں دنیا کے تمام حصوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ تبدیلیاں مشرق وسطی میں آئی ہیں۔ مثلاً سلطنت عثمانیہ کا خاتمہ، یورپ کا تسلط، اسرائیل کا قیام اور جنگیں، عرب قوم پرستی، سوشلزم کے تجربات، فلسطینی امن اور دھوکے، انقلاب ایران، عراق شام لیبیا اور لبنان کی تباہی، امریکہ کا زوال پذیر ہونا، داعش کا امریکی منصوبہ، سعودیہ میں ہندوازم، بھارت کا اثرورسوخ، پاکستان کی۔

7حاصلِ مطالعہ۔DSM440

ہمارے حکمران اپنے غیر جمہوری، غیر آئینی اور غیر اخلاقی مقاصد کی تکمیل کے لئے مقتدر اداروں میں کرپٹ اور قابل احتساب عہدے دار تعینات کرتے ہیں اور پھر ان سے اپنے حق میں فیصلے کرانے کے لئے ان کا بھرپور تحفظ بھی کرتے ہیں۔ مثلاً عدلیہ، نوکرشاہی، نیب، الیکشن کمیشن، صحافت وغیرہ۔

8حاصلِ مطالعہ۔DSM441

جو ٹیکنالوجی ہمیں جوڑتی ہے وہی قابو میں بھی رکھتی ہے اور وہی تقسیم کرنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔ مثلاً ہم سوشل میڈیا کے استعمال سے اپنے آپ کو نا صرف روک نہیں پارہے بلکہ اس کے منفی اثرات یہ نکل رہے ہیں کہ ہماری توجہ اصل مدعوں سے ہٹ کر غیر محسوس طریقے سے کنٹرولڈ معاملات کی جانب موڑی جارہی ہے اور آج کا بالخصوص نوجوان صارف بری طرح سے ذہنی و

جسمانی عارضوں کا شکار ہو چکا ہے۔ جھوٹی سیاسی مہمات دوسرا المیہ ہے جبکہ 64 فیصد صارفین شدت پسندی کے گروپس میں شامل ہونے پر مجبور ہو گئے۔ حقیقتاً کوئی بھی ایسا معاشرہ جمہوریت کے لیے موافق نہیں ہوتا جہاں اس کے خیالات کو کسی سازش کے تحت پراگندہ کر دیا جاتا ہو۔ ہمیں ایک ڈبے میں بند کر کے باہر کی دنیا سے ناواقف کر دیا گیا ہے۔

9حاصلِ مطالعہ۔DSM442

قیوم شیخ

ڈاکٹر عبد القدیر خان کے ساتھ جو ہماری قوم نے سلوک کیا اسکی پوری روداد سنئیے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

یہ تجزیہ نگار ہیں تو بہت محبت وطن لیکن تجزیے کی غربت کا شکار ہیں۔

قیوم شیخ

شاید آپ ڈاکٹر صاحب کی زبان بندی کے حامیوں میں سے ہیں۔ آپ کی مرضی۔

ڈاکٹر سلطان محمود

جی بالکل۔ ڈاکٹر صاحب نے ہمیں بہترین تحفہ بھی دیا اور زبان بندی سے ملک عزیز کو مزید مشکلات سے بھی بچایا۔ یہ ان کا قوم پر دوسرا احسان رہا۔

قیوم شیخ

محسن کی زبان بندی، کیا بات ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

کیا آپ کو واقعی پس منظر کا نہیں پتہ؟

قیوم شیخ

پتہ بھی ہو تو کیا ہے۔ محسن ساری عمر دُکھی رہا۔

ڈاکٹر سلطان محمود

مسلمانوں کی ڈوبتی کشتی کو جو بھی سہارا دینے کی کوشش کرے گا اس کا یہی حشر ہونا ہے۔ اس میں بھٹو بھی شامل ہے۔ اللہ اگلے جہان آسانیاں کرے۔ یہی ساری قوم کی دعا ہے۔

10 حاصلِ مطالعہ۔ DSM443

ہمارے انٹر میڈیٹ بورڈز میں حاصل کردہ نمبر کل نمبروں کے برابر یا قریب قریب لے لینے پر طلبہ اور والدین کے شرم سے ڈوب مرنے کی بجائے فخریہ اظہار سے پتہ چلتا ہے کہ ہم کس قدر احمقوں کی بستی میں رہنے والے لوگ ہیں۔ اس لعنت کے اصل ذمہ دار تو وہ سکول ہیں جنہوں نے

اپنے طلباء کو ابتدا ہی سے دھوکہ دہی، غیر منطقی نتائج، رٹے بازی اور رشوت سکھانے کی عملی کوشش کی ہے۔

حاصلِ مطالعہ 47

18 اکتوبر 2021ء

1 حاصلِ مطالعہ۔DSM444

سر آصف جاوید صاحب

ہماری قوم کو بالغ ہونے میں ابھی کتنا وقت درکار ہے؟

ڈاکٹر سلطان محمود

ہمارے ہاں ویسے تو عوام کچھ اس طرح کی ہے کہ ہر حکومت کا مذاق اڑاتی رہی ہے۔ جس شخص سے اپنا گھر نہیں چلتا وہ ملک چلانے کے لئے حکومت کو سو سو مشورے دے رہا ہوتا ہے۔ بلکہ گھر سے جتنے کھلے کھاتا ہے وہ اتنا ہی سوشل میڈیا پر بیٹھ کر حکمرانوں کو کوس رہا ہوتا ہے۔

2 حاصلِ مطالعہ۔DSM445

دنیا میں پٹرول کی فی لٹر قیمت روپوں میں، فی کس سالانہ آمدن ڈالرز میں اور کرپشن کا درجہ۔

ہانگ کانگ 444۔630، 48۔11۔

برطانیہ324۔130،42۔11۔

نیوزی لینڈ302۔950،43۔1۔

بھارت240.390،6۔86۔

چین209۔200،17۔78۔

بنگلہ دیش188۔310،5۔146۔

امریکہ164۔060،66۔60۔

سری لنکا158۔720،3۔94۔

پاکستان138۔770،4۔124۔

3حاصلِ مطالعہ۔DSM446

ملک میں مہنگائی سے لڑنے کے لئے زندگی کو سادگی کی طرف لے جائیں اور زراعت و کاٹج انڈسٹری کے ذریعے اپنی آمدن بڑھائیں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ بعد از کوویڈ اثرات کے باعث دنیا بھر میں

کوئی مائی کا لال مہنگائی کو ریورس گیئر نہیں لگا سکتا۔ اوپر سے ہماری بد قسمتی کہ کئی حکمران ہمیں لوٹ کر بیرون ملک عیاشیاں کر رہے ہیں اور بے حد خوش ہیں کہ مہنگائی کے ایسے برے حالات میں جوتے کھانے سے بچ گئے اور سارا جھوٹا مدعا بھی موجودہ حکومت پر ڈل گیا ہے۔

4حاصلِ مطالعہ۔DSM447

health ، sickness and death inevitably win out over love،Despair and life.

مایوسی، بیماری اور موت ہمیشہ محبت، صحت اور زندگی کے مقابلے میں جیت جاتی ہے۔

گبریل گارشیامارکیز

5حاصلِ مطالعہ۔DSM448

عاصف شجاع اسلام آباد: ڈاکٹر صاحب، یہ راز تو آج آپ نے کھولا ہے۔ اب سمجھ آئی ہے کہ آپ پی ٹی آئی کے کیوں اتنے بڑے حمایتی بن گئے ہیں۔

ڈاکٹر سلطان

سر ریکارڈ میں درستگی کرنا چاہوں گا۔ میں پی ٹی آئی سمیت کسی بھی جماعت کا کبھی بھی سپورٹر نہیں رہا۔ کیونکہ یہ سب پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنیاں ہیں۔ ان کا سپورٹر بننے کا مطلب ہے کہ ان کی اونگیوں

بونگیوں کی بھی صفائیاں دیتے پھریں۔ میں پاکستان کا سپورٹر ہوں جو رہنما اس کے لئے اچھا وہی میرے لئے اچھا۔ زرداری، مشرف اور نواز ملک کے لئے اچھے ثابت نہیں ہوئے تو ان کی پالیسیوں کا سخت مخالف ہوں۔ کل کو عمران بھی برا ثابت ہوا تو یہی سوچ ہو گی۔ اب آپ جیسی جہاندیدہ شخصیت بھی عمران کو پی ٹی آئی سمجھ لے تو میں کچھ بھی کہتا رہوں کون مانے گا؟

6حاصلِ مطالعہ۔DSM449

میدان صحافت اور سیاست میں لایعنی مکالمے اور مباحثے ماضی کے بغداد جیسے ہیں۔ یہ سب فضولیات ہیں جبکہ اصل مسائل معیشت، سفارتی ناکامیاں، امریکہ اور چین کے درمیان لٹکے رہنا، مودی کے بارے غلط اندازے، مدھم سی پیک، افغان معاملات، مذہبی انتہاپسندی وغیرہ ہیں۔ ان مسائل کا واحد حل قومی ہم آہنگی ہے۔

7حاصلِ مطالعہ۔DSM450

ہمارے ملک میں دنیا کی پانچویں یا چھٹی عالمی معاشی طاقت بننے کی صلاحیت تو موجود ہے مگر اپنی کوتاہیوں کے سبب پینتیسویں مقام پر کھڑے ہیں۔

8حاصلِ مطالعہ۔DSM451

پاکستان میں 440 وفاقی و صوبائی محکمے موجود ہیں لیکن جس شہباز کی پرواز سے زمانہ جلتا تھا اس نے متوازی مزید 72 کمپنیاں بنا کر کمال کر دیا۔

9 حاصلِ مطالعہ۔ DSM452

بہشتی دروازے سے عورت کا گزرنا شاید اس لیے منع ہے کہ بیچاری پہلے ہی نصف بہتر تھی یا پھر اس لئے کہ جب ہزاروں گناہگار جوتے کھا کر دوسری جانب نکلتے ہیں تو وہاں انہیں دھوپ، گرمی اور گرد سے بچا لیا جاتا ہے۔

10 حاصلِ مطالعہ۔ DSM453

ٹیسلا کمپنی نے دماغ سے جڑنے والی کمپیوٹر چپ تیار کر لی ہے جسے ریڑھ کی ہڈی میں لگا کر اندھے بہرے پن نیز فالج کا علاج بھی کیا جا سکتا ہے۔

حاصلِ مطالعہ 48

19-اکتوبر 2021ء

1 حاصلِ مطالعہ۔DSM454

سائنس میگزین کے مطابق سورج کی روشنی، کاربن ڈائی آکسائیڈ اور پانی کے ملاپ سے بننے والے فارمک ایسڈ سے ماحول دوست ایندھن تیار کر لیا گیا ہے۔ یہ ایک طرح سے مصنوعی ضیائی تالیف یا فوٹو سنتھسز ہے۔ اس ایندھن کو ذخیرہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

2 حاصلِ مطالعہ۔DSM455

ہمارا دعویٰ رہا ہے کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔ تو کیا یہ حدیث مبارکہ کسی مسلمان ٹاؤن پلانر کو سمجھ آئی کہ جب شہر زیادہ پھیلنے لگ جائیں تو ہر 16 میل بعد نیا شہر بسا لیا جانا چاہیئے۔ امریکہ و یورپ کو البتہ یہ بات سمجھ آچکی ہے۔

3 حاصلِ مطالعہ۔DSM456

برائے کریم نواز

انہی معماروں کے لائے ہوئے زرداری نے جس طرح پی پی ختم کی ہے براہ راست معمار کبھی بھی نہ کر سکتے تھے۔ بائی دی وے، پی پی کی اندرونی معمار فوج لیکن بیرونی سی آئی اے تھی۔ ویسے پنجابی بھی خاصے بھولے بادشاہ ہیں۔ پی پی کے سب سے زیادہ ووٹ یہیں سے نکلے تھے 1970ء میں۔

4حاصلِ مطالعہ۔DSM457

Great cricketer Shoaib Akhtar narrated a marvelous piece of advice for PCB but that was equally fit to Pakistan. He used a unique term "intellectual bankruptcy" which means we don't appoint right person for the right job. Regarding politics، Nawaz Sharif and Zardari were the peculiar examples of our bad decisions in the same scenario. They should never be in the power again.

عظیم کرکٹر شعیب اختر نے پی سی بی کے لیے ایک شاندار مشورہ سنا یا لیکن یہ پاکستان کے لیے بھی اتنا ہی موزوں تھا۔ اس نے ایک انوکھی اصطلاح "انٹلیکچوئل دیوالیہ پن" کا استعمال کیا جس کا مطلب ہے کہ ہم صحیح کام کے لیے صحیح شخص کا تقرر نہیں کرتے ہیں۔ سیاست کے حوالے سے نواز شریف

اور زرداری ایک ہی منظر نامے میں ہمارے برے فیصلوں کی انوکھی مثال تھے۔ انہیں دوبارہ کبھی اقتدار میں نہیں آنا چاہیے۔

5حاصلِ مطالعہ۔DSM458

پاکستان میں جان بوجھ کر مذہب کو غالب کیا گیا تاکہ غیر تعلیم یافتہ عناصر کی طاقت کی چابی اپنے ہاتھ میں رکھی جا سکے۔ عالمی سامراج نے 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں ہماری اس کمزوری کا بہترین استعمال کیا اور اپنے دشمن بھٹو سے انہی کے ذریعے جان چھڑائی۔

6حاصلِ مطالعہ۔DSM459

اب کرکٹ میں اگلی پھینٹی انگلینڈ کو پڑے گی۔ جو بھی پاکستان سے دغا کرے گا بھگتے گا انشاءاللہ۔

7حاصلِ مطالعہ۔DSM460

کاش قوم کے امیر "سرمائے "عمر شریف کی طرح شاکر شجاع آبادی کی مدد بھی اداکارہ ریما کر سکتی اور ان کے امریکی شوہر جو کروڑوں کمانے سے محروم رہ گئے تھے وہ غریب شاکر شجاع آبادی کے ذریعے ہی کما لیتے لیکن ایسا کبھی ہونا نہیں۔ وجہ یہ کہ شاکر بھی حبیب جالب کی طرح انقلابی شاعر ہے۔

جاوید اختر قریشی

افسوس ہوتا ہے اپنے فنکاروں کی زبوں حالی دیکھ کر۔ بے شک شاکر شجاع آبادی ایک عظیم شاعر تھے۔

سلطان صاحب آپ بھی صاحب حیثیت ہیں آپ بھی ایسے لوگوں کا علاج کرواسکتے ہیں۔ آپ بسم اللہ کریں سب آپ کے ساتھ ہوں گے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

حاضر سائیں۔ دس ہزار میری جانب سے سمجھیں ہو گیا۔ عنقریب شجاع آباد جا کر سائیں سے ملتا ہوں اور ایک چیریٹی اکاؤنٹ کھلواتا ہوں۔ پھر بعد میں مخیر حضرات سے اپیل کروں گا۔

جاوید اختر قریشی

ابھی میں نے سوشل میڈیا پر پڑھا ہے کہ گورنمنٹ نے اس کے اکاؤنٹ میں 14 لاکھ فکس کروایا ہوا ہے۔ اور ماہانہ 20 ہزار ان کو مل رہا ہے اس کے علاوہ پنجاب گورنمنٹ نے ان کا علاج مفت کروانے کا اعلان کیا ہے۔ یہ ان کے بیٹے ڈرامہ کر رہے ہیں۔ باقی اللہ پاک بہتر جانے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

جی میں نے بھی اخبار میں دیکھا ہے کہ کوئی بڑے سرکاری افسران کے گھر بھجوائے گئے ہیں۔ اور مفت سرکاری علاج کی سہولت دی گئی ہے۔ میں نے بھی میلسی میں اپنے دوست کو حقائق معلوم کرنے کا کہہ دیا ہے۔

8حاصلِ مطالعہ۔DSM461

SHOAIB OUR HERO

Remaining away from media، it's only day before yesterday when I listened Shoaib first time so I was too much impressed by the way of his game analysis as well as a good command over his words of wisdom. He was so bold and clear in his thoughts that no slave type government servant could stay before him by arguments and the power of his sincere analysis.

I strongly condemn the attitude of the anchor person who looked like a baby of PCB and at the same time hail the noble way Mr Shoaib responded. Like the whole nation I stand with my hero. God bless you Shoaib، you won our hearts.

میڈیا سے دور رہ کر، یہ کل ہی کی بات ہے جب میں نے شعیب اختر کو پہلی بار سنا تو میں اس کے کھیل کے تجزیے کے ساتھ ساتھ ان کی دانشمندانہ باتوں پر اچھی کمانڈ سے بہت متاثر ہوا۔ وہ اپنے خیالات میں اس قدر بے باک اور صاف گو تھے کہ کوئی بھی غلام قسم کا سرکاری ملازم دلائل اور ان کے مخلصانہ تجزیہ کی طاقت سے ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا تھا۔

میں پی سی بی کے طفل مکتب اینکر پرسن کے رویے کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور ساتھ ہی مسٹر شعیب کے جوابی انداز کو سلام کرتا ہوں۔ پوری قوم کی طرح میں اپنے ہیرو کے ساتھ کھڑا ہوں۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے شعیب، آپ نے ہمارا دل جیت لیا۔

9حاصلِ مطالعہ۔DSM462

ہم ناموس رسالت بچانے کے لئے توہین رسالت کرتے ہوئے مار دھاڑ کرتے طاقت کے مرکز اسلام آباد اور راولپنڈی کی جانب بھاگ رہے ہیں اور مغرب کے "کافروں "کو انسانی صحت اور زندگی بچانے کا روگ لاحق ہے۔ گورے بھی کتنے احمق ہیں۔

ڈاکٹر سلطان محمود

10حاصلِ مطالعہ۔DSM463

حراء خان

جو انسان اپنے لیڈر سے مخلص ہوتا ہے وہ اس کو کبھی دھوکا نہیں دیتا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ یہ ہوتی ہے وفاداری جو بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

اور اس کے الٹ بھی درست ہے یعنی وہی حقیقی رہنماء ہے جو اپنے مقلدین کو دھوکا نہیں دیتا اور ملکی دولت باہر نہیں لے جاتا۔

حاصلِ مطالعہ 49

29-اکتوبر 2021ء

1 حاصلِ مطالعہ۔DSM464

میں تو کہتا ہوں کہ ٹی ایل پی کو ابھی بچا کر رکھیں 2023ء میں پھر کام آجائے گی

اسلام کا صرف نام استعمال ہو رہا ہے ورنہ کسی کو پتہ ہے بھلا کہ اسلام امن کا مذہب ہے؟

2 حاصلِ مطالعہ۔DSM465

ڈاکٹر سلطان محمود

I respect JI as party and it's all heads and leaders but can anyone throw light on its relations with Rawalpindi? Honestly.

میں جماعت اسلامی کا احترام کرتا ہوں اور اس کے تمام سربراہان اور قائدین ہیں لیکن کیا کوئی اس کے راولپنڈی کے ساتھ تعلقات پر روشنی ڈال سکتا ہے؟

محمد زکریا

When we talk about corruption، we talk about financial corruption، not moral corruption. Having contacts with GHQ Rawalpindi has never been considered a corruption but violation of constitution، but then name one party which didn't have or had the close alliance or rather allegiance to Rawalpindi. No member of JI was ever named in any corruption scandal، that's why this honest nation never voted them.

جب ہم بد عنوانی کی بات کرتے ہیں تو ہم مالی بد عنوانی کی بات کرتے ہیں، اخلاقی بد عنوانی کی نہیں۔ جی ایچ کیو راولپنڈی سے رابطوں کو کبھی بھی کرپشن نہیں بلکہ آئین کی خلاف ورزی قرار دیا گیا، لیکن پھر کسی ایک جماعت کا نام بتائیں جس کا راولپنڈی سے قریبی اتحاد یا وفاداری نہ ہو۔ جماعت اسلامی کے کسی رکن کا نام کرپشن کے کسی سکینڈل میں نہیں آیا، اسی لیے اس دیانتدار قوم نے انہیں کبھی ووٹ نہیں دیا۔

ڈاکٹر سلطان محمود

محمد زکریا، آپ کا بہت شکریہ۔ آپ کی محبت اور تعریف کے لیے میں تہ دل سے شکر گزار ہوں۔

3حاصلِ مطالعہ۔DSM466

مذاہب نے پچھلے سینکڑوں سالوں سے محض خونی تحفے ہی کیوں دیئے ہیں؟ ہمارا خیال ہے کہ یہ مذاہب کا قصور نہیں بلکہ بدبخت دنیا داروں کا یہ ایک خونی حربہ ہے جس میں وہ مذہب کو ایک طاغوتی ہتھیار کے طور پر استعمال میں لاتے ہیں تا کہ جان یا جہنم کے ڈر سے کوئی اف تک نہ کرے اور ان کی دوکانداری چلتی رہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

4حاصلِ مطالعہ۔DSM467

اس خوبصورت موسم کی مناسبت سے خوبصورت ہدایت یہ ہے کہ سوشل میڈیا سراسر جھوٹ اور دھوکہ ہے۔ کیونکہ جوں جوں آپ بڑے ہوں گے تو مندرجہ ذیل چار حقائق تسلیم کرنا ہی پڑیں گے:

۔ حقیقی دوست مصنوعی لوگوں میں سے نہیں ملتے۔
۔ ضروری نہیں کہ ہر بات پر ردعمل دیا جائے۔
۔ ہمارا وجدان اگر کسی شخص یا واقعے پر برا محسوس کرتا ہے تو اپنے وجدان کے الٹ نہ چلیں۔
۔ عمر بڑھنے کے ساتھ یہ تسلیم کریں کہ ضروری نہیں کہ آپ ہر کام میں شامل بھی ہوں، آپکے نکتہ نظر کو سمجھا بھی جائے اور پھر اسے تسلیم بھی کیا جائے۔

حاصلِ مطالعہ DSM5468۔

جنگ اور امن کا مزاج ایک جیسا نہیں ہوتا۔ جنگ میں زیادتی ہی زیادتی مگر امن میں انصاف ہو سکتا ہے۔

6 حاصلِ مطالعہ۔DSM469

شریف خاندان کی عادت ہی صرف دکھاوے کی ہے۔ بس ووٹ ملیں چاہے اقدامات انتہائی احمقانہ ہی کیوں نہ اٹھانے پڑیں۔ اندر کچھ باہر کچھ۔۔

7 حاصلِ مطالعہ۔DSM470

کرونی ارشد آپ کی طرح میں بھی ایک عام سا عقل سے پیدل انسان ہوں لیکن ہم اتنا تو کر سکتے ہوں گے کہ بلومبرگ کی سائٹ سے اصل رپورٹ اٹھا کر مطلوبہ پیرا تلاش کر لیں اور پھر سچ جھوٹ کی روشنی میں مذکورہ میڈیا رپورٹ کی خبر لیں۔

8 حاصلِ مطالعہ۔ DSM471

طاہر ڈھنڈسا

ٹی ایل پی کا حکومت سے معاہدہ دراصل اسٹبلشمنٹ سے سمجھوتا ہے۔

معاہدے نے ثابت کر دیا کہ پارلیمانی نظام غیر موثر ہو چکا ہے۔ کیا یہ مذہب کے نام پر سیاست کے زوال کا نقطہ آغاز ہے؟

کیا اگلے سال پاکستان میں بڑی تبدیلی آسکتی ہے؟

is the beginning of the end.‹Agreement with the TLP

ٹی ایل پی کے ساتھ معاہدہ، اختتام کی شروعات ہے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

محترم سیاست اور مذہب ہمیں الگ الگ دکھائی دیتے ہیں مگر در حقیقت یہ دونوں بڑے ایوان کی لونڈیاں ہیں۔

9حاصلِ مطالعہ۔DSM472

رانگڑھ وسطی پنجاب میں پائی جانے والی ایک قوم ہے جو کبھی کبھار میو بھی کہلاتی ہے۔ جیسے ان کے دعوے کے مطابق جنرل مشرف بھی رانگڑھ تھا۔ اس قوم میں میرے کچھ دوست بھی ہیں لیکن میں نے ان کے اندر منفی عادات میں ضد، ہٹ دھرمی، بد لحاظی اور جھگڑالو پن نمایاں دیکھا ہے۔ مثبت عادتوں میں محنت وجفاکشی اور سچ بولنا شامل ہے۔

10حاصلِ مطالعہ۔DSM473

پچھلی صدی میں برطانیہ کی نو آبادیت کا سورج غروب ہوا اور یہ صدی امریکی زوال کی ہے۔ ستر سالہ روسی سرد جنگ میں امریکہ ایسے سرخرو ٹھہرا کہ اشتراکی نظام توڑ دیا، اپنی سرمایہ دارانہ سوچ کو مضبوط کیا اور دنیا کو یک قطبی نظام میں جکڑ لیا۔ لیکن پچاس سال بھی لطف نہیں اٹھا پایا کہ اپنے زوال کو آواز دے بیٹھا ہے اور چین سے ماتھا لگا کر تیزی سے شکست کی ڈھلوان پر قدم جمانے کی لاحاصل کوشش میں لگا ہوا ہے بیچارہ۔ اب بقول شاعر:

دل کا جانا ٹھہر گیا، صبح گیا کہ شام گیا۔۔۔

حاصلِ مطالعہ50

-5نومبر2021ء

1حاصلِ مطالعہ۔DSM474

باچاخان بارے ضمیر جعفری نے کہا تھا کہ

جس کے ساتھ روس ہے پیارے۔۔۔

وہ بڑا کار توس ہے پیارے۔۔۔

بحیثیت انسان بہت اچھے تھے۔مسجد روڈ کوئٹہ میں ملاقات رہی غالباً1974ء میں۔

وہ تو روس کی اشتراکیت کو امریکی سرمایہ داری کھا گئی ورنہ اسلام آباد ائیر پورٹ کا نام انکے نام پر ہوتا۔

2حاصلِ مطالعہ۔DSM475

یہ ہیں پی پی اور نون لیگ کے پروان چڑھائے گئے وہ رس چوسنے والے کیڑے جن پر عمران نے ہاتھ ڈالا ہے تو ان کی چیخیں عرش تک سنائی دے رہی ہیں لہٰذا وہ عمران کی پالیسی پر بولنے کی بجائے

اس کی شکل اور عادتوں کو نشانہ بنا کر بھونکنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے طرح طرح کے نام رکھتے ہیں اور کبھی اس کی بہنوں اور کبھی بیویوں پر اپنی ذہنی غلاظت پھینکنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ بات تو مانی جاسکتی ہے کہ چند ہوشیار تاجر مافیا اپنی چاندی کرنے کے لئے عمران کے قریب آ گئے ہوں لیکن بلاشرکت غیرے عمران فوبیا کے سبھی شکار صرف اور صرف کرپٹ لوگ ہی ہیں۔

3حاصلِ مطالعہ۔DSM476

Good contribution Dr Abid Suleri thank you so much but the atmosphere of this global forum doesn't look serious. Background laughs and twisting the chair by the man sitting next to Amin unfortunately.،Aslam are turning your talk ineffective

اچھی شراکت ڈاکٹر عابد سلیری آپ کا بہت شکریہ لیکن اس عالمی فورم کا ماحول سنجیدہ نظر نہیں آتا۔ پس منظر میں قہقہے لگانا اور امین اسلم کے ساتھ بیٹھے شخص کی کرسی گھمانا آپ کی بات کو بے اثر کر رہے ہیں۔

4حاصلِ مطالعہ۔DSM477

راحیلہ سلطانہ

سنو!!

بہت سی ڈگریاں لے کر

ہنر پر دسترس پا کر

کسی مفلس کا درد دل

اگر اس کی آنکھوں سے پڑھنے سے قاصر ہو

تو تم جاہل ہو۔

ڈاکٹر سلطان محمود

بالکل غلط اور غیر منطقی سی بات ہے۔ بظاہر یہ ڈگری اور علم سے تعصب لگتا ہے۔ بھلا علم اور احساس کو باہم جوڑ کر تقابل کیا ہی کیسے جا سکتا ہے؟ ڈگری اور جہالت کا تعلق تو ڈگری کے ہونے یا نہ ہونے سے بنتا ہے مگر محسوسات کی کیا کوئی تعلیم یا ڈگری کبھی بنی ہے بھلا۔ اگر ایسی بے جوڑ اور میل نہ کھانے والی باتیں آپس میں جوڑنا عقلمندوں اور اہل دانش کے نزدیک کوئی واقعی قابل ستائش بات ہوتی تو ایسے بے تکے پھولوں کو بکھیرنے کے لئے اکیسویں صدی تک سوشل میڈیا پر اچنبھا پھیلانے والی "ہستیوں" کا انتظار نہ کرنا پڑتا بلکہ صدیوں قبل ہی علماء ٹخنے جوڑ کر زمین و آسمان کے قلابے ملاتے رہتے۔

اس ضمن میں ایک لطیفہ یاد آ گیا ہے۔ ایک بوڑھی عورت دوسری سے کہتی کہ سامنے گھر والے لڑکے نے مجھے چاند کہا ہے۔ وہ حیرانگی سے پوچھتی ہے کہ بھلا کیسے؟ تو پہلے والی نے بتایا کہ کل وہ میری نواسی کو چاند کا ٹکڑا کہہ رہا تھا۔ اور تمہیں تو پتہ ہی ہے کہ ندا میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔

5 حاصلِ مطالعہ۔DSM478

متفق ایک اچھا بھلا اور آسان اردو لفظ ہے اس کے لئے دھکے سے ہندی لفظ "سہمت" کیوں ہمارے منہ میں گھسیڑا جا رہا ہے؟ کیا اس کے لئے بھی بھارتی فنڈنگ ہو رہی ہے؟

6 حاصلِ مطالعہ۔DSM479

ماں کی جمع "مائیں" ہے مگر اباپ کی جمع ہوتی ہی نہیں۔

تمام مترادفات سمیت سوچئے۔۔۔۔۔والد، باپ، ابو، باپو یا پاپا۔

ماں کے رتبے پر بہت سے رشتے جڑ جاتے ہیں لیکن باپ ہمیشہ ایک ہی رہتا ہے

7 حاصلِ مطالعہ۔DSM480

سلطان محمود

چلیں محترمہ نیکسول گروپ کو پھر آزما لیتے ہیں۔

عائشہ عثمان

یہ کون سا گروپ ہے؟ کیا اگلے آرمی چیف کا نام ہے؟

سلطان محمود

ہاہاہاہاہاہا۔ نہیں یہ ہمارے آپکے محبوب رہنماء حضرت نیکسول گوالمنڈیلہ عرف عوام کی ٹیکس منی کو باہر لے جانے والے پیروں کے پیر گدی نشین مرشد نواز آف شریف پورہ کی اتفاقیہ کمپنی کا نام ہے جی۔ انہیں ہمارا بھی سلام عرض ہو۔ ابھی کل ہی ایک بھکاری پوچھ رہا تھا کہ ایک ہزار روپیہ جمع ہوا ہے کیسے لندن بھجواؤں تا کہ میرے دس دس سال کے بچے بھی وہاں فلیٹ خرید سکیں۔

8 حاصلِ مطالعہ۔ DSM481

ڈاکٹر سلطان محمود

تو پھر زیادہ بہتر نہیں کہ اسے ہٹا کر نواز شریف کو لے آئیں؟

ریاض اپل

وڈے ابا جی، آپ کو ایسا نہیں کرنے دیں گے۔

ڈاکٹر سلطان محمود

تو پھر وڈا ابا بدلنے کی طاقت تو صرف امریکہ کے پاس ہے۔ جواب اس سے بھی آہستہ آہستہ چھنتی جا رہی ہے۔ ہم یہ تو یقین رکھتے ہیں کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے لیکن دیکھ دیکھ کر کر کیا رہا ہے اس کا پتہ نہیں؟ اگر مملکت "اسلامیہ "پاکستان میں وڈا ابا غلط کر رہا ہے تو وہ اللہ اسے نابود کیوں نہیں کر دیتا؟ اللہ پٹواریوں کی آہ و فغاں کیوں نہیں سنتا؟ کیا اللہ وڈے ابے کے ساتھ ملا ہوا ہے؟ ہر گز نہیں۔ دراصل اللہ کو معلوم ہے کہ اس قوم پر رحم نہیں کھانا۔ ہمارا ذاتی خیال ہے کہ جیسا مشرف تھا ویسا ہی نواز تھا۔ ویسے ہی زرداری اور عمران ہیں۔ ہاں ہمارے دکھوں کی جو واحد وجہ ہے وہ بے ایمان عوام ہے یعنی ہم خود ہیں۔ ہم پاکستانی عمرے اور حج میں پہلے نمبر پر مگر ایمانداری میں 160 نمبر پر کیوں ہیں؟ ہم برے تھے تو تبھی سابقہ دور کے وڈے ابے امریکی ہاتھوں میں کھیلتے رہے۔ انہوں نے پھر برے سے برے لوگوں کو چن چن کر ہمارا حاکم بنایا۔ انہوں نے گونگے بہرے بیوروکریٹ غلام محمد کو کیوں ہمارے سروں پر مسلط کیا؟ کیوں اور کس کی سازش سے قرارداد مقاصد میں قرآن کو لا کر آج تک اس کی بے حرمتی کرتے چلے آ رہے ہیں؟ درحقیقت انہیں بے شعور، ان پڑھ اور ایسی احمق عوام مل گئی کہ کسی نے بھی پلٹ کر نہ پوچھا کہ اگر ہم مذہب کے نام پر الگ ہونا چاہ رہے تھے تو سارے مذہبی لوگ پاکستان بنائے جانے کے مخالف کیوں تھے؟ ملک بنتے ہی کیا احمق عوام نے پوچھا کہ کن طاقتوں نے فوج یعنی سکندر مرزا اور ایوب کو مضبوط کیا؟ کیوں ایوب بار بار لیاقت علی خان سے ملنے جاتے رہے اور بالآخر جنرل گریسی نے انہیں سزا کے طور پر ڈھاکہ ٹرانسفر کر دیا؟ کیا کسی نے بھٹو اور ضیاء کو اقتدار تک لانے والوں کے خلاف تحریک چلائی؟ جو محض امریکی ایجنڈا پورا

کر کے چلتے بنے۔ کیا اس سے یہ شک مضبوط نہیں ہوتا کہ امریکہ نے اشتراکیت کو شکست دینے کی خاطر سوویت یونین کو تڑوانے کے لئے جان بوجھ کر ہماری ہندوستان سے علیحدگی کو تقویت فراہم کی؟ گو کہ "کبڑے کو لات " کے مصداق اس وقت کے دس کروڑ اور آج کے 38 کروڑ مسلمانوں کا بھلا ہو گیا کہ ملیچھ ہندو سے جان چھوٹ گئی لیکن یہ تو وہی معاملہ تھا کہ "پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے "لیکن حقیقت میں ان پڑھ عوام ہی اصل قصوروار رہی کہ اسے آج بھی سمجھ نہیں سکی کہ ہمارا اصل مسئلہ مذہب اور توہین رسالت نہیں بلکہ غربت اور جہالت ہے جسے 95 فیصد لاچار عوام خود سے حل کرنا چاہے تو شاید حل کر لے لیکن 5 فیصد حاکم بدمعاشیہ ہرگز کرنے نہیں دے گی۔ اور پھر ہمیں افسوس اوپر سے اس ستم ظریفی کا ہے کہ پڑھے لکھے انجینئر اپل اور ڈاکٹر سلطان بھی دیگر ان پڑھوں کی طرح پٹواری اور یوتھیا کی لعنت میں تقسیم ہو کر کبھی عمران کی نقلیں اتار کر تعرمذلت میں جاڈوبتے ہیں اور کبھی دیگر سیاستدانوں کی چوریوں پر واویلا کر کے اپنی ہی سلیکشن پر تھوکتے چلے جاتے ہیں اور وڈا ابا اپنے دفتر میں سکون سے بیٹھ کر مسکراتا چلا جاتا ہے کہ یہ گدھے ہیں ہی اسی قابل، لڑنے مرنے دو ان کو اور سکون سے سو سال اور حکومت کرو۔

انسان انسان کو کاٹ رہا ہے۔۔۔

بھیڑیا بیٹھا مسکرا رہا ہے۔۔۔

9 حاصلِ مطالعہ۔DSM482

ڈاکٹر ارشد علی چودھری: اگر پاکستان نہ بنتا تو کیا نقصان ہوتا؟

سلطان محمود:

اس سوال سے اب تمہاری سوچ کھل کر سامنے آگئی ہے اور ہندوؤں کی نواز شریف کی حمایت، جن لوگوں کو آج کے بھارت میں مسلمانوں کی حالت زار کی وجوہات سمجھ نہ آسکی ہوں، جنہوں نے علیحدہ وطن کے جذبے کی سرشاری کی مٹھاس نہ چکھی ہو، جن کے آباؤ اجداد نے علحدگی میں کچھ بھی لٹایا نہ ہو اور اوپر سے پھر وہ اپنے وطن کے حالات سے غداری کر کے غیر ممالک میں بھی جا بسے ہوں جہاں ممکن ہے انہیں پاک فوج کے خلاف بولنے پر رقوم اور دیگر فوائد بھی ملتے ہوں جیسے قادیانیوں کو ملتے ہیں، لہٰذا مجھے اب یقین ہو گیا ہے کہ شاید صرف وہی یہ سوال اٹھا سکتے ہونگے۔

اللہ تیرا شکر ہے میں وطن واپس آگیا تھا ورنہ میں بھی شاید اس الگ وطن والی نعمت کے کفران کا شکار ہو جاتا اگر مجھے امریکہ میں جگہ مل گئی ہوتی۔ اور پھر میں بھی اپنے بزرگوں پر آج لعن طعن کر رہا ہوتا۔ اور الگ مسلم اکثریتی ملک کی پیدائش پر سوال اٹھا رہا ہوتا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرے اندر ایسی غدارانہ سوچ پنپ نہیں سکی۔

معذرت خواہ ہوں کہ کبھی سوچا نہ تھا کہ پنجابیوں میں بھی ہندو توا کی بولی بولنے والے منکرین موجود ہوں گے جیسا کہ میں سندھیوں، کشمیریوں اور پٹھانوں میں دیکھتا رہا ہوں۔ واقعی مادی مفادات انسان کو ایمان تک بیچنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔

معاذاللہ۔

سلطان محمود: میں ان لوگوں کو غدار کہتا ہوں جو

1۔ پاک بھارت سے علیحدگی کو تسلیم نہ کریں۔

2۔ پاک فوج پر بھونکیں۔ وہ صرف جنرل کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں لیکن پوری فوج پر لعنت بھیجنے کے لیے راء سے پیسے لیتے ہیں۔

3۔ یہودیوں کی گود میں بیٹھ کر پاکستان کے خلاف بولیں۔

10 حاصلِ مطالعہ۔DSM483

اس کلپ میں ہماری کرکٹ کی عظمت دکھائی گئی ہے جبکہ ہم غربت، جہالت، قرضوں اور سائنس کی تنزلی میں بھی اس گروپ میں پہلے نمبر پر ہی ہوں گے جبکہ اس فہرست میں آخری نمبر پر گرنے والا بے چارہ جاپان دنیا بھر میں دولت، تعلیم، معیشت اور سائنس میں دنیا کے ٹاپ ٹین میں آتا ہے۔

ظاہر ہے عوام اور ان کے ان جیسے رہنماؤں کو جو پسند ہو گا دنیا میں وہ ملک ویسا ہی بن کر ابھرے گا۔

ذاتیات، غذائیات، حیوانیات، ماحولیات، سیاسیات، مزاحیات اور ادبیات پر مبنی ایک بے مثال فکری مسافت

فکرِ سلطان

ڈاکٹر سلطان محمود

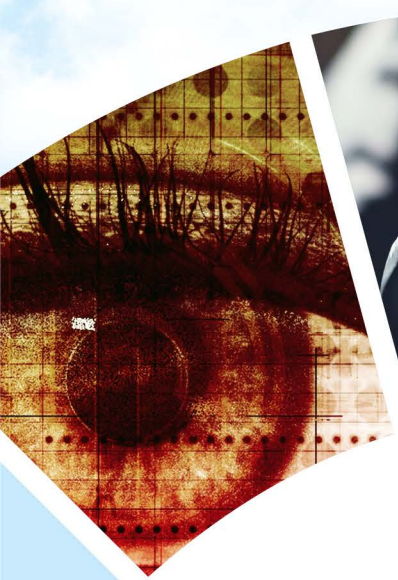

8

سیریز ہشتم: طنز و مزاح

فکرِسلطان

ECOCARE Consultancy Services (Pvt) Ltd.

ECAP

SOCIETY OF ANIMAL SCIENCES

PAFP — PAKISTAN ACADEMY OF FAMILY PHYSICIANS

ڈاکٹر سلطان محمود

مفکر، محقق اور نقاد

"فکرِ سلطان" کی تمام سیریز آفیشل ویب پر موجود ہیں

ڈاکٹر سلطان محمود نے سائنسی انداز میں تحریکی کارکن بن کر غذائی تحفظ کی عالمی خود مختار تحریک کو مقامی رہنما کے طور پر پاکستان میں ایک غیر معمولی موڑ دیا ہے جس کے نتیجے میں ان کے افکار اور عملی جدوجہد نے 'فکر سلطان' جیسی ایک طاقتور دستاویزی سیریز جنم دی ہے۔ اس میں وہ اپنی آدھی صدی کی شبانہ روز کوشش کو شاندار کہانی کے طور پر بیان کرتے ہوئے اہم معلومات سے بھری وہ تاریخ بھی بیان کر رہے ہیں جو ملک عزیز کے غیر مستحکم حالات کے باوجود مقامی اور نچلی سطح کے مسائل کو قومی اور عالمی سطح پر کچھ اس انداز سے اٹھا لے جاتے ہیں کہ جہاں وہ حیاتیاتی تنوع یا بایوڈائیورسٹی کی ہیئت تبدیل کئے بغیر کارپوریٹ تسلط کے ساتھ جنگ کرتے نظر آتے ہیں۔ یہاں یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ ڈویلپمنٹ مافیا کے خلاف کس طرح نچلی سطح کی لڑائی کو اٹھا کر قومی اور عالمی سطح پر لے جایا جاتا ہے۔ ان کی یہ سوچ بھی قابل داد ہے کہ دنیا بھر میں مقامی سطح کی کمیونٹی ہمیشہ مقدس اور خود مختار ہونی چاہئے تاکہ وہ اپنے علم اور حقوق کو حاصل کر کے مستقبل کی دنیا کی حقیقی کہانی کا نقشہ ترتیب دے سکے۔

ISBN
9 789697 431625

ذاتیات، غذائیات، حیوانیات، ماحولیات، سیاسیات، مزاحیات اور ادبیات پر مبنی ایک بے مثال فکری مسافت

ڈاکٹر سلطان محمود، مینیجنگ ڈائریکٹر، ایکوکیئر کنسلٹنسی سروسز، لاہور۔ بانی انوائرنمنٹ کنسلٹنٹس ایسوسی ایشن پاکستان؛ سوسائٹی آف اینیمل سائنسز اور ایگزیکٹو پاکستان اکیڈیمی آف فیملی فزیشنز

Mobile | +92 321 4302528 | Ecocare | www.ecocare.pk | ECAP | www.ecap.pk | PAFP | www.pafp.com.pk